Bahr-i-Muhit
by
Asgar Husain.
V. I.

بحر محیط

جو

علم طب مین اعلیٰ درجہ کی کتاب جامع مسائل طب جدید اور مجموعہ قوانین علمی و عملی ہے اور اپنی
ضخامت کے سبب سے مشتمل ہے پانچ جلدون پر

مصنفہ

ارسطوے دوران افلاطون زمان فاضل لوذعی عالم المعی صاحب تصانیف کثیرہ جناب
حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی عم فیضہ بدوام الایام واللیالی اور

جسمین

حضرت مصنف ممدوح نے طب قدیم مین جو کچھ تطویل ممل اور زلات مخل تھے انکو نکال کر مسائل
اور تجارب جدیدہ حذاق یورپ کے شامل فرمائے ہین اور اپنی تحقیقات اور تجربہ کے بھی امور
مندرج کیے ہین

منجملہ

اُن پانچ جلدون کے یہ جلد اول

بار دوم

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء

اطلاع - اِس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مفصل مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب موجودہ کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین تفصیل بعض کتب طب اُردو و فارسی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب طب اُردو	
تشریح الاسباب - مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الٰہی بخش صاحب -	۸ر
رسالۂ زبدۃ المفردات - مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب -	۲ر۶ما۴
زبدۃ الحکمت - تینون فصلون کے خور و نوش کا طریقۂ حفظ صحت از حکیم مولوی قمر علی -	۱ر۶ما۴
رسالۂ تعریف النبض - مؤلفہ حکیم مرزا بشیر احمد -	۲ر
شفاء الامراض - از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب	عہ پ
مفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ - ہر مرض کے نسخے مولفۂ سید فضل علی ہیلٹو ڈاکٹر -	۳ر۳ما۴
طب احسانی - مؤلفۂ حکیم احسان علی -	۳ر۶ما۴
مجمع البحرین - از حکیم حیدر خان حاوی طب یونانی و ڈاکٹری -	ے پ
علاج الغربا - مترجمۂ حکیم اصغر علی -	۸ر
ترجمۂ طب اکبر - از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام -	عما پ عہر
اکسیر القلوب - ترجمۂ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم صاحب -	عہ

نام کتاب	قیمت
تحفۃ الاطباء - مؤلفہ حکیم سید مشرف حسین صاحب خیرآبادی -	۱ر۶ما۴
اُردو ترجمۂ کلیات سدیدی فن اول - مترجمۂ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی المخاطب بہ عالم فاضل -	۱۲ر پ
اُردو ترجمۂ معالجات سدیدی فن دوم - مترجمۂ مولوی صاحب موصوف -	۱۲ر پ
اُردو ترجمۂ معالجات سدیدی فن سوم و چہارم - یکجائی - مترجمۂ مولوی صاحب موصوف	عما پ
ترجمۂ قرابادین شفائی - مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -	۶ر
قرابادین ذکائی - مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان	
قانون عترت - علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ دق از حکیم عترت حسین -	۶ر۳ما۴
رسالہ مزیل الاوہام - ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب -	۲ر
ترجمۂ زاد غریب - مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان	۶ر
مخزن سلیمانی - ترجمۂ اکسیر عربی مؤلفۂ حکیم محمد شمس الدین صاحب -	للعہ پ

بحر محیط

رسالۂ اول

از جلد اول کتاب بحر محیط تصنیف حکیم **اصغر حسین** صاحب فرخ آبادی۔ مصنف ر[1]سالۂ تقریر فی التبخیر۔ و[2]محاکمات طبیہ۔ و[3]تحفۃ الثنیہ فی بیان ادویہ الانجریریہ۔ و[4]ہدیۃ الوفاق فی علاج المراق و[5]تریاق اکبر۔ و[6]شفاء الوبا۔ و[7]دستور النجات عن مصائب الحمّیات۔ و[8]غناء المحتاج الی استخراج المزاج و[9]منتہی البیان فی تحقیق البحران۔ و[10]رسالۂ معدیہ۔ و[11]کتاب نفس الانتصاب۔ و[12]رسالہ قولنجیہ و[13]رسالہ سوال جواب طبیہ۔ و[14]رسالۂ ہیضہ۔ و[15]رسالہ جنین۔ و[16]علاج الصبیان۔ و[17]القوانین الشفائیہ بعلاج الحمی الوبائیہ۔ و[18]رسالہ یادگار احمدی۔ و[19]رسالۂ دود آہ۔ و[20]رسالہ نالہ دل۔ وغیر ذلک من الرسائل فی العلوم العدیدہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا من خلقتنا فی احسن تقویم - واغنیتنا بتعدیل الاسباب الضروریۃ عن الطبیب و الحکیم - و نصلی علی نبیک الکریم - الذی داوی الارواح العلیلۃ بطب الدین القویم - وعلی آلہ واصحابہ الی ما تجری علی الارض النسیم

امابعد جو حضرات قدسی صفات بوقلمونی روزگار او رنیرنگی دور دوار کو بدیدہ بصیرت ملاحظہ کرتے ہین اُنپر یہ بات مخفی نہین ہی کہ از ابتداے آدم تا اینددم لاکھون کرورون انسان بہائم کی طرح ایسے ملک عدم مین پنہان ہوے ہین کہ کوئی اُنکے نام ونشان سے بھی واقف نہین ہی ادانی اور اوسط الناس کا کیا ذکر ہی بڑے بڑے شاہان تاجدار اور مالداران ذی اعتبار حباب وار بنے اور مِٹ گئے جیسے خالی ہاتھ آئے تھے ویسی ہی خالی ہاتھ مغاک عدم مین چلے گئے دولت وحشمت صولت ومکنت یہان کی یہین چھوڑ گئے **نظم**

وہ سب زیر زمین ہین جو کہین فرش قالی تھے ✣ وہ ہین پامال دنیا جو کہ رکھتے طبع عالی تھے ✣ مہیا گو کہ سب اسباب ملکی اور مالی تھے ✣ سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے ✣ **نظم دیگر** گیا جہان سے جب شاہ رومی اسکندر ✣ بُلا د زیرون کو کہنے لگا بدیدۂ تر ✣ کفن سے ہاتھون کو کر دیجیو مرے باہر ✣ کہ تا کہ خلق خدا دیکھکر کہین یکسر ✣ جو خالی ہاتھ تھے آئے سو خالی ہاتھ چلے نہ رے کے حشمت دنیا کچھ اپنے ساتھ چلے ✣ البتہ جو کوئی شخص کوئی کام بہبودی اور خیر خواہی کا اپنی قوم کے واسطے کر جاتا ہی تا قیام قیامت نام اُسکا نیکی کے ساتھ صفحۂ روزگار پر رہ جاتا ہی **نظم** کیا کیا جہان مین ہو چکے شاہان ذی کرم ✣ کس کس طرح کا رکھتے تھے ساتھ اپنے وہ حشم ✣ آخر گئے جہان سے تنہا سوے عدم ✣

دارا کہان کہان ہی سکندر کہان ہی جم ٭ کوئی یہان رہا ہی نہ کوئی یہان رہے ٭ کچھ ایسی ظفر رہے تو نکوئی یہان رہے جو کچھ انسان اپنی قوم کے واسطے نیکی یادگار چھوڑ جاویگا جب تک دنیا قائم رہیگی نور اُس کے فیض کا جلوہ دکھاتا رہیگا چنانچہ ہزارہا ایجادات اور اختراعات اور تصنیفات قدما کی اب تک اُنکے نام کو زندہ کر رہی ہین اور نیکی کے پھل سے اب تک وہ لوگ متمتع ہو رہے ہین پس ہر ذی عقل پر واجب ہی کہ مہما امکن کوئی ایجاد یا کوئی یادگار اپنا ایسا دنیا مین چھوڑ جادے (فائدہ مند ۱۲) جو قیام دنیا تک اُسکا نام رہجاوے اور بنی نوع کو اُس سے فائدہ پہونچتا رہے ہر چند اکثر ایسی اولو العزمیون کا انصرام بغیر دولت و حکومت کے انجام نہین پاسکتا ہی ریل کا ایجاد کرنا یا تار برقی کا قائم کرنا کسی جز وضعیف تہیدست سے کب ممکن تھا فلسفۂ یونانی کبھی ملک عرب مین رواج نہ پاتی اگر خلفاء عباسیہ کی ہمت اسطرف توجہ نفرماتی۔ یہ بندۂ حیران ہیچدان **اصغر حسین** بے سر و سامان جو ایک زمان دراز سے تبقاضاے جوش ہمدردی قومی ہزار دل وجان سے چاہتا ہی کہ علم طب جسکا موضوع بدن انسانی خلیفۃ الرحمانی ہی اور غرض و غایت اُسکی حفظ صحت وجان ہی ترقی و تہذیب اسکی جس طرح مصر و قسطنطنیہ اور تونس اور بیروت وغیرہ بلاد اسلام مین ہوئی ہی اُسی طرح ہندوستان مین بھی رواج پادے مگر یہ بات کسی طرح ایک جز وضعیف و ناتوان سے ممکن الوقوع نہین ہی طب جدید کا رواج خدیو مصر کی صرف ہمت سے اسطرح ہوا کہ اُنھون نے بلاد یورپ سے ایک گروہ حکماء نامی وگرامی کا طلب فرماکر حکماء ترک وعرب کو تعلیم ڈاکٹری کی دلواکر کتابین ڈاکٹری کی بزبان عربی ترجمہ اور تالیف کرائین اور بمشورۂ حذاق اطبّاء کاملین فریقین کے مسائل و تجارب (بینش) جدیدہ یورپ کے شامل طب قدیم کے کیے گئے اور طب قدیم مین جو کچھ تطویل مل (ملال دینے والا ۱۲) یا زلات مخل (خلل انداز ۱۲) تھے اُنکو نکال کر جدید کتابین مدوّن (جمع کرنا تصنیف کرنا ۱۲) فرمائین اور اُنھین کتابون کا درس مدارس عدیدہ (متعدد ۱۲) و مکاتب جدیدہ مین رائج فرمایا اور ایک بڑا سررشتہ تعلیم طب جدید کا قرار دیا اور رئیس الجماعہ (سرگروہ ۱۲) اور مترجم اور مؤلف کتب اس علم کے جناب کلوت بیگ اور جورجی فیدال اور محمد شافعی اور ڈاکٹر برجبیر اور شیخ ابراہیم عبد الغفار دسوقی اور شیخ خلیل حنفی اور آفندی محمد شافعی اور ڈاکٹر بیرون اور محمد تونسی وغیرہم علماے کرام اور حکماے اعلام (مشہور ۱۲) مقرر ہوئے اور کتابین مثل منحہ وقانون الصحہ وسراج الوہاج و توضیح فی اصول التشریح ومصباح الضاح فی علاج الجراح واصول التشریح وغیرہا تصنیف ہوئین ہزارہا روپیہ اسکے اہتمام مین صرف کیا گیا سررشتہ صحت عمومی (جسکو منیو سپلٹی کہتے ہین ۱۲) کا قائم کیا گیا کاش ہمارے ملک کے رؤساء عظام اسطرف عنان عزیمت متوجہ فرماوین تو بالضرور یہان بھی طب جدید رواج پاسکتی ہی لا اقل (کم سے کم ۱۲) اسیقدر ہوجاوے کہ کتب مذکورہ مصر سے منگواکر ترجمہ کرائی جادین اور مدارس طبیہ مقرر ہوکر اُن مدارس مین تعلیم طب جدید کا

رواج دیا جاوے تو کسیقدر بہبود ملک کی ہو سکتی ہی مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ ہماری امید کی
بر آمد کا کوئی نشان نظر نہین آتا ہی بہرکیف بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے اِس حقیر بے بضاعت نے
حسب تحریک بعض احباب کے جنمین زیادہ تر محرک مولوی حکیم محمد صالح صاحب رئیس پھلت ہین یہ
قصد کیا ہی کہ مطالب رسائل طب جدید کے بقدر امکان کتب عربیہ وغیرہ سے اخذ کر کے شائع کرے
اور اُنمین اپنے تجارب اور تحقیقات بھی شامل ہون کیا عجب ہی کہ زمانہ آیندہ مین اور کوئی خیرخواہ قوم
صاحب ہمت و عزم ہمارا ہم خیال پیدا ہو کر اسکی ترقی پر کمر ہمت چُست باندھے اور اِسی طرح بتدریج
زمانہ دراز مین یہ فن عمدہ و کار آمد ہم لوگون مین بھی اشاعت پاوے جس سے اطبا روزگار اور بھی
ڈاکٹران نامدار کو نفع پہونچے اور اُنکے فیض سے ہزار ہا بندگان خدا امراض صعب سخت سے نجات پائین اور
کسیقدر اَجر اسکا اِس عاصی کے بھی ہاتھ آئے اور نام اِس گمنام کا زمرۂ اول المترجمین مین رکھا جائے
لہذا یہ کتاب جامع مسائل طب جدید کی لکھنا شروع کی ہی چونکہ یہ علم بہت بڑا ہی اور مدت ممتد مین
انصرام اسکا متخیل ہی اور بنظر اپنے قُویٰ اور اپنی عمر کے امید نہین ہی کہ اختتام اِسکا ہو سکے الاّ
ماشاء اللہ اور بھی جب یہ کتاب ضخیم مرتب ہو جاویگی تو کیا عجب ہی کہ بلحاظ ضخامت اور مصارف یکمشت
کے انطباع اسکا حیز التوا مین پڑجاوے اسواسطے یہ طریقہ مستحسن نظر آیا کہ اِس کتاب کی پانچ جلدین ہون
اور ہر ہر جلد مشتمل بر چند رسائل ہووے اور ایک ایک رسالہ جسطرح مرتب ہوتا جاوے قالب طبع
مین آتا جاوے پس یہ ترتیب قرار دی گئی **جلد اول** نظریات مین مشتمل اوپر پانچ رسالون کے
رسالۂ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غرض علم طب کے اور بیان تاریخی اس علم کا کہ کب سے
کس طرح رواج اسکا روے زمین پر ہوا اور صحت و مرض کی تعریف اور موت و حیات کی تعریف اور
اسباب حدوث مرض کے **رسالۂ دوم** بیان مین ارکان و اخلاط و قوی و امزجہ و ارواح و افعال کے
رسالۂ سوم تشریح مین بنیۂ انسانی کے **رسالہ چہارم** بیان امراض مین علی العموم یعنے بقول کلی
اسمین توضیح اسباب مذکورہ رسالۂ اول کی ہوگی اور اسی کے ضمن مین بیان سموم وغیرہ کا ہوگا **رسالۂ پنجم**
مین بیان عمر مرض اور زمانۂ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط کا اور بھی منذرات کا یعنی کون حالت
کس مرض کی منذر ہی **جلد دوم** بیان مین عملی طب کے اور اِسمین ثنات رسالہ ہین **رسالۂ
اول** بیان معالجات کا بقاعدۂ کلی **رسالۂ دوم** مین بیان طریق علاج کا اسمین فصد اور جونکین
لگانے کا اور مسہل اور تشریط اور حجامت اور ریزل وغیرہ دستکاریون کا بیان ہی **رسالۂ سوم**
بیان مین امراض عامہ کے یعنی وہ امراض کہ تمام بدن مین ساری ہون مثل تپ وغیرہ کے یا آنکہ ہر عضو مین

پیدا ہو سکتے ہوں تخصیص کسی عضو خاص کی نہو رسالہ چہارم مین بیان امراض مخصوصہ کا عضو خاص کے ساتھ مثل درد سر وغیرہ کے رسالۂ پنجم مین مشاہدات طبیہ کا بیان یعنی طریقہ دیکھنے مریض کا اور تشخیص مرض کا اس مبحث کی تفصیل طب قدیم مین اسطرح پر نہین ہی جیسی طب جدید مین ہی اور اسی کے ضمن مین بیان مستماعہ صدریہ یعنی استی تھس کوپ اور کلینی کل تھرمامطر اور نبض اور قارورہ اور منسوریشن وغیرہ کا ہوگا رسالۂ ششم مین بیان ادویۂ مفردہ کا جو طب قدیم یا طب جدید مین مستعمل ہین اور بھی وہ بوٹیان جو مولف نے ملک مالوہ مین تحقیق کی ہین رسالہ ہفتم مین بیان ادویۂ مرکبہ مستعملہ طب قدیم وجدید کا اور بعض مرکبات مخترعۂ مؤلف جلد سوم بیان مین طب شرعی کے کہ اسکو طب ساسی بھی کہتے ہین یہ مبحث بھی طب قدیم مین نہین ہی اسی علم کے ذریعہ سے شہادت ڈاکٹر کی معاملات فوجداری وغیرہ مین لی جاتی ہی اور یہ جلد مشتمل ہی تین رسائل پر رسالۂ اول مین موت کے اسباب یعنی غشی سے مرا یا مرگ مفاجات سے یا پھانسی سے یا صدمۂ بجلی سے یا زہر سے یا ضرب شدید سے وغیرذلک رسالۂ دوم متعلق معاملۂ زنا بالجبر وانغلام واسقاط حمل وبچہ کشی رسالۂ سوم دریافت کرنا اس امر کا کہ آیا درحقیقت حالت جنون ہی یا اپنے تئین مجنون بنایا ہی جلد چہارم بیان مین طریقہ صحت عمومی کے جسکو تعلق میونسپلٹی سے ہی اسمین دو رسالہ ہین رسالۂ اول طریق آبادی شہر و دیہ و بنانے مکانات معابد وغیرہ رسالۂ دوم طریق صفائی ہوائے شہر و انتظام فروخت اشیا وغیرہ جلد پنجم بیان مین طب عسکری کے اسمین دو رسالہ ہین رسالۂ اول مین بیان امراض ومعالجات کا جو سفر مین جہاز کے عارض ہوتے ہین رسالۂ دوم مین طریقہ چھاؤنی ڈالنے کا اور تدابیر اُسوقت کی جب فوج مین وبا آوے۔ اور نام اِس کتاب کا بحر محیط رکھا ہی امیدار باب انصاف سے یہ ہی کہ اشاعت مین اس کتاب کے بذل ہمت فرمائین اور اس فقیر حقیر کو بدعاے خیر یاد کرین اگر کسی جگہ بتقاضاے بشریت سہو و خطا معلوم ہو اُسکو دامن عفو سے چھپاوین وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل —

رسالۂ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غایت اور حالات تاریخی طب کے

ہرچند اہل ہند اپنے مذاق کے موافق کہتے ہین کہ یہ علم دھنتر بید سے پیدا ہوا اور دھنتر سمندر سے پیدا ہوے تھے اور وہ ایک اوتار تھے مگر حق یہ ہی کہ علم طب اُسوقت سے پیدا ہوا جسوقت سے کہ آدمی پیدا ہوا کسواسطے کہ آدمی کے حیات کے ساتھ لحوق امراض بھی متعلق ہی اور بشہادت اکثر ادیان کے جب خلاق عالم نے آدم کو پیدا کیا تو اکثر امور متعلق تمدن و تعیش کے جو پیش آئے وہ تعلیم کیے جب اولاد آدم جابجا اقالیم مین منتشر ہوئی جس اقلیم مین جسکو کوئی بیماری ہوئی اُس نے علاج کا تجربہ کیا اسیواسطے

ہر اقلیم کے آدمی مثل ہند وبستان وچین ویونان ومصر کے اپنے اپنے تئین موجد اس علم کا قرار دیتے ہین
مگر حق ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جیسا کہ کتب یونانیون سے واضح ہی کہ ابتداً جو علاج کسی شخص کے تجربہ مین
آیا اُسنے دوسرے مریض کو بتایا چند مدت تک یہی طریقہ زبانی سینہ بسینہ کا رہا بعدہ اہل تجربہ نے یہ طریقہ
اختیار کیا کہ جو دوا کسی مرض کی کسی کے تجربہ مین آئی اُس نے ایک ورق پر لکھکر معابد اور رہگذر گاہ عوام
پر آویزان کردی چند مدت تک یہی طریقہ رہا ازان بعد بقول عرب حضرت سلیمان کو بطریق وحی آسمانی
نظریات وعملیات اس فن کی القا ہوئی حضرت سلیمان نے اسقلینوس حکیم کو اسکی تعلیم کی اور سلسلہ تعلیم کا
جاری ہوا اور بیشتر مورخین یونان وغیرہ کا یہ قول ہی کہ بقراط کے زمانہ تک وہی طریقہ اوراق پر
لکھکر آویزان کرنے کا تھا بقراط حکیم یونانی نے ان سب اوراق کو اور بھی علم سینہ بسینہ کو مدون کیا
اور اپنے وطن مقدونیہ اور بھی مصر مین درس وتدریس اسکی جاری کی اسیواسطے اسکو ملقب بابو الطب
کیا ہی اور یونان کے ملک مین اور مصر مین اسی نے رواج دیا ہی یہ حکیم چار سو برس پیشتر ولادت
مسیح علیہ السلام سے پیدا ہوا تھا اُسنے سب امراض اور اُنکی تشخیص اور اسباب وعلامات ومعالجات
مدون کیے اور اس بات مین غور کیا کہ تشخیص امراض کی بغیر دیکھے تشریح جسم انسان کے مشکل ہی بنابران
خفیہ بوقت شب مقابر مین مُردون کی لاش چاک کرکے دیکھا کرتا تھا جس سے علم تشریح قائم ہوا اور رسائل
طب اور تشریح مین تصنیف کیے اور ترکیب بدن انسان کی اشیاء جامدہ اور سائلہ اور ارواح اور
اخلاط اربعہ یعنی بلغم اور صفرا اور سودا اور خون سے اور تکون ان اخلاط اربعہ کا عناصر اربعہ یعنی خاک باد
آب آتش سے قرار دیا اور اوردہ اور اعصاب اور شرائین اور اوتار وغیرہ اعضاء جسم کی تشریح او منافع
لکھے اور استقرار نطفہ کی کیفیت ظاہر کی اسکے انتقال کے بعد اور ترقی اس علم کی ہوئی خصوصًا بلدہ آطنہ یعنے
مدینۃ الحکماء اور شہر اسکندریہ مین حکیم سقراط اور افلاطون اور ثیفنفون اور ارسطاطالیس اور ثیوفرسطوس
وغیرہ نے خوب ترقی اسکی کی چنانچہ ان حکما کی تصنیفات اب تک جرمن وغیرہ مین موجود ہین اسکے بعد یونان مین
تنزل آیا اور مصر مین ترقی شروع ہوئی اور سلاطین بطلیموس نے اشاعت علم پر کمر ہمت چست باندھی
اور حکیم ارسِسترطوس- اور ہیرذفلوس- اور جالینوس- اور اسقلبیدیس- اور رُوفس- اور قلسوس وغیرہ
حکماے نامی نے ترقی علم تشریح وغیرہ فنون طبیہ مین کی مگر اُس زمانہ مین بھی تعصب کا مرتبہ ایسا بڑھا ہوا تھا
کہ جالینوس وغیرہ حکماے متقدمین کے اقوال کو جو حکیم متاخر تردید کرتا اُسکے لوگ دشمن ہوجاتے تھے اور
اسکو کافر اور مرتد کہتے تھے غرض کہ جب فتوحات اسلام کی ہوئین زمانہ خلفاء عباسیہ سے شیوع اس علم کا
مسلمانون مین ہوا اور علوم یونانی زبان یونانی سے بزبان عربی منقول ہوے اُسوقت بھی مصدر العلوم

کسواسطے کہ کتب تواریخ سے ثابت ہوکہ زمانہ بقراط سے جڑ علم طب کی مصر مین قائم ہوئی پہلے پہل بقراط نے
بناء مارستان یعنی بیت المرضیٰ یا دار المرضیٰ یا دار الشفا جس کو شفاخانہ کہتے ہین قائم کی پھر اور
شفاخانے بنے۔ مارستان معرب بیمارستان کا ہو اور زبان عربی مین متداول (مستعمل) ہو مسلمانون مین ابتدائ
ولید بن عبد الملک نے سنہ ۸۸ ہجری مین مارستان بنایا اور طبیب اور خادم واسطے معالجہ بیمارون
کے مقرر کیے اور مجذومون کے واسطے آبادی سے علیحدہ مکان مقرر فرمایا اسیطرح اندھون کے واسطے
ایک مکان بنوایا اور سب کے (محتاجون کے) واسطے خوراک اور اہل خدمت اپنی سرکار سے مقرر کر دیے اسیطرح
ترقی اور رواج شفاخانون کا ہوا چنانچہ **جامع بن طولون** سنہ ۲۶۱ ہجری مین احمد بن طولون
نے تعمیر کیا جس مین دواخانہ بھی تھا اور شربت اور معاجین مرکبہ تیار رہتے تھے اور اطباء معالجہ
بیمارون کے واسطے نوکر تھے اسیطرح **مارستان قرافہ** مصر اور قرافہ کے درمیان مین عالیشان شفاخانہ
تھا جسکا اب اثر و نشان بھی باقی نہین ہو اور سنہ ۲۶۲ ہجری مین ایک پہاڑ پر جسکا نام تنور فرعون ہو ایک
شفاخانہ تھا اسمین مجانین کا محبس علیحدہ تھا اور بیمارون کے واسطے مکانات علیحدہ تھے اور دوا اور
(جمع مجنون دیوانہ جائے حبس یعنی قید خانہ)
خوراک اور فرش اور لباس کی بھی خبرگیری کی جاتی تھی **مارستان کافور** سنہ ۳۴۶ ہجری مین کافور اخشیدی نے
قائم کیا تھا **مارستان مغافر** بعہد خلیفہ متوکل علی اللہ کے فتح بن خاقان نے سرزمین مغافر مین بنایا تھا
مارستان کبیر منصوری اسکی بنا اسطرح پڑی کہ ملک منصور قلاؤن صالحی نے جب سنہ ۶۶۳ ہجری مین
روم پر قصد چڑھائی کا کیا دمشق کے مقام مین اسکو عارضہ قولنج کا ہوا مارستان نور الدین شہید مین اسکا علاج
ہوا کہ اسکو صحت ہوگئی اسوقت اسنے نذر مانی کہ اگر حق تعالیٰ کامیاب کریگا تو مین بھی ایک مارستان بناؤنگا
چنانچہ اللہ نے اسکی مراد پوری کی اسنے محل دار قطبیہ ملکیت مونسہ خاتون کا بمعاوضہ قصر زمرد کے لیکر
سنہ ۶۸۳ ہجری مین مارستان عالیشان بنایا اور اسمین ایک نہر پُر فضا بنوائی اور مکانات متعدد تعمیر کیے
اور مدرسۂ منصوریہ بنوایا اُس مدرسہ کی دیوار کی بنا کھودی جاتی تھی کہ زمین سے ایک قمقمہ مسی اور ایک
(دیہ تانبے کا)
قمقمہ مسی نکلا جس مین بہت سے نگینہ الماس اور یاقوت وغیرہ جواہرات کے اور موتی اور سونا تھا کہ وہ سب
(گولا یعنی نادیل تانبے کا)
خزانہ سلطانی مین داخل کیا گیا اور واسطے صرف مارستان اور مدرسہ کے جاگیر مقرر کر دی یتیم طلبہ کے واسطے
نفقات مقرر ہوسے دواخانہ بہت بڑا تیار کیا مریضون کی خدمت کے واسطے مرد اور عورت خدمتگار معین ہوے
(خرچ خورد و پوش وغیرہ)
اور مکانات جداگانہ ہر مرض کے مریض کے واسطے بنوائے ایک مکان خاص تپ کے بیمارون کے واسطے
اور ایک مکان خاص آنکھ کے مریضون کے واسطے اور ایک مکان بیمار عورتون کے واسطے اور ایک مکان
علیحدہ کھانا پکانے کے واسطے اور دوائین بنانے کے واسطے اور ایک مکان دواؤن کے رکھنے کے واسطے

رسالہ اول

جسمین معاجین ایک جگہ اور عرق ایک جگہ اسیطرح ایک قسم کی دوا ایک ایک جگہ رکھی رہے بنوایا اور ایک مکان طبیب معالج (یعنی مجوزین) کی نشست کا اور ایک مکان واسطے درس طب (پڑھانے سبق دینے ۱۲) کے مقرر کیا اور تعداد مریضون کی محدود (معین) نہین کی اور نہ مدت اقامت مریضون کی معین کی اور متولی اور خادم اس مارستان کے بکثرت (مقرر) تھے اور وقف نامہ مین یہ وصیت لکھدی کہ میری اولاد اسی طرح جاری رکھے (سربراہ کار ۱۲) جب اولاد بھی نہ رہے تو جو حاکم وقت ہو وہ اُسکا متکفل رہے علی ہذا **مارستان مویدی** سنہ ۸۲۱ ہجری مین تعمیر ہوا غرض ہماری بیان سے اِن حالات تاریخی کے یہ ہی کہ معائنہ سے کتب تواریخ کے یہ بات متحقق ہوتی ہی کہ بزمان پاستان مسلمانون مین اِس علم کو بہت فروغ تھا اور مصر بہت بڑا دار العلم تھا آخر کار انقلاب ادوار سے (گردش ۱۲) مرور دہور مین اس علم کو تنزل لاحق ہوا اور مسلمانانِ ہند مین یہ علم زمانہ محمود غزنوی سے ہندوستان مین آیا کیونکہ سنہ ۱۰۰۱ع سے محمود نے ہندوستان پر حملے شروع کیئے بارہ حملون کے بعد اسکو فتوحات ہوئین اُسی زمانہ سے مسلمانون کی جڑ ہندوستان مین قائم ہوئی اور اطباء اسلام کے قدم جمے اور رواج طب قدیم کا شروع ہوا اور کسی قدر فروغ اس علم کا علوی خان کے زمانہ تک جو نادر شاہ کے عہد مین تھے رہا مگر کوئی جدید ترقی یہان نہین ہوئی البتہ ممالک یورپ مین ترقیات ہوتی تھین اور یہان تو فقط معالجات تھوڑے تھوڑے تجربہ مین آتے تھے دگر ہیچ لیکن علوی خان کے بعد سے تنزل شروع ہوا یہان تک کہ اب گویا وجود طب کا کتابون مین رہ گیا ہی باقی خیریت ہی۔ حاشا کہ ہمارا روے سخن طرف اپنے معاصر کاملین کے نہین ہی مگر ہم شہادت دیتے ہین اس امر کی کہ ہمارے ہمعصر حُذّاق جو مشارٌ الیہ بالبنان ہین (یعنی جنپر انگلیان اُٹھتی ہون ۱۲) جملہ کتب درسیہ طب قدیم کے ماہر و عالم ہین لیکن فی نفسہ طب قدیم ہمارا بسبب نہ شامل ہونے طب جدید کے ناقص ہو رہی ہی اسپر غضب یہ ہی کہ بعض حضرات یہ بھی نہین جانتے کہ قانون شیخ اور مائۃ مسیحی اور تذکرۂ داؤد انطاکی اور کامل الصناعہ کس جنگل کی بوٹیان ہین۔ اسیطرح مصر مین بھی رفتہ رفتہ چراغ اسکا گل ہو گیا تھا مگر محمد علی پادشا خدیو مصر نے اُسکو پھر زندہ کیا اور مہر تابان بنادیا اب مصر کے طبیب بقاعدۂ طب جدید کے مداوات (علاج ۱۲) مرضا کرتے ہین اور دستکاری مین بڑے مشاق ہین اور بہت مدارس طب جدید کے جاری ہوگئے ہین اور اعمال جراحی کے سکھائے جاتے ہین یہی ہماری تمنا ہی کہ ہندوستان مین بھی ہمارے رؤساء قوم اسکو ترقی بخشین اور بنظر حالت موجودہ کے ہمارے ہم فنون پر فرض ہی کہ اپنے اخلاف کو طب قدیم بقدر ضرورت تعلیم دیکر مڈیکل اسکولون مین تعلیم ڈاکٹری کی دلوادین اور کتب درسیہ طب مصر سے منگوا کر مطالعہ کرین اور اپنا دستور العمل قرار دین اور اُنکے ترجمے کرکے شائع کرین اور اس تالیف نحیف کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماوین اور بنظر قومی ہمدردی کے شائع کرین چونکہ اسقدر حال تاریخی

رسالۂ اول

اس موقع کے واسطے کافی ہے لہذا اب بیان تعریف اور موضوع اور غایت طب کا کیا جاتا ہے **تعریف و موضوع و غرض طب** شیخ نے تعریف علم طب کی یہ لکھی ہے کہ ایک علم ہے جس سے احوال بدن انسان کا من حیث صحت و زوال صحت کے معلوم ہوتا ہے تا کہ صحت حاصلہ کا حفظ اور صحت زائلہ کا استرداد کر سکے اسکے معانی اور الفاظ پر طب قدیم مین طرح طرح کے اعتراضات ہوے ہین اور اُنکے جوابات دیے گئے ہین اور بہت کچھ تطویل مخل ہوئی ہے جس سے ذہن آدمی کا پریشان ہوتا ہے پس اس قسم کے مباحث کتب درسیہ قدیمہ سے لائق حذف و اخراج کے ہین۔ طب جدید مین علم انسانی طب کی یہ تعریف لکھی ہے کہ طب عبارت ہے معرفت عوارض و امراض جسم انسانی اور اُنکے معالجات سے اور غرض اور غایت اس علم کی حفظ صحت انسانی اور شفاء امراض جسمانی ہے اور موضوع اُسکا بدن انسان ہے **صحت کا بیان** صحت عبارت ہے درستی و انتظام وظائف اعضا سے یعنی جس عضو کا جو کام ہے وہ اپنا کام بخوبی انجام دیوے اور مرض عبارت اس سے ہے کہ انتظام وظائف اعضا مین کچھ خلل واقع ہو جائے اس بحث کو بھی شروح اور حواشی کتب طب قدیم مین بہت کچھ طول دیا ہے جسمین طالب علم کا وقت ضائع ہوتا ہے اور حصول علم مین تعویق ہوتی ہے **حیات** یعنی زندگی عبارت اس سے ہے کہ وظائف اعضا موجود ہون عام اس سے کہ وہ وظائف انتظام اور درستی کے ساتھ ہون یا نہون اور جب وظائف اعضا باطل و معدوم ہو جائین اُسکا نام موت ہے پھر موت کی دو قسمین ہین ایک موت طبیعی یہ اُسکو کہتے ہین کہ بسبب تقدم سن کے وظائف اعضا مین بتدریج فتور آتے آتے باطل ہو جاوین اور موت غیر طبیعی یہ ہے کہ بسبب عوارض و امراض کے اعضا مین فتور آکر وظائف اُنکے معدوم ہو جاوین یا آدمی اپنی حماقت سے خودکشی کرے یا دوسرا شخص اُسکو مار ڈالے یا غرق و حرق کے صدمہ سے مر جاوے **بیان اسباب صحت و مرض کا** جاننا چاہیے کہ انسان کو جب کوئی بیماری ہوتی ہے ضرور اُسکا کوئی سبب ہوتا ہے بے سبب ہرگز بیماری نہین ہو سکتی ہے اور سبب کے دریافت ہونے سے بڑی مدد علاج مین ملتی ہے کیونکہ ازالہ سبب موجب ازالہ مسبب کا ہوتا ہے پس سبب کی دو قسمین ہین ایک سبب داخلی دوسرا سبب خارجی سبب داخلی اُسکو کہتے ہین کہ داخل بدن سے پیدا ہوا ہو اور سبب خارجی عبارت اس سے ہے کہ خارج بدن سے بدن مین وارد ہوا ہو پس سبب داخلی سات ہین ایک اغذیہ دوسرے اشربہ اعتیادیہ تیسرے اشربہ روحیہ۔ چوتھے مخدرات پانچوین ادویہ چھٹے اسباب معدیہ داخلیہ یعنی جیسے امراض متوارثہ پیدا ہوتے ہین۔ ساتوین اسباب نفسیہ اور اسباب خارجی کی تیرہ قسمین ہین ایک ہوا جو یعنی وہ ہوا جو زمین سے آسمان تک بھری ہے اور ہمارے جسم کو سب طرف سے محیط ہے۔ دوسری لباس یعنی کپڑے جو ہم پہنتے ہین۔ تیسری مکان جس مین

ہم بود و باش کرتے ہین - چوتھی اقالیم یعنی مملکت - پانچوین فصول سال یعنی گرمی جاڑہ وغیرہ چھٹی غسل کرنا - ساتوین تدہین یعنی تیل وغیرہ بدن مین ملنا - آٹھوین اکل و شرب یعنی کھانا پینا - نوین اسباب مُعدیہ خارجیہ یعنی متعدی امراض جو ایک سے دوسرے کو ہوتے ہین - دسوین اسباب میخانکیہ یعنی ضربہ و سُقطہ وغیرہ - گیارھوین سموم - پھر ان اسباب کی دو قسمین ہین - ایک اسباب مہیئہ یعنی وہ اسباب کہ جسم کو قبول مرض کیواسطے مستعد اور آمادہ اور مہیا کردین - دوسری اسباب مُتمّمہ یعنی وہ اسباب کہ جسم مین اثر کرکے مرض کو پیدا کردین **بیان ہوا** کے جو ہمکو چارون طرف سے گھیرے ہے اور محیط بالابدان ہے اور ہمارے جسم مین جو باریک سوراخ ہین جنکو مسامات کہتے ہین اور ناک اور مُنھ وغیرہ کی راہ سے جسم کے اندر جاتی ہے اُس ہوا کی دو قسمین ہین ایک ہوائے نقی یعنی صاف کہ موجب تقویت اور ترویح روح کی ہے اور مدار بقائے زندگی کا اُسپر ہے اگر یہ ہوا تنفس اور منافذ کی راہ سے بدن مین نہ پہونچے تو انسان مرجاوے - دوسری ہوائے غیر نقی یعنی غیر صاف کہ اُسمین کسی اور قسم کی ہوائے ردی یا بخار یا دخان ملا ہو ایسی ہوا کا استنشاق جسم کو مستعد واسطے قبول مرض کے کردیتا ہے اُسوقت تک یہ ہوا اسباب مہیئہ مین داخل ہے اور جب اُس ہوا کی زیادتی رداءت سے کوئی مرض پیدا ہوجاوے تب وہ اسباب متممہ مین شمار کیجاتی ہے باقی حالات تفصیلی اسکے اپنے محل پر بیان کیے جاوینگے - **بیان لباس** کپڑے جو انسان حفاظت اور ستر بدن کے واسطے پہنتا ہے باعتبار اقالیم اور فصول اور شہر اور دیہات کے مختلف ہوتے ہین پس اہل شہر کے کپڑے مُتقن اور عمدہ اور نفیس ہوتے ہین اور اہل دیہات کے کُھلے موٹے اور غیر متقن ہوتے ہین اور بلاد باردہ مین کپڑے دبیز اور اُون یا پشمینہ یا روئی کے پہنتے ہین اور بلاد حارہ مین باریک اور ریشمین یا کتان وغیرہ کے پہنتے ہین اسی طرح مراعات فصل اور موسم کی کیجاتی ہے پس اگر اس رعایت کے خلاف برتاؤ کیا جاوے تو موجب استعداد مرض کا ہوتا ہے اور بحالت زیادتی استعمال خلاف موسم کے باعث پیدا امراض کا ہوتا ہے مثلاً جو شخص بلغمی مزاج موسم سرما مین سینہ کی حفاظت برد ہوا سے نہ کریگا اُسکو امراض صدر لاحق ہوجاوینگے یا تجدید لباس نہ کیا جاوے اور ایک ہی کپڑا کثیف مدتون جسم سے ملاصق رہے تو امراض جلدیہ پیدا ہونگے ہوام موذیہ کی تولید ہوگی مسامات جلد کے بند ہوجاوینگے اسیطرح گیلا کپڑا پہننے سے امراض اعضاء تنفس اور اعضاء ہضم کے لاحق ہونگے اور درد ہوجاویگا چنانچہ اسکی تشریح بھی اپنے موقع پر کیجائیگی **بیان مکان** مساکن و مکانات بھی باعتبار رواج ملک اور بھی ضرورتون کے مختلف وضعون کے ہوتے ہین اکثر بدوے عرب بالون یا اونی خیمون مین رہتے ہین بعض سوتی خیمون یا پشمینہ کے خیمون مین رہتے ہین بعض لوگ درختون کے پتون اور شاخون اور گھاس پھوس سے مکان بناتے ہین اور دیوارین اُسکی مٹی سے

بنیتے ہین اور بعضے خشت خام سے بعضے خشت پختہ اور چونہ اور گچ سے بعضے لکڑی کے بعضے پتھر کے مکانات
بناتے ہین اور وضع مکان مین اور وسعت اور تنگی فضا اور تقسیم مین کمرون اور دالانون اور رُخ مین دروازون
اور کھڑکیون کے اختلاف ہوتے ہین پس جسقدر مکانات تنگ و تاریک ہونگے وہان کی سکونت جسم کو
مستعد واسطے ضعف اور سقوط قوت کے کریگی گنجان آبادی مین رہنا بہ نسبت دیہات کی سکونت کے
مضر صحت ہی اور جسم کو زیادہ آمادہ واسطے قبول مرض کے کرتا ہی اور بیوت اَخلیہ یعنی بم پولیس اور حمام
اور مذابح اور گڑھیون اور ڈبرون اور نالون اور مرگھٹون اور اُن گڑھون کے قریب کے مکانون مین
جہان آب راکد اور سڑا ہوا ہو یا جہان اشجار خبیثہ مثل تھوہڑ اور ببول وغیرہ کے بکثرت ہون مضر صحت ہی
کہ اسکا بیان مفصل کیا جائیگا **بیانؔ اقالیم** اقالیم کا مزاج بسبب قرب و بعد شمس اور درجات طول و عرض اور
جبال اور انہار وغیرہ کے مختلف ہوتا ہی کوئی بلاد گرم ہین کوئی سرد ہین کوئی معتدل ہین چنانچہ بلاد تحت خط استوا
یا اُسکے قرب کے مثل بلاد زنج و بربر و حبشہ و یمن اور امریکاے جنوبی اور اکثر بلاد ہند قریب باعتدال ہین
اور خلقت مین بھی سکان اقالیم مختلف ہوتے ہین بعض اقالیم کے سیاہ رنگ اور بعض کے گندم گون بعض
سپید رنگ بعض سرخ و سپید بعض کے بال مجعد بعض کی ناکین چپٹی اور ہونٹ موٹے ہوتے ہین بعض کا نمو
بہت جلد ہوتا ہی اور عمر بھی کوتاہ ہوتی ہی کہ اسکا بیان مفصل بھی لکھا جاویگا **بیانؔ فصول** یعنی تبدیل
فصل سے جو بیماری ہوتی ہی مثلاً جب جاڑے کی فصل آتی ہی بلغمی مزاجون کو زکام وغیرہ امراض باردہ
لاحق ہوتے ہین **بیانؔ اتحامات** مثل جو بدن کی جلد پر پیدا ہوتا ہی یا خارج سے گرد و غبار جسم کے اوپر
بیٹھ جاتا ہی اُسکی صفائی کے واسطے یا گرمی دور کرنے کے واسطے یا نجاست رفع کرنے کے واسطے ضرورت نہانے کی
ہوتی ہی پس اگر غسل نہ کیا جاوے اور مدت گذر جاوے تو مسامات جلد کے بند ہو جاتے ہین اور افرازات کا
خارج ہونا بند ہو جاتا ہی اور فعل استصاص مین فتور پڑتا ہی اور یہ امر موجب بیماری کا ہوتا ہی باقی
کلام تفصیلی اسکا آگے لکھا جاویگا **بیانؔ تدہین** اکثر نضارت اور تازگی اور تفریح کے واسطے اوہان معطر
تدہین بدن کی کیجاتی ہی اور بعض بلاد ایسے ہین کہ وہان تدہین واسطے رفع یبوست اور زنداگت جسم کے
واجب ہی اگر اس عمل کو معتادین اسکے ترک کر دین تو امراض جلدیہ اور تپ وغیرہ لاحق ہو جاوینگی ایسے
شہرون مین جو دوسرے ملک کا آدمی جاوے اُسپر واجب ہی کہ تدہین کیا کرے ہمنے اپنے مطب مین دیکھا
کہ ایک شخص بنگالہ مین گئے اُنکو تدہین کی عادت نہ تھی آخر کار خارش شدید ہوئی مدتون مبتلا رہے جب
وہان سے واپس آئے اُسوقت علاج سے آرام ہوا ایسے ہی ایک بنگالی کو فرخ آباد مین دو ہفتہ تک کسی
وجہ سے نوبت تدہین کی نہ پہونچی طبیعت اُنکی بدمزہ ہوئی جب پھر تدہین شروع ہوئی تب صحت پائی

علی ہذا القیاس جو اور بلاد کے آدمی معتاد تدہین وتعطیر کے ہوتے ہین پس عطریات بھی مختلف اقسام کے
ہوتے ہین بعض عطر مشک مین پکائے جاتے ہین یا عطر گلاب نہایت تو ہی بنایا جاتا ہو تو مداومت
استعمال اس قسم کے عطریات سے بعض امزجہ مین امراض عصبانی پیدا ہو جاتے ہین بعض اشخاص کو دیکھا ہو
کہ بیہود لگانے عطر گلاب کے زکام ہوگیا یا درد سر ہونے لگا ایک شخص نے گلاب کے عطر کی پھریری کان مین
رکھ لی تھی اُسکا کان اندر سے ورم کر آیا اور درد شدید کان مین ہونے لگا بعد مداوات کثیرہ کے دس بارہ
دن مین اُنکو آرام ہوا باقی حالات اسکے اپنے موقع پر تحریر ہونگے۔ **بیانٌ اکل و شرب** یہ تو ظاہر ہی
کہ انسان کی غذا مین حیوانی و نباتاتی چیزین ہوتی ہین اور معدنیات مین صرف نمک داخل غذا ہوتا ہی۔ نباتات
کے سب اجزا ماکول ہوتے ہین مثلاً حبوب مین گیہون۔ جوار۔ باجرا۔ چاول۔ مونگ۔ ارہر۔ ماش۔ مسور
چنا۔ لوبیا۔ فول یعنی مٹر وغیرہا۔ اور بقول مین۔ خرفہ۔ پالک۔ سویا۔ میتھی۔ بانسمتی یعنی کرفس کا ساگ۔
کوتمیر۔ چولائی وغیرہا۔ اور بامیا یعنی بھنڈی۔ قلقاش یعنی اروی۔ لوکی۔ طماطم یعنی ولایتی بیگن۔ اور جڑ
مثل شلغم۔ بطاطیس یعنی آلو۔ گاجر۔ شکرقند۔ زمین قند۔ مولی۔ گٹھورہ وغیرہا۔ اور پھل مثل سفرجل۔ سیب۔ آم
خربزہ۔ تربوز۔ ککڑی۔ کھیرا۔ انجیر۔ نارنگی۔ بیر۔ انگور۔ بادام۔ پستہ۔ اخروٹ۔ ناشپاتی وغیرہ۔ اور
گرم مصالحہ مین۔ کالی مرچ۔ ادرک۔ ہلدی۔ لونگ۔ دھنیا۔ زعفران۔ رائی۔ زیرہ۔ الایچی۔ تیزپات۔
وغیرہ اور ان سب چیزون مین کیفیت حرارت یا برودت یا رطوبت یا یبوست کی تاثیر ہی علاوہ برین
اخلاط بھی انھین غذاؤن سے پیدا ہوتے ہین۔ اور اغذیہ حیوانی ہین۔ بھیڑ۔ بکری۔ مینڈھا۔ گاے
اونٹ۔ مرغ۔ کبوتر۔ تیتر۔ بٹیر۔ خرگوش۔ مچھلیان ہر قسم کی۔ اور دودھ۔ دہی۔ مٹھا۔ قشطہ۔ یعنی
بالائی۔ پنیر۔ انڈا۔ وغیرہا ہوتے ہین اور حیوانات بوڑھے جوان مریض ذوات الالیاف (ریشہ دار ۱۲) اور
لحوم ملح (نمک سود ۱۲) اور مدخن اور مقدد (قدید بنایا ہوا ۱۲) سب قسم کے کھانے مین آجاتے ہین اور تراکیب پکانے کی بھی صدہا طرح پر
ہین انسے بھی کیفیات حرارت وبرودت وغیرہ اور اخلاط صالحہ ورد یہ پیدا ہوتی ہین ان اغذیہ مختلفہ سے
اکثر امراض اعضاء ہضم مین اور فسادات خون مین پیدا ہوتے ہین علاوہ برین کمیت غذا سے بھی باعتبار
کمی و زیادتی مقدار کے امراض پیدا ہوتے ہین مثلاً زیادتی امراض امتلائی مثل تخمہ اور تشنگی شدید اور
اسہال اور تپ وغیرہ لاحق ہوتے ہین اور کمی مقدار غذا سے دوران خون مین سستی اور قلت ہوتی ہو اور
توابل کی زیادتی سے یا طبخ کامل نہونے سے یا جنس غذا کی ناقص یا مغشوش ہونے سے امراض
پیدا ہوتے ہین (مصالح ۱۲) اسیطرح پانی کے بہت سے اقسام ہین اور اسمین مادہ غریب نامناسب مزاج انسانی کے
ملے رہتے ہین مثل مادہ طینی یا حجری یا نباتی کے پھر مادہ طینی کے بہت سے اقسام ہین جو پانی مین ملجاتے ہین

مثل چونہ وسجّی و نوشادر و شورہ و مگنیشیا وغیرہ کے اسیطرح بہت اقسام مواد نباتی مثل نرکل ببول تھوہڑ
وغیرہ کے ہین جو پانی مین گر کر مل جاتے ہین اور بھی بعض پانیون مین جونک وغیرہ حیوانات
باریک اور غیر محسوس ہوتے ہین یا آب صاف مقدار مین بہت زائد پیا جاوے یا فواکہ کھا کر
پیا جاوے یا نامناسب وقت مین پیا جاوے تو اس سے بھی امراض پیدا ہوتے ہین اور بھی بالفعل
میخواری کا چرچہ بکثرت شائع ہوا ہی اسکے اکثار اور مداومت سے بڑے بڑے خوفناک مرض
پیدا ہوتے ہین اکثر میخوار مرگ مفاجات سے مرجاتے ہین بعض کی بصارت جاتی رہتی ہی بعض کو رعشہ
یا استسقا یا اسہال کی بیماری ہو جاتی ہی اور شراب مین بھی انواع واقسام کی رائج ہوئی ہین لیکن اسکی
سب اقسام مورث امراض ردیہ ہین ہرچند اکثر آدمی بگمان تفریح و تقویت وحفظ صحت کے اسکا استعمال
کرتے ہین اور محویت اور بیہوشی مین انکو مزہ ملتا ہی مگر کثرت اور مداومت سے نہایت سخت امراض
پیدا ہو جاتے ہین دماغ بالکل خراب ہو جاتا ہی بنیۂ انسانی مین ضعف آجاتا ہی عمر کوتاہ ہو جاتی ہی
طاقت زائل ہو جاتی ہی قواے عضلیہ مین بالکل فتور آجاتا ہی جن مذاہب مین خمر حرام نہین ہی انکے واسطے
بوقت ضرورت دوائے استعمال کرانے کا مضائقہ نہین ہی مگر اکثار و مداومت انکے حق مین بھی بمنزلہ
سم کے ہی بیان سموم سمیات بہت قوی موثر ہین یہان تک کہ بعض سموم نہایت قلیل مقدار مین
قاتل ہوتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ اگر بقدر قلیل کھانے جائین تو بعض امراض کو مفید ہوتے ہین
اور اگر بحالت صحت انکا استعمال کیا جاوے تو مرض پیدا کرتے ہین یا جسم کو مہیا واسطے قبول مرض کے
کر دیتے ہین اور جو مقدار کافی پر کھائے جاوین تو ہلاک کر دیتے ہین اور انھین کو سم قاتل کہتے ہین اور
یہ سموم تین قسم کے ہوتے ہین معدنی جیسے سنکھیا نباتی جیسے سینکھیا حیوانی جیسے کالے سانپ کا کاٹنا
ان سب کا بیان اپنے موضع پر آویگا فائدہ طب قدیم اور طب جدید دونون مین زرنیخ بمعنی سنکھیا کے ہی
مگر زرنیخ طب قدیم مین بمعنی ہرتال کے ہی اور طب جدید مین سنکھیا کے معنون مین آتا ہی۔ حیث

قال الاستحضارات الزرنیخیہ ومنہا الزرنیخ الاصفر والابیض ویعرف الاصفر منہ بسم الفار۔ اس سے
واضح ہوتا ہی کہ طب جدید مین ہرتال کو سم الفار کہتے ہین گو کہ زرد سنکھیا بھی ایک قسم سنکھیا کی ہی مگر
جہان طب جدید مین مرکبات زرنیخیہ اور زرنیخ کا بیان آیا ہی وہ بیان بالکل مطابق بیان آرسنک کے ہی
اور آرسنک کا ترجمہ سنکھیا ہی نہ ہرتال۔ بہرکیف مرکبات سنکھیا اور مرکبات نحاسیہ اور مرکبات انتیمونیہ
وغیرہ جو دوائے ڈاکٹری مین استعمال کیے جاتے ہین داخل سموم ہین اسکا بیان بھی مفصل اپنے محل پر
کیا جاویگا طب قدیم مین بخوف سمیت ممانعت استعمال ادویۂ سمیہ کی وارد ہی جب ضرورت شدید واقع ہو

لہ استحضارات زرنیخیہ یعنی جو مرکبات زرنیخ سے بنائی جاتی ہین ۱۲ رسالہ اول

اور ادویہ غیر سمیہ سے نفع نہ مترتب ہو اُسوقت مین بحکم الضرورات تبیح المحذورات استعمال ایسی ادویہ سمیہ کا
بکمال احتیاط جائز رکھا ہی **مخدرات کا بیان** مخدرات عبارت اس سے ہی کہ اکثر آدمی بغرض تفریح
یا امساک یا بخیال بقاے قوت جوانی یا درازی عمر کے گمان سے معتاد افیون وغیرہ اشیاء کے ہوجاتے ہین
اس قسم کی عادات ڈالنے سے انسان تباہ و ہلاک ہوجاتا ہی مگر عوام مین رواج اسکا ایسا پھیلا ہی
کہ کوئی ملک خالی اس سقم سے نہین ہی اور عوام کے دیکھا دیکھی خواص مین بھی رواج اسکا بکثرت ہوگیا ہی
اگر ان لوگون کو مضرت اسکی تیقن ہوجاوے تو ہرگز اسکے گرد نہ بھٹکین یہ سب اشیاء مروجہ نہایت مضر صحت ہین
اسقدر البتہ ہی کہ کوئی شی زیادہ مضر ہی کوئی کم ضرر کرتی ہی یا آنکہ کسی شخص کو کوئی شی مفید اور کسیکو مضر ہی
مثلاً چا رکا پینا اسقدر رائج ہوا ہی کہ کوئی ولایت اُسکے رواج سے خالی نہین ہی کشمیر اور یورپ کے
ملکون مین زیادہ رواج ہی ہندوستان مین بزمان پاستان رواج اسکا بہت کثرت کے ساتھ نہ تھا
لیکن اب حاکم وقت نے جو کاشت اسکی بنظر تجارت جبال ہند پر مثل الموڑہ وغیرہ کے کی تو بحکمت عملی
قہوہ خانون کے جاری ہونے سے اسکے رواج کو ترقی ہوگئی اسکا استعمال موسم سرما مین بلغمی مزاجون کو
نفع کرتا ہی اور حرارت غریزی کا انتعاش کرتا ہی اور کسل اور کاہلی کو رفع کرتا ہی مگر صفراوی مزاجون کو
مضر ہی اکثر امزجہ مین اسکے کثرت استعمال سے ضعف مثانہ ہوجاتا ہی یا قوام منی رقیق ہوجاتا ہی یا نیند
اُڑجاتی ہی بعض کو ایسی عادت پڑجاتی ہی کہ اگر وقت پر چاء نہ ملے تو بہت پریشان ہوتے ہین اسیطرح
قہوہ یعنی بن کا استعمال جسکو انگریزی مین کافی کہتے ہین عرب مین بہت کثرت کے ساتھ ہی اور وہ لوگ
نہایت غلیظ اور جلا کر اسکے کوئلہ کا استعمال کرتے ہین اور اسمین جائفل اور جاوتری اور لونگ و دارچینی
اور الاچی ملاتے ہین جن امزجہ مین موافق ہی اُنکا قول ہی **نظم** راحیست قہوہ روح فزاے کسل گسل*
آرام جان و قوت اعضا و قوت دل * تقریب اجتماع جوانان پارسا * تفریح بخش خاطر پیران مضمحل
اور اکثر امزجہ مین استعمال اسکا مُضر ہوتا ہی اُنکا قول ہی **شعر** آن سیہ رو کہ نام آن قہوہ است * مانع النوم
و قاطع الشہوہ است * اسیطرح افیون کا استعمال رائج ہی چین کے ملک مین بہت کثرت اسکی ہی چار چار
پانچ پانچ تولہ تک کھاتے ہین اور ہندوستان مین بھی اسکا رواج بہت ہی مگر مخدر دماغ ہی عقل کو زائل
کرتی ہی قبض پیدا کرتی ہی اشتہا کم ہوجاتی ہی نیند مین فرق آجاتا ہی لاغری جسم مین پیدا کرتی ہی پینک
آنے لگتی ہی بعض امزجہ مین نزلہ کو مفید ہوتی ہی اور کسیقدر امساک کرتی ہی باقی مضرتین اسکی ایسی ہین
کہ انسان کو انسانیت سے کھو دیتی ہین تمام اعضاء بدن کو مہیا قبول امراض کا کردیتی ہی غرضکہ نہایت مضر
چیز ہی اور اسکو بہت طرح سے استعمال کرتے مین کوئی افیون کی گولی کھاتا ہی کوئی پانی مین گھول کر گھولا پیتا ہی

رسالہ اول

غربا اسکے ٹھیکرے کھاتے ہین یعنی جس ظرف سفال مین افیون تازہ رکھی جاتی ہی کسی قدر اُس ظرف مین سرایت کرجاتی ہی اُسی ظرف سفال کو پیسکر پھانکتے ہین اِس سے اکثر سوء القنیہ وغیرہ کا عارضہ ہو جاتا ہی بعض آدمی اسمین ایلوا اور زعفران اور مغز بادام ملاکر گولیان بناکر کھاتے ہین اور اسکو حب زعفران کہتے ہین بعض برش کا استعمال کرتے ہین بعضے اسکی گولیان بناکر حقہ مین بطور تمباکو کے پیتے ہین اسکو مدک کہتے ہین بعض اسکو پکاکر ایک نَے مین رکھکر بطور حقہ کے پیتے ہین اسکو چنڈو کہتے ہین ان سے ریہ وغیرہ آلات تنفس اور اعصاب کو ضرر شدید پہونچتا ہی آدمی زندہ در گور ہو جاتا ہی اسکا رواج چین اور ہند اور مصر مین بکثرت ہی اگرچہ ابتدا مین کسیقدر نشہ کی کیفیت آتی ہی سرور ہوتا ہی مگر آخر کو امراض متنوعہ لاحق ہوتے ہین عمر کوتاہ ہو جاتی ہی کوئی کام دنیا کا ایسے شخصون سے انصرام نہین پاتا ہی اسیطرح بھنگ کا استعمال بھی سخت مضر ہی بعض پیسکر پانی مین بطور شربت کے پیتے ہین بعض برفیان اسکی بناکر کھاتے ہین اسکو معجون کہتے ہین اِس سے نہایت جبن اور خوف مزاج مین پیدا ہوتا ہی اکثر اشخاص تمباکو کا استعمال حقہ مین یا پان مین کرتے ہین بعضے ناس لیتے ہین اگرچہ حقہ پینے سے کسیقدر تحلیل ریاح اور رفع قبض ہوتا ہی اور شربت پینے سے رطوبات معدہ دفع ہوتی ہین اور پان مین کھانے سے بھی کچھ ریاح تحلیل ہوتے ہین اور رفع قبض ہوتا ہی اور ناس سونگھنے سے نزلہ ناک کی طرف رجوع ہوتا ہی مگر قلب کو اور دماغ کو مضر ہی اور حقہ پینا دمہ اور کھانسی کے واسطے ضرر رکھتا ہی غرض کہ مسکرات کا استعمال نہایت مضر صحت ہی اور تمباکو وغیرہ کا استعمال بھی خالی از ضرر نہین ہی بعض حضرات دھتورے کی گولیان بعضے کچلے کی گولیان بعضے سنکھیا بعضے ہرتال وغیرہ کا استعمال کرتے ہین یہ سب اشیا مضر ہین مرد عاقل پر فرض ہی کہ ان چیزون کے استعمال سے محترز رہے انکی مضرتون کا تدارک نہایت دشوار ہی بیان ادویہ ظاہر ہی کہ دوائین جو بحالت بیماری ازالۂ مرض کے واسطے دی جاتی ہین انکی تاثیر جسم مین پیدا ہوتی ہی اور اکثر دوائین کسی عضو کے واسطے مضر بھی ہین یا جس مرض کیواسطے دی جاتی ہین تو اور کوئی مرض بھی پیدا کرسکتی ہین مثلاً کلومل جو پارہ سے بنتا ہی اور مرض آتشک مین دیا جاتا ہی اگر بمقدار زائد دیا جاوے یا بہت دنون تک دیا جاوے یا دانتون اور مسوڑون مین لگجاوے تو اُس سے منھ آجاتا ہی اور گلسوئی نکل آتی ہین اور چہرہ ورم کر آتا ہی آخر کو استسقاے لحمی ہو جاتا ہی کبھی منجر بہلاکت ہوتا ہی یا ادویہ مسہلہ اگر مقدار مین زائد دی جاوین تو اُن سے قنات ہضمی مین تہیج پیدا ہوکر پیچش یا سنگ رہنی ہو جاتی ہی گاہے نوبت بہلاک پہونچتی ہی اور اگر مقدار معین سے کم دی جاوے تو موجب کرب اور تعب عظیم کی ہوگی اسیطرح سب دواؤن کا حال ہی اسیواسطے دوا کے استعمال مین قدر شربت

رسالہ اول

اور سن مریض اور طاقت مریض اور قوت مرض اور موسم اور وقت کا لحاظ کیا جاتا ہی خصوصًا یورپین
مڈیسن یعنی دوا جو انگریزی مین اسکا خیال رکھنا واجب ہی کیونکہ وہ دوائین قوی التاثیر ہوتی ہین اور
کہنگی اور تازگی اور رداءت اور جودت جوہر دوا اور کیفیت استحضار یعنی کس ترکیب سے بنائی گئی ہے
لحاظ رکھنا واجب ہی **بیان اسباب مُعدِیہ** اسکی دو قسمین ہین ایک معدیہ خارجیہ یہ عبارت اس سے
ہی کہ جس قسم کے مرض سے مادہ منفصل ہوکر دوسرے جسم مین لگے تو دوسرے جسم مین بھی وہی مرض پیدا
کردے اور اسکا عروض و لحوق اس طرح پر ہوتا ہی کہ جس شخص کے کسی عضو مین کوئی مرض ہو اُس عضو کے
ساتھ دوسرے صحیح الجسم کو اتفاق ملامست کا ہوا یا اُس مرض کے لباس سے ملامست ہوئی یا اُس مادۂ مرض کو
جسم صحیح مین داخل کیا گیا جسکو تلقیح (ٹیکا لگانا) کہتے ہین یا مادۂ مُعدیہ ہوا ر جوّ مین ملکر دوسرے جسم صحیح کو
لگا اُس سے وہی مرض پیدا ہو گیا مثلاً جرب یعنی خارش کہ اسمین کیڑے مشابہ دھک کے ہوتے ہین
یعنی جس طرح جون کے عو یصلات ہوتے ہین یہ کیڑے ایسے سریع الانتقال ہوتے ہین کہ جب دوسرے کا
جسم خارش کے دانون سے لمس کرے فی الفور وہ کیڑے اُسکے جسم مین آکر خارش پیدا کرتے ہین
یا قروح آتشک کہ جب جسم صحیح اس سے اتصاص کریگا وہ مادہ اس جسم صحیح مین آجاویگا اور عدوی بالتلقیح
اس طرح پر ہی کہ چیچک کا مادہ گاے کے تھن کے چھالے سے لیکر انسان کے لگاتے ہین اُس سے انسان
کے چھالا اُسی طرح کا پڑ جاتا ہی یا مادہ مُعدِیہ ہوا ے جوّ مین منتشر ہو کر جسکے بدن مین پہونچتا ہی اُسمین
ایک ہی قسم کا مرض پیدا کر دیتا ہی اسی کو وبا کہتے ہین اور کبھی اسباب نوعیہ اسباب معدیہ مین
شمار کیے جاتے ہین مثلاً اسباب طاعون یا اسباب حمیات دائمہ یا منقطعہ یا حماے تیفوس۔ اسکا ذکر
آگے آویگا۔ صورت وبا کی پیدا کرتے ہین مثلاً جب کہ انجرے حیوانات اور نباتات متعفنہ کے ہوا ے
جوّ مین بکثرت ملجاوین اور کبھی دیہ خاص کی ہوا اُنسے متکیف ہو جاوے دوسری قسم مُعدیہ داخلیہ جسطرح
امراض متوارثہ ہوتے ہین یعنی باپ کو آتشک تھی تو بیٹے کو بھی ہوگی **بیان اسباب میخانکیہ** میخانک
معرب میکانک کا ہی اور میکانک انگریزی مین اُس علم کو کہتے ہین کہ جسمین بیان کلون وغیرہ کے بنانے کا
ہو جیسے گھڑی کلھی کولو وغیرہ پس انسان کے جسم کی ترکیب از روے علم میکانک کے ہی جیسے گھڑی کے
پرزے جب تک اپنی اپنی جگہ پر قائم اور درست ہین تب تک گھڑی چلتی رہتی ہی جب کوئی پرزہ اپنی
جگہ سے ہٹ گیا یا ٹوٹ گیا چلنا گھڑی کا موقوف ہو گیا پس اسباب میخانکیہ امراض انسانی کے واسطے
یہ ہین کہ مثلاً ضربہ یا سقطہ یعنی چوٹ لگی کوئی ہڈی یا پٹھہ ٹوٹ گیا یا اپنی جگہ سے ہٹ گیا یا آدمی گر پڑا اُسکے
سبب سے ہڈی ٹوٹ گئی یا مفصل پر سے اُکھڑ گئی یا آلات پر ضغطہ سے صدمہ پہونچا مثلاً ملطھ ایسا لگا

باری کی تپ ۱۲

پھول جانا کوفتہ ہو جانا پھٹ جانا ۱۲

رسالہ اول

کہ گوشت مرضوض ہوگیا یا ہڈی ٹوٹ گئی یا آلات ناریہ سے صدمہ پہونچا آگ سے یا بارود سے یا آتشبازی سے
جلگیا یا بندوق سے صدمہ پہونچا یا آلات حاوہ سے صدمہ پہونچا مثلاً تلوار یا چھری سے زخم لگا یا آلات
داخرہ سے صدمہ پہونچا مثلاً برچھی یا تیر سے زخمی ہوا یا جواہر کا دِیہ یعنی تیز کاٹنے یا جلانے والی چیز سے
صدمہ پہونچا جیسے کاسٹک یا تیزاب شورہ کا لگ گیا وغیرذلک انکو اسباب بادیہ بھی کہتے ہین ان سے جسم مین
ہتک یا شق یا شج وغیرہ فسادات ہوتے ہین اور صدمہ اسکا یا صرف جلد پر از قبیل جراحات ہوتا ہی
یا تجاویف مین بھی مثل گردہ اور ریہ اور مثانہ وغیرہ کے پہونچتا ہی۔ اسباب بنیہ عبارت اُن اسباب
سے ہی جو بنیۂ انسان مین موجود ہین مثلاً پیرانہ سالی مین دانتون کا گرنا بالون کا سپید ہونا یا استعداد
شخصی کا واسطے قبول مرض کے مہیا ہونا یا مزاج شخصی کا بلغمی و صفراوی وغیرہ ہونا غرض کہ قدرت نے
انسان کو صحیح پیدا کیا ہی جو بیماری انسان کو ہوتی ہی بغیر سبب اور وجہ کے نہین ہوتی ہی اور اسباب
بیماری کے پیدا ہونے کے یہی اٹھارہ ۱۸ سبب ہین جو اوپر مذکور ہوے یعنی آٹھ سبب داخلی اور دس
سبب خارجی یہ اسباب اگر ضعیف ہین تو جسم مین استعداد قبول مرض کی پیدا کرینگے اور اسباب مہیہ
کہلائے جاوینگے اور جب اُنکو قوت پہونچیگی تو وہ مرض حادث ہوگا اُسوقت وہ سبب سبب متمم کہلاوے گا
اور جو ابتدا ئِ تاثیر قوی ہوگی تو اُسیوقت وہ مرض لاحق ہوجاویگا مثلاً ہواے فاسد بدن مین لگی اگر اُسکا اثر
کم ہی تو استعداد قبول مرض کی پیدا ہوئی اور جو اُسکا اثر ایسا قوی ہی کہ فی الفور مرض پیدا کردیا تو وہ
سبب متمم ہوگیا۔ یہی لباس کا حال ہی کہ اگر ایک مدت تک ایک لباس بدن سے ملاصق رہے مَیل بدن پر
جم جاتا ہی اور مسامات بند ہوجاتے ہین پس اگر کوئی مرض نہ پیدا ہوا تو استعداد قبول امراض جلدیہ کی
آجاویگی اور یہ سبب مُہیّہ کہلاویگا اور جو مدت دراز تک وہ لباس ملاصق بدن رہا کہ اُس سے خارش
پیدا ہوگئی تو وہ سبب مُتمّم کہلاویگا علیٰ ہذالقیاس مکان ایسا تنگ و تاریک ہو کہ جس مین چندروز قیام
کرنے سے سُستی اور ضعف لاحق ہو تو یہ اسباب مہیّہ مین داخل ہی اور جب اُسمین اسقدر مدت تک سکونت
ہوئی کہ اشتہا جاتی رہی اور ضعف عظیم طاری ہوا یا اور کوئی مرض پیدا ہوا تو اُسوقت یہ سبب متمم اُس
مرض کا ہوگا یا ایک ملک مین گئے اور وہان کی سرزمین کی تاثیر سے کاہلی اور گرانی اور کمی اشتہا معلوم ہوتی
تو اُسوقت پیدا ہونا استعداد قبول مرض کا تصور کرنا چاہیے اور اگر دست آنے لگے یا بخار آگیا تو وہ ملک
سبب متمم اس مرض کا ہوا یا بروقت تبدیل فصل کے سُستی اور بھاری پن معلوم ہوا تو جاننا چاہیے کہ
جسم مین استعداد قبول مرض کی پیدا ہوئی اور جو کوئی مرض پیدا ہوگیا تو اُسکو مرض فصلی سمجھنا چاہیے
ایسا ہی حال غسل کا ہی چندروز غسل نہ کیا اور بدن مین میل جم گیا اور خشکی پیدا ہوئی تو اُسمین استعداد

رسالہ اول

قبول مرض کی آگئی اور جو اسقدر مدت تک غسل نہ کیا کہ کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو یہ سبب متمم ہوا یہی حال
تدبیر کا ہی کہ جن ملکون مین تدبیر نہ کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہین اگر چند روز تدبیر نہ کرین تو
استعداد قبول مرض کی پیدا ہوتی ہی پھر بعد چندے بیماری عارض ہوتی ہی اور تبدیل فصل سے بھی
بیماری ہوجاتی ہی مثلاً گرمیون مین امراض صفراوی پیدا ہوتے ہین بسبب گرمی موسم کے اور اکل و شرب کا
تو حال ظاہر ہی کہ اسکی بے اعتدالی سے اکثر بیماریان پیدا ہوتی ہین یا تو غذاے خاص ایسی نامناسب مزاج
کھائی کہ جس سے کوئی مرض پیدا ہوگیا یا غذا کھائی اور اُسکا تھوڑا سا فضلہ رہگیا چند روز مین تھوڑا تھوڑا
مادہ کسی تجاویف بدن مین اسقدر جمع ہوگیا کہ اُس سے کوئی مرض لاحق ہوا یا باقی فاسد پینے مین آیا اُس سے
بیماری ہوجاتی ہی یا عادت آب تازہ پینے کی تھی اور باسی پی لیا تو زکام ہوجاویگا اور کثرت خمر سے تو اکثر
مرجاتے ہین رعشہ ہوجاتا ہی استسقا ہوجاتا ہی اور اسباب معدیہ خارجیہ بھی ظاہر ہین کہ جس عورت کو
آتشک ہو اُسکے ساتھ صحبت کرنے سے آتشک ہوجاتی ہی ایسے ہی اسباب معدیہ داخلیہ ہین کہ باپ کو
آتشک ہو تو بیٹے کو بھی ہوتی ہی اور اسباب میخانکیہ تو ظاہر ہین مثلاً چوٹ لگی ہڈی ٹوٹ گئی یا جوڑ اُکھڑ گیا
اسمین تشخیص کی کچھ حاجت نہین ہی فائدہ ہرچند طب قدیم مین یہ مسائل بدلالت التزامی یا تضمنی
پائے جاوینگے مثلاً طب قدیم مین یہ مسئلہ ہی کہ تعدیل ستہ ضروریہ کی موجب حفظ صحت ہی اور منجملہ
ستہ ضروریہ کے ہواے مستنشق کو بھی لکھا ہی مگر جس تفصیل کے ساتھ ترکیب ہواے جو کی اکسیجن اور
نئٹروجن سے اور علیحدہ کر لینا ان دونوان ہواؤن کا اور جدا جدا خاصیتین ان ہواؤن کی اور اہویۂ
فاسد مثل کاربان وغیرہ کا ملجانا اس ہوا مین اور ہر ایک کی تاثیر دریافت کی ہی اور طریقے استخراج
اور استحضار ان ہواؤن کے اور صدہا قسم کے دلائل اور تجربے علم کیمسٹری اور علم کیمیا مین متاخرین
نے بیان کیے ہین وہ باتین طب قدیم مین نہین ہین یا احتباس و استفراغ کو طب قدیم مین منجملہ
ستہ ضروریہ کے لکھا ہی اور اسمین بول و براز کی تفصیل لکھی ہی مگر طب جدید مین تفصیل اسکی بہت
شرح و بسط کے ساتھ سلاست تقریر مین تحریر کی ہی اور بول مین جو اجزا ریورن اور ایسڈ اور ارگلی
وغیرہ کے لکھے ہین وہ طب قدیم مین نہین ہین یا جو امور کار آمد اور موجب مزید بصیرت قدما سے
رہ گئے تھے اُنکی طرف ہمارے طب یونانی کے متاخرین نے توجہ نفرمائی اور تطویل عمل کیطرف زیادہ
متوجہ ہوگیا کہ یہ بات خود حواشی اور شروح کے مطالعہ سے عیان ہی اور ایسے ہی مباحث سے
ضخامت اور تعداد کتب بڑھائی ہی کہ جس سے بجز ضیافت طبیعت کے کسی طرح کا فائدہ طالب فن کو
نہین پہونچ سکتا ہی بلکہ وقت تحصیل کا ضائع ہوتا ہی اور ذہن مین پریشانی آتی ہی مثلاً شیخ نے قانون مین

رسالہ اول

لکھا ہی کہ الطب علم یتعرف منہ احوال بدن الانسان من جہۃ مایصح ویزول عن الصحۃ لیحفظ الصحۃ حاصلہ
ویستردزائلہ اب شراح نے قلم اُٹھایا تو پہلے تحقیق الفاظ کی طرف جو منصب اہل لغت کا ہی متوجہ
ہوے یعنی طب کے کئی معنی ہین ایک سحر کے ہین چنانچہ کہتے ہین طبّ الرجل فہو مطبوب دوسرے اصلاح
کے معنی ہین یقال طبیب الشفاء تیسرے معنی عادت کے ہین یقال ما ذاک بطبّی ای عادتی چوتھے معنی حذاقت
کے ہین یقال صانع طبیب ای حاذق بعدہ معناے لغوی سے منقول ہوکر صناعت مخصوصہ کا نام قرار
پایا ہی اور فلان فلان وجوہ مناسب کے معناے لغوی سے ساتھ معناے اصطلاحی کے ہین پھر جب علم
لغت سے فراغت پائی منطق کی طرف توجہ فرمائی اور کہا کہ قولہ علم کالجنس وبقولہ یتعرف منہ احوال
بدن الانسان یخرج مالایتعرف منہ احوالہ کالہندسۃ والعربیۃ وبقولہ من جہۃ مایصح ویزول یخرج
سائر العلوم کالطبیعی والنجوم وغیرہا پھر اعتراضات جڑے گئے کہ نجوم کے علم مین بھی احوال بدن انسان
سے من جہۃ السعادۃ والنحوستہ ومن جہۃ الصحۃ والمرض بحث ہوتی ہی پھر اسکا جواب دیا گیا پھر اعتراض کیا
پھر جواب دیا غرضکہ جب اس سے فراغت پائی تب بالائی اعتراضوں پر توجہ فرمائی کہ یتعرف کیون کہا
یعرف کیون نہ کہا یتعلم کیون کہا یعلم کیون نہ کہا منہ کیون کہا عنہ کیون نہ کہا پھر تعریف علم طب کی
ایک ایک قید پر اعتراضات کیے گئے اور جوابات دیے گئے پھر شراح متقدمین پر متاخرین نے اعتراضات
کیے پھر اور اعتراضات کیے گئے کہ اکثر مسائل طب کے ظنی ہین اسپر اطلاق علم کا کیونکر درست ہی یا احوال
بدن انسان سے کل افراد انسان مراد ہین تو یہ صحیح نہین ہی کسواسطے کہ افراد انسان غیر محصور ہین اور
سب کے بدن کا حال جاننا محال ہی یا بعض افراد انسان ہین تو وہ بعض غیر معین ہین پس تعریف المجہول
بالمجہول ہوئی اگر معین ہین تو وہ عبارت سے مستفاد نہین ہوتے ہین پھر یہ اعتراض ہی کہ صحت حاصلہ کے
حفظ مین تحصیل حاصل لازم آتی ہی اور استرداد صحت زائلہ مین اعادہ معدوم کا ہوتا ہی جو محال ہی غرض
اسی طرح کے بیسون اعتراض جائے اور اُنکے تحریر جواب مین خامہ فرسائی کی جس سے اصل مقصود کو
کچھ لگاؤ نہین ہی اور پریشانی ذہن طالب مزید برآن ہی پھر جب اس قسم کے تطویلات مخل و مُمل سے
ہماری کتابین بھری پڑی ہین تو وہ علم ہمکو کیونکر آسکتا ہی اور کسیقدر ہماری عمر کا حصہ تحصیل مین اُس
علم کے ضائع ہوگا اور باوجود اسقدر اضاعت اوقات کے بھی ہم تحقیقات جدیدہ اور تجربات مفیدہ سے
ناواقف ہین اور بمقابل ایک نیٹو ڈاکٹر کے معالجہ پر مستقیم نہین ہوسکتے ہین گو کہ ہمارے اکثر اصول علاج
نہایت عمدہ ہین اور سوء مزاجات یا امراض مزمنہ یا متطاولہ کا علاج ڈاکٹری مین نہین ہی یا اکثر
علاج ڈاکٹری سموم سے کیا جاتا ہی اور بسبب عدم مراعات مزاج اور حاد التاثیر ہونے ادویہ کے

رسالہ اول

بحالت غلطی تشخیص ضرر عظیم ایسا بیمار کو پہونچتا ہی کہ تدارک اُسکا محال ہوجاتا ہی معہذا بیشتر امراض
کثیر العروض مین اور بھی دستکاری مین انکا مرتبہ ایسا بڑھا ہوا ہی کہ بیشتر امراض مین ڈاکٹری کی حذاقت
اور ہماری طب قدیم کی خفت و ذلّت ہوتی ہی مگر طب، جدید مین بسبب اِسکے کہ حاوی دونون طبون
کی ہی بہت عمدہ مسلک اختیار کیا گیا ہی اگر ہمارے ہم فن اور مصلحان قوم اسی طرح بادۂ غفلت مین
مدہوش رہین گے تو جس طرح بَیدک کا علم بمقابل طب قدیم کے ذلیل اور بے وقعت ہوگیا ہی اُسی طرح
ہماری طب قدیم کا حال بمقابلۂ طب جدید کے ہوجاویگا ابھی زمانۂ موجودہ مین ڈاکٹرون اور طبیبون کی
وقعت اور پر سجو مین موازنہ کرلینا چاہیے پس مناسب اور مستحسن تو یہی ہی کہ طب جدید کے درس و تدریس کو
ہندوستان مین جاری کیا جاوے اور اگر یہ ممکن نہووے تو یہی کتاب بحر محیط زیر مطالعہ رہے یا
بعد تحصیل طب قدیم کے ڈاکٹری کی تعلیم دی جاوے تو ہمارے ہم فنون کی بھی وقعت متصور ہی اور
ہماری قوم کا بھی فائدہ ہی۔ ہرچند اس رسالہ مین بہت سے مضامین خارج از فن درج ہوگئے ہین مگر
جوش ہمدردی قومی سنے اس تطویل پر مجبور کردیا اب دوسرے رسالہ مین مطلب مبحوث عنہ خیز تحریر مین
آوینگے۔ رسالۂ اول ختم ہوا اسکے بعد دوسرا رسالہ بیان مین ارکان اور اخلاط اور قوىٰ اور امزجہ کے ہی۔

رسالۂ اول

رسالۂ دوم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

ارکان و اخلاط و قوی و ارواح و افعال و امزجہ

الحمد للہ الذی خَلَقَ الانسان مِنَ الاَرْوَاح والقُویٰ والاَعْضَاءِ ویَزِیْدُ فی الخلق الیشاءُ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین - اَمّا بعد التماس کرتا ہی ہیچمدان اصغر حسین غفرلہ رب المشرقین کہ یہ رسالہ دوم جلد اول کتاب بحر محیط کا ہی بیان مین ارکان اور اخلاط اور قویٰ کے اور اس رسالہ مین تین فصلین ہین **فصل اول بیان ارکان مین** ہرچند یہ مسئلہ مبحوث عنہ علم طبعیات یا علم کیمیا کا ہی نہ علم طب کا مگر بجہت اسکے کہ قدما کے نزدیک ارکان یعنی عناصر جن سے تمام عالم اجسام مرکب ہی چار ہین خاک - باد - آب - آتش - اور اُنھین چار عنصرون کے استحالہ سے اخلاط اربعہ یعنی بلغم - صفرا - سودا - خون کا بننا قرار دیا ہی اسواسطے بنظر سہولت فہم کے اتباع کتب قدیم کا ضرور ہوا لہذا مختصر حال ارکان کا بیان کیا جاتا ہی یہ بات مسلم ہی کہ تمام عالم اجسام مرکب ہی اجزاے صغیرہ دقیقہ سے جو اجزا ذرون سے بھی زیادہ باریک اور ایسے چھوٹے ہین کہ ہمارے حواس سے ادراک اُنکا محال ہی مثلاً ہمنے ایک ماشہ نیل پاؤ سیر پانی مین گھس کر ملایا پھر اُس پانی مین سے ایک قطرہ لیکر من بھر پانی مین ملایا پھر اُس پانی مین سے ایک قطرہ سیر بھر دودھ مین ملایا تو تمام اجزا اُس نیل کے دودھ مین ایسے منتشر ہوجاتے ہین کہ دودھ کی رنگت مین کسی طرح کا تغیّر مشاہدہ نہین ہوتا ہی اور وہ اجزا ہمارے حواس سے مدرک نہین ہوسکتے ہین پس خیال کرنا چاہیے کہ کس قدر باریک اجزا اُس نیل کے ہوے ہین اور اُنھین اجزاے غیر محسوسہ سے ترکیب اُس نیل کے جسم کی تھی اگرچہ ذہن مین تجزیہ ان اجزا کا الیٰ مالا نہایۃ ممکن ہی مگر خارج مین تجزیہ اُنکا بالضرور ایسی باریک اور چھوٹی چیزون پر منتہی ہوا ہوگا جو ہمارے حواس سے محسوس نہین ہوسکتا اور حقیقت مین وجود اُسکا موجود ہی اُسی جُزو کو جو ہر فرد یا جزو لایتجزیٰ کہتے ہین اور یہی جوہر فرد مادۂ تکوین تمام اجسام عالم کا ہی اور یہی جزو بسیط ہی اسیواسطے قرار دیا گیا ہی کہ ہیولیٰ سب اجسام کا ایک ہی مگر ترکیب اجسام کی بے اثر فاعل کے نہین ہوسکتی ہی لہذا ترکیب اجسام کا قواے فعالہ کے سبب سے مانا گیا اور قوت فعالہ تین قسم کی پائی گئی ایک حرارت دوسری نمو تیسری قوت کہربائیہ یہی قوتین فاعلہ جب مادہ یعنی جوہر فرد مین اثر کرتی ہین تب اسمین فعل

رسالہ دوم

اور انفعال سے جسم صورت پذیر ہوتا ہی اور تمام اجسام کی تین حالتین پائی جاتی ہین ایک جامد دوسری
سیال تیسری غار یعنی گیاس کہ ایک قسم کا نور ہی جسکی روشنی کلکتہ وغیرہ مین ہوتی ہی اور انھین اجزاء
لایتجزیٰ کے انفعال اور قواے ثلثہ کے فعل سے عناصر یعنی بسائط جو تمام اجسام کے وجود کے رکن ہین
پیدا ہوے ہین اور انھین بسایط کی ترکیب سے تمام دنیا کے اجسام متکوّن ہوے ہین پس متقدمین سنے
ان عناصر بسیطہ کو چار مین محدود کر دیا یعنی خاک ۔ باد ۔ آب ۔ آتش متقدمین نے اسوجہ سے اخلاط کو بھی چار مین
حصر کیا یعنی آگ مستحیل بصفرا ہوتی ہی اور پانی مستحیل ببلغم اور ہوا مستحیل بخون اور خاک مستحیل بسودا ہوتی ہی
اور متاخرین سنے یہ خیال کیا کہ جس چیز مین ایک ہی طرح کا جزو مستخرج ہوتا ہی اور اُس جزو مستخرج کی
تحلیل کی جاوے تو پھر کوئی دوسرا جزو مستخرج نہو سکے وہ عنصر ہی پس از روے استقرا کے چونسٹھ جزو
ایسے پائے کہ اگر اُنکو منحل کرو تو کوئی جزو غیر اُنمین سے نہ نکلیگا لہذا اُنھون سنے کہا کہ ابھی تک بسائط
عنصر چونسٹھ نکالے گئے ہین اور یہی عناصر موالید ثلثہ کے اجسام مین سے یعنی حیوانات اور نباتات اور
معدنیات سے بحیل اکسیریہ نکالے جاتے ہین تو انھین کی بساطت اور عنصریت کے قائل ہوے مثل
لوہا ۔ گندک ۔ کاربن ۔ ہیڈروجن ۔ آکسیجن ۔ نیٹروجن ۔ چونہ وغیرہا چنانچہ جسم انسان سے بھی لوہا ۔
گندک ۔ چونہ ۔ کاربن ۔ ہیڈروجن ۔ آکسیجن وغیرہ نکالے جاتے ہین غرضکہ یہ مسئلہ بتشریح وتفصیل تمام
کتب علم طبعیات اور علم کیمیا مین مسطور ہی اور اس مسئلہ حصر عناصر مین خاکسار سنے اپنی راے بالتفصیل
کتاب محاکمات الطب والطبیعی مین لکھی ہی من شاء فلیطالعہا غرضکہ اس اختلاف سے فن طب کو کچھ
بحث نہین ہی عناصر خواہ چار مسلم رکھے جاوین خواہ چونسٹھ علم طب کے اصول مین کوئی خلل
نہین آتا ہی بسایط سے ترکیب اجسام کا بہرکیف مسلم ہی **فصل دوسری بیان اخلاط مین**
ظاہر ہی کہ بدن انسان دو قسم کے اجزاسے مرکب ہی یعنے جامد جیسے گوشت ہڈی وغیرہ دوسرے سائل
جیسے خون بلغم وغیرہ پھر جوامد کی دو قسمین ہین ایک صلب یعنی سخت جیسے نلی کی ہڈی کاسہ سر کی ہڈی
غضروف یعنی چپنی کی ہڈی یا کُری ہڈی دوسری لین جیسے عضلات اور امعا وغیرہ پس سیالات چیزین
جو داخل قوام بدن ہین اور انکی درستی سے بقاے صحت ہی اُنکو اخلاط کہتے ہین پھر اجزاے بدن کے
جو تحلیل کیے تو اُس سے ثابت ہوا کہ نہایت باریک اور چھوٹے چھوٹے ذرّات بذریعہ عرا (ایک شی شرخ
لزج مثل سریشم) کے باہم ملتصق ہو کر اعضا کو بناتے ہین اور انھین اجزاے ملتصقہ کو نسوجات کہتے ہین
یعنی ہر عضو کی ترکیب نسوجات سے ہی پس اس مادہ کا التصاق اگر ترتیب و نظام کے ساتھ ہی
تو اُس سے لیفات (ریشے) بنتے ہین اور جب یہ ریشے باہم ملتصق ہوتے ہین تب سطح یا صفیحہ بنتا ہی

اور جب یہ صفائح بلا انتظام متصل ہوتے ہین اُس سے ایک جوہر سوراخ دار مشابہ تجاریب (مکھیون کے چھتے) کے بنتا ہو اُسکو غشاے منخرب کہتے ہین اور اردو مین خانہ دار جھلی کے بناتہ تعبیر کرتے ہین اور جب یہ جوہر منخرب مستعد اور کثیف ہو جاتا ہو تو اُسکو غشا (جھلی) کہتے ہین پھر جب یہ جھلی غلیظ اور کثیف اور سخت اور لدن یعنی سکڑنے اور پھیلنے والی بنتی ہو تب اُسکو رباط (تانت) کہتے ہین اور جب جوہر منخرب کے سوراخون مین ایک مادہ لدن جسکا قوام بستہ ہوتا ہو اور دودھ سا رنگ ہوتا ہے بھر جاتا ہو تو غضروف بنتا ہو اور جب غضروف پر ایک تیزاب اور ایک جوہر کلسی (چونہ) گرتا ہو تو اُس سے موٹے بڑے ریشے یا صفائح بنکر ہڈی پیدا ہوتی ہو اور باریک ریشون کی بناوٹ سے اعصاب متکون ہوتے ہین اور اسی طرح عضلات ریشون سے متکون ہوتے ہین اور مبدء عضلات کے اوتار ہین جنکا رنگ نقرئی ہوتا ہو اور لیفات اعصاب اور لیفات عضلات کی پونگیان بن جاتی ہین تب وہ عروق دمویہ اور عروق ماصّہ کہلاتی ہین اور انھین عروق اور اعصاب اور جوہر منخرب سے غدد بنتے ہین اور انھین اعصاب اور جوہر منخرب سے موضع خاص پر مادہ خاص سے تمام اعضاء باطنی مثل ریہ اور کبد اور امعاء وغیرہ کے متکون ہوتے ہین اور اجسام سیالہ جنکو رطوبات بھی کہتے ہین وہی اخلاط ہین اور اُنکی تقسیم کئی طرح سے ہوتی ہو ایک باعتبار نضج کے پس ایک رطوبات فجّہ یعنی غیر نضجہ ہین جسطرح کیلوس دوسری رطوبات نضجہ جیسے خون دوسری تقسیم باعتبار حرکت کے ہو یعنی ایک رطوبات مستدیرہ جو ہمیشہ عروق مین گھومتی رہتی ہین جیسے خون کہ ہمیشہ عروق مین دوران کرتا رہتا ہو دوسری رطوبات ساکنہ جو ایک زمانہ معین تک کسی وعاے معین مین بھری رہتی ہین اور بوقت ضرورت حرکت کرتی ہین جیسے صفرا پتہ مین یا بول مثانہ مین یا منی اوعیہ منی مین رہتی ہین اور بوقت ضرورت ان رطوبات کو حرکت ہوتی ہو تیسری تقسیم باعتبار قوام کے ہو یعنی ایک رطوبات مائیہ جسطرح آنکھ مین رطوبت بیضیہ ہو دوسری رطوبت لبنیہ جیسے غدّہ قدامیہ مین ہو تیسری رطوبات بلغمیہ جیسے مخاط (رینٹ) چوتھی رطوبت دسمہ جیسے دہن الشحم مین ہو پھر رطوبت کی دو قسمین ہین ایک رطوبات عامہ جو تمام اعضاے بدن مین رہتی ہین جیسے خون دوسری رطوبات خاصہ جو بعض اعضا کے ساتھ مخصوص ہین مثلاً رطوبات تجاویف مجمہ - اب مفصل حال رطوبات کا بقاعدہ طب جدید بیان کیا جاتا ہو **بیان خون** یہ ایک رطوبت ہو سرخ رنگ کی کہ رطوبت کیلوسی سے بنتی ہو جو خون کہ شریانون مین رہتا ہو اُسکا رنگ احمر قانی یعنی ڈھڈھا سرخ ہوتا ہو اور جو خون کہ وریدون مین رہتا ہو اُسکا رنگ احمر اقتم یعنی سرخ سیاہی مائل ہوتا ہو مگر پھیپھڑے مین معاملہ بالعکس ہو یعنی پھیپھڑے مین

رسالہ دوم

جو اوردہ مین انکا خون احمر قانی ہوتا ہی اور جو شرائین پھیپھڑے مین ہین انکا خون احمر اقتم ہوتا ہی اور تمام
اعضا مین خون پہونچکر پھر قلب کی طرف مراجعت کرتا ہی اور تمام اعضا کی غذا پڑتا ہی اور قلب کے تجویفات
یعنی بطون مین اور شرائین اور اوردہ مین ہر وقت دورہ کرتا رہتا ہی اور اسکا خاصہ ہی کہ جب بدن سے
علاحدہ ہوتا ہی اور ہوا جو اسکو لگتی ہی تو اسکے دو جزو ہو جاتے ہین ایک جزو رشاشی یعنی پانی دوسرا
جزو علقی یعنی جزو منجمد مثل لوتھڑے کے اور مقدار مین نصف سے کچھ زیادہ جزو منجمد ہوتا ہی اور نصف
سے کچھ کم پانی ہوتا ہی اور جزو علقی کا جوہر غلیظ اور لدن ہوتا ہی اور پانی سے کسیقدر وزنی ہوتا ہی
اور ہواے جو مین رکھنے سے سریع التعفن ہوتا ہی اور جزو رشاشی کو ہلکی آنچ دینے سے احمر اقتم
اور ہش یعنی زود شکن ہو جاتا ہی اور پانی مین تر کرنے سے محلول نہین ہوتا ہی اور طبخ سے ایک
جسم صلب احمر کبدی اللون بن جاتا ہی اور جب کسی ظرف مین جزو علقی کو رکھین تو ہواے جو کی
جہت سے اوپر کی سطح کا رنگ احمر قانی ہو جاتا ہی اور نیچے کا رنگ احمر اقتم ہو جاتا ہی اور جب
الٹ کرکے رکھا جاوے تو وہ احمر قانی احمر اقتم ہو جاتا ہی اور احمر اقتم احمر قانی ہو جاتا ہی اور یہ انقلاب
بسبب خاصۂ اصل الحموضات کے ہی جس سے ہواے جو مرکب ہوئی ہی اور جزو علقی دو چیزون سے
مرکب ہی ایک نہایت چھوٹے ذرات سرخ سے دوسرے غرا یعنی ریشہاے سریش سے پس اگر
خون کے جزو علقی کو کپڑے مین رکھکر دھویا جاوے تو ذرات احمر دھل کر پانی مین ملجاتے ہین اور جزو
غرائی سپید سپید سوت کی طرح ریشون کی صورت مین رہجاتا ہی اسکو انگریزی مین فیبرن کہتے ہین
اور وہ پانی جسمین ذرات احمر خون سے دھل کر پانی مین مل گئے ہین اگر اسکی تقطیر کرلین اور جو
جزو انبق مین رہ جاوے اسکو خشک کرلین تو ایک شی بصورت کوئلے کے رہجاتی ہی پھر اسکو
جلا ڈالین تو اسمین لوہے کے ذرات پائے جاتے ہین جو سنگ مقناطیس کے ساتھ جذب رکھتے ہین
اسیواسطے آہن محلول جسکو ٹنکچر اسٹیل کہتے ہین بہت مقوی دوا ہی کسواسطے کہ اسکے پینے سے
ذرات آہن کے پیٹ مین پہونچکر خون مین ملجاتے ہین اور موجب تقویت کے ہوتے ہین اور جوارش
خبث الحدید طب قدیم مین اور کانتی سار یعنی کشتۂ فولاد بیدک مین عمدہ مقوی خیال کیا گیا ہی اور
ذائقہ جزو رشاشی کا شور ہوتا ہی اور رنگ مین اسکے نہایت خفیف سبزی ہوتی ہی اور قوام اسکا پانی
ہوتا ہی اور خفیف لزوجت ہوتی ہی اور وزن مین جزو علقی سے اخف ہوتا ہی اور پانی سے بھاری
ہوتا ہی اور جب جزو رشاشی مین ٹھنڈھا پانی بسرعت تمام ملاکر طبخ کیا جاوے تو دودھ کا سا رنگ
ہو جاتا ہی اسی سے استحالہ و مویت کا طرف لینت کے ثابت ہوتا ہی اور اسمین تیزاب ملانے سے

انعقاد ہوجاتا ہی علم تحلیل سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ خون پانچ قسم کے جزون سے مرکب ہی ایک
پانی اسواسطے کہ جب سینتالیس جزو اجزاے رشاشی کے بذریعہ قرعہ انبیق تصعید کیے جاوین تو تینتالیس
جزو آب تقطیر کشید ہوآتا ہی دوسرا جزو ماجی ہی جو ہوا مین مل کر محو ہوجاتا ہی کیونکہ جزو رشائی کو تول کر
کسی چوڑے ظرف مین ڈالکر لکڑی وغیرہ سے حرکت دیوین اور پھر اُسکو تولین تو اُسمین سے کم ہوجاتا ہی
تیسرا اعزاء الدم کیونکہ جب جزو رشاشی مین ہموزن اُسکے پانی ملا دین اور طبخ دیکر ٹھنڈا کرلیوین تو ایک
تھلتھلا جم جاتا ہی یہی جیلی ہی جو اکثر بیری پایون سے بنا کر کھاتے ہین چوتھا اجاجیۃ النطرون اور
فحمیۃ نطرون یعنی شورہ کی شوریت اور شورہ کا کوئلہ - اگر جزو رشاشی مین تیزاب ڈالین تو یہ دونون
جزو علاحدہ ہوجاتے ہین پانچوان اجزاے کلسیۃ - اگر جزو فحمی کو جلا دین تو اُس سے اجزاے کلسی
حاصل ہوتے ہین اور حساب اسکے اجزاے ممتزجہ کا اسطرح ہی کہ اگر ایک لاکھ جزو مائیت خون
کے فرض کیے جاوین تو اُسمین نوّے ہزار جزو پانی آٹھ ہزار چھ سو اسّی جزو اجزاے ماجیہ اور
چھ سے ساٹھ جزو اجزاے نطرونیہ چار سَو جزو بلغم اور ایک سو پینسٹھ جزو اجزاے فحمیہ اور تین جزو
گندک اور ساٹھ جزو مٹی ہوتی ہی - فائدہ خون کا جسم مین یہ ہی کہ تجویفات قلب اور عروق کو حرکت دیتا ہی
اور تولید حرارت غریزی کی کرتا ہی اور تمام رطوبات متحالیہ اسی سے مستفرغ ہوتے ہین جن امراض
سے انسان مرجاتا ہی اُسکے آثار جو بعد موت خون مین باقی رہجاتے ہین وہ مختلف صورتون پر ہوتے ہین
کبھی اوردہ مین خون اسقدر ممتلی ہوتا ہی کہ اُذن یمنی قلب کا خون سے بھرا رہتا ہی اور رنگ اُسکا احمر
اقتم ہوتا ہی اور خون بہا ہوا ہوتا ہی اجزاے مائیہ اُس سے منفصل نہین ہوتے ہین اور جب اُسکو
عروق سے نکالتے ہین تو متفتت ہوجاتا ہی اور جو شخص صدمہ سے بجلی کے یا بعض قسم کے زہر سے
یا ڈوب کر مرجاتا ہی تو خون غیر منجمد ہوتا ہی اور جبکو زمانہ سکرات کا دراز ہوتا ہی اور حالت نزع
دیر تک رہتی ہی اُسمین رطوبت منعقدہ اجزاے دم کی دم سے منفصل ہوجاتی ہی کبھی اجزاے کلسیہ خون
کے اوردہ مین پائے جاتے ہین اور یرقان وغیرہ مین بہت سا صفرا خون مین ملا ہوا پایا جاتا ہی اگر ایسے
مریض کا خون تھوڑے پانی مین گھولا جاوے تو پہلے پانی کا رنگ زرد ہوجاتا ہی پھر سرخ ہوجاتا ہی
بعض امراض مین اجزاے مائیہ خون کی مقدار طبعی سے بڑھ جاتے ہین بعض مین کم ہوجاتے ہین بعض مین
شنظایا ے غرائیہ مقدار طبعی سے گھٹ بڑھ جاتے ہین بعض مین ذرات سرخ خون کے قدر متناسبہ طبعی سے
گھٹ بڑھ جاتے ہین - **بیان رطوبات مائیہ کا جو عروق مائیہ مین رہتی ہین** - واضح ہو کہ رگون کی
تین قسمین ہین ایک شرائین جو قلب سے ثابت ہوئی ہین اور اُنکو عروق ضوارب بھی کہتے ہین کسواسطے

کہ اُنکا خون جہندہ ہوتا ہی دوسری اوردہ جو غیر ضوارب ہین اور بقول متقدمین کبد سے ثابت ہوئی ہین
اور بقول متاخرین منتہائے شرائین سے ثابت ہوئی ہین تیسری عروق ماصّہ جو نہایت باریک اور دقیق
رگین اور ہر جزو بدن مین اور انمین قوت جاذبہ ہی جسکی جہت سے کیلوس اور رطوبات مائیہ کو جذب (چوسنے والی ۱۲)
کرکے اعضا مین پہونچاتی ہین اُنکی دو قسمین ہین ایک عروق لبنیہ جو امعا مین اور جداول امعا مین
موجود ہین اور کیلوس کو چوستی ہین دوسری عروق مائیہ جو غدد مائیہ مین داخل ہوکر نکلی ہین اور ہر عضو مین
یہی رگین باریک رطوبات مائیہ کو واسطے تازگی اور شادابی اُس عضو کے پہونچاتی ہین اور جلد بدن تک
پھیلی ہین انھین عروق کے ذریعہ سے جو ضماد جلد پر لگایا جاتا ہی اُسکی مائیت جذب ہوکر داخل بدن مین
پہونچتی ہی اور فائدہ اور اثر ضماد کا محسوس ہوتا ہی پس عروق مائیہ مین جو رطوبت رہتی ہی وہ رطوبت
مثل زجاج کے ہوتی ہی اور یہ رطوبت سطح خارجی بدن سے اور جوہر متخلخل اوراحشا اور تجاویف سے
بذریعۂ انھین اوردہ کے ممتص ہوتی ہی اور قلب تک پہونچتی ہی اور کبھی یہ رطوبت خراب ہو جاتی ہے
اسوجہ سے کہ اسمین کوئی شی حریف ملجاوے یا کوئی زہر کھایا جاوے یا سگ دیوانہ کے کاٹنے سے لعاب
اُسکے مُنہ کا ملجاوے یا مادہ آتشک کا اُسمین پہونچ جاوے۔ **بیان رطوبات خاصہ**۔ یعنی ہر ایک عضو
خاص مین ایک رطوبت خاص ہوتی ہی کہ اُس رطوبت کے زیادہ یا کم ہو جانے سے اُس عضو مین مرض
پیدا ہوتا ہی اور جب تک وہ رطوبت اپنی مقدار مناسب پر رہتی ہی تب تک مزاج عضوی اعتدال پر رہتا ہی
چنانچہ رطوبات تجویف جمجمہ حسب ذیل ہین **بیان رطوبات تجویف جمجمہ** دماغ کے غشاؤن کے
درمیان مین ایک رطوبت رہتی ہی تاکہ ایک غشا دوسرے غشا سے نہ چھٹنے پاوے ورنہ یہ اتصال غیر طبیعی
موجب امراض کا ہوتا ہی اسی رطوبت کے بڑھجانے سے استسقاء الراس کی بیماری ہو جاتی ہی کہ سر بہت بڑا
ہو جاتا ہی اور غور سے اجتماع پانی کا سر مین محسوس ہوتا ہی کبھی یہ پانی مابین غشاء صلب اور استخوان سر کے
ہوتا ہی کبھی مابین غشاء صلب اور غشاء عنکبوتی کے اور کبھی مابین غشاء عنکبوتی اور اُمّ الدماغ کے
پانی مجتمع ہو جاتا ہی دوسری رطوبت تجاویف بُطون دماغ مین ہوتی ہی یہ رطوبت شرائین دماغ
سے متحالب ہوتی ہی تاکہ اطراف بطون کو نہ چھٹنے دیوے۔ **رطوبت منخرین**۔ یعنی بلغم جو ناک سے
نکلتا ہی یہ بلغم اُن غدد بلغمیہ سے نکلتا ہی جو ناک کی جھلی مین اور عظام منخرین مین ہین اور یہ رطوبت
اسواسطے ان غدد مین پیدا کی گئی ہی کہ ریشہ ہائے اعصاب شم کو تر رکھے اور قوت شامہ کی حفاظت
کرے یہی بلغم جب قدر مناسب سے زیادہ بڑھ جاتا ہی تو مدبرۂ بدن اُسکو منخرین کی راہ سے
نکال دیتی ہی اور اسی رطوبت کا مزاج جب متغیر ہو جاتا ہی اور اُسمین حدت آجاتی ہی تو مرض زکام کا

رسالہ دوم

لاحق ہوتا ہی چوتھی رطوبت دہان صانع برحق نے غدد اُذنیہ اور غدد فکّیہ تحتانیہ اور غُدد زیر
زبان پیدا کیے ہین اور اُنمین قوت تولید لعاب کی رکھی ہی تا کہ قوت ذائقہ بذریعہ لعاب کے ادراک
ذائقہ مذوقات کا کرے اور غذا جو چبائی جاوے اُسکی مضغ مین اعانت پہونچے اور بھی لقمہ کے نگلنے مین
اعانت بخشے اور بھی اِس لعاب مین قوت ہضم عنایت ہوئی ہی تا کہ شروع مضغ سے تحلیل غذا کی شروع
ہو جاوے اِس رطوبت کو بُصاق کہتے ہین اور آلات مضغ بھی اسواسطے مخلوق ہوے ہین کہ ذائقہ کا
ادراک بسبب تصغرا جزاے ماکول کے بخوبی ہووے اور اِزْدِرار مین اور ہضم مین آسانی ہووے

بیان ۵ رطوبت حلق یہ بلغم ہی کہ غُدد بلغمیہ لوزتین اور بلعوم وغیرہ سے متحالب ہوتا ہی تا کہ ہمیشہ
حلق کو تر رکھے جس سے کلام کرنے مین آسانی ہو اور لقمہ کے اِزْدِرار مین بسبب ازلاق کے سہولت ہووے

چھٹی آنکھ کی رطوبتین حکماے متقدمین نے تین رطوبتین نکالی تھین متاخرین نے آٹھ رطوبتین
قرار دی ہین ایک رطوبت بیضہ ہی وہ ایک پانی خالص ہوتا ہی کہ طبقہ قرنیہ اُس سے ممتلی رہتا ہی
اور رطوبت جلیدیہ اور رطوبت زجاجیہ کو اپنے موضع طبیعی سے نکلنے نہین دیتا ہی اور اِسی کی راہ سے
خطوط شعاعیہ رطوبت جلیدیہ کی طرف جاتے ہین دوسری رطوبت جلیدیہ ہی وہ ایک جرم عدسی الشکل
ہوتا ہی اسمین صدہا مسامات ہوتے ہین جنمین پانی بھرا رہتا ہی اور کام اسکا یہ ہی کہ خطوط شعاعیہ جو پھیلے
ہوتے ہین اُنکو بایکدیگر قریب کر کے رطوبت زجاجیہ کی طرف پہونچاتا ہی مگر رطوبت مکدر جب اِس
رطوبت مین ملجاتی ہی تب نزول الماء یعنی موتیا بند ہو جاتا ہی تیسری رطوبت زجاجیہ یہ مثل آبگینۂ
گداختہ کے ہوتی ہی اِس سے کُرۂ چشم بھرا رہتا ہی یہ رطوبت خطوط شعاعیہ کو رطوبت جلیدیہ سے طبقۂ
شبکیہ تک پہونچاتی ہی اسمین کبھی کدورت ملجاتی ہی تو عارضۂ مکدر العین پیدا ہوتا ہی چوتھی رطوبت ایک
آب رقیق ہی کہ وعاء رطوبت جلیدیہ مین بھرا رہتا ہی تا کہ رطوبت جلیدیہ اپنی وعا کی سطح سے نہ چھٹنے
پاوے پانچوین بلغم رنگین ہی جس سے طبقۂ عنبیہ رنگین رہتا ہی اور یہی بلغم خطوط شعاعیہ کو منعکس
کرتا ہی چھٹی بلغم سیاہ یا گندم گون ہی جو طبقۂ مشیمیہ پر چپٹا رہتا ہی ساتوین دموع یعنی آنسو ہین کہ غدد مین
بھرے رہتے ہین اور سطح خارجی آنکھ پر اُسی غُدہ سے متحالب ہو کر جاری ہوتے ہین اور اُنسے
ملتحمہ کو اور اجفان کو طراوت اور تری حاصل رہتی ہی آٹھوین ایک چکنی رطوبت ہی کہ غدہ
(فی یوم یوس) سے متحالب ہو کر اجفان کے غضروفون کو چکنا رکھتی ہی **چھٹی رطوبت
تجویف الاذن** اسمین دو رطوبتین ہین ایک رطوبت کا نام صملوخ ہی جو موم کی طرح ہوتی ہی
اور ذائقہ مین نہایت تلخ ہوتی ہی اسی تلخی کی وجہ سے کیڑا کان کے داخل مین نہین جاتا ہے

رسالہ دوم

اور جھلی جو اولب السمع پر منڈھی ہی اُسکو یہ رطوبت چکنا رکھتی ہی دوسری رطوبت مائیہ جو ریشہ ہاے
عصب سمع کو تر رکھتی ہی اور صدمۂ اصوات کی تعدیل کرتی ہی **ساتوین رطوبات گردن**
ایک رطوبت بہ رنگ تیبنی غدہ ترسیہ مین رہتی ہی دوسرا بلغم ہی جو مری مین رہتا ہی تا کہ انطباق مری
نہ ہونے پاوے اور بھی انزلاق لقمہ کا معین ہووے **آٹھوین رطوبات صدر** ایک بلغم ہی کہ
قصبۂ ریہ اور عروق خشنہ اور شش کے کیسون مین رہتا ہی اور منفعت اسکی یہ ہی کہ سطح داخلی
اعضاء مذکورہ کی یعنی قصبۂ ریہ وغیرہ کی بسبب مرور دائمی ہوا کے خشک نہ ہونے پاوے اور یہی بلغم
کبھی بڑھ جاتا ہی اور قوام طبعی اسکا بگڑ جاتا ہی چنانچہ بسبب نزلہ یا ضیق النفس یا سل وغیرہ کے
متغیر ہو جاتا ہی دوسری رطوبت وہ ہی کہ غشاء شش اور غشاء اضلاع مین بخارات مستحیل بہ مائیت
ہوا کرتے ہین اور اسی رطوبت کی وجہ سے غشاء ریہ اور غشاء اضلاع ملائم اور تر رہتے ہین تا کہ ریہ اور
اضلاع سے چپٹ نجاوے اور اصطکاک کے صدمات کی حفاظت رہے تیسری حجاب قلب مین بخارات
شرائین منجرہ سے مائیت پیدا ہوتی ہی منفعت اسکی یہ ہی کہ قلب اور اُسکے شغاف سے حجب چمٹ نہ جائین
اور اصطکاک کا صدمہ نہ پہونچے اسی رطوبت کے بڑھ جانے سے استسقاء القلب کا عارضہ ہو جاتا ہی
نوین رطوبت ثدیین یعنی دودھ اسکے بہ نسبت متاخرین کی یہ راے ہی کہ جو ہر مغذی جو پستان
عورت مین ہوتا ہی اُس سے یہ رطوبت بیضا رحلو متحالب ہوتی ہی اور متقدمین کہتے ہین کہ دم طمثی کے
تین حصے ہو جاتے ہین ایک حصہ مستحیل بہ لبنیت ہونے کے واسطے ثدیین مین جاتا ہی دوسرا حصہ غذاے جنین
ہوتا ہی تیسرا حصہ جو بطور فضلہ کے ہی رحم مین رہتا ہی تا کہ جنین کو صدمۂ اصطکاک سے محفوظ رکھے
اور ولادت کے وقت معین انزلاق ہووے بدانست خاکسار راے متقدمین کی ارجح ہی کسواسطے
کہ اکثر عورات کو دیکھا ہی کہ تا زمان رضاعت اُنکو احتباس رہتا ہی اور یہی خون کا استحالہ طرف
دودھ کے اقرب و اسہل ہی اور ظاہر ہی کہ خون کیلوس سے بنتا ہی تباثیر کیمیاوی کے اور کیلوس کی
صورت قریب بشکل دودھ کے ہوتی ہی تو پھر خون کا مستحیل ہو جانا طرف دودھ کے باثر کیمیاوی
اسہل و اقرب ہی اور دونون رائین یعنی راے قدما اور راے متاخرین قریب یکدیگر ہین
دسوین رطوبات شکم منجملہ انکے ایک رطوبت مذیبہ یعنی گلانے والی معدہ مین ہی کہ غذا کو
ہضم کرتی ہی اور یہ رطوبت شفاف پانی کی طرح ہی یہ رطوبت افواہ عروق شرائین منجرہ سے
جو معدہ کے ہر جزو مین ہین متحالب ہوتی ہی یہ رطوبت مثل شراب کے ہی اسی کی جہت سے شیخ نے
کہا ہی کہ اگر معدہ زمان دراز تک غذا سے خالی رہے تو معدہ کے متقرح ہو جانے کا خوف ہی

رسالہ دوم

یعنی یہ رطوبت عروق سے نکل کر غذا کو تحلیل کرتی ہی جب غذا معدہ مین نہو گی تو ضرور ہی کہ یہ رطوبت جرم
معدہ مین خراش پیدا کرے لیکن ایسی حدت اور ایسی کثرت تولید اس رطوبت کی اہل ہند کے
معدون مین کم ہی دوسری رطوبت عنق الطحال کی ہی کہ اُس سے ایک پانی پیدا ہو کر رودۂ
اثنا عشری مین جاتا ہی اور تولید کیلوس مین اعانت کرتا ہی متقدمین تولید کیلوس کی کبد مین قرار
دیتے ہین متاخرین نے تولید اسکی اثنا عشری مین قرار دی ہی و العلم عند اللہ تیسری رطوبت
صفرا یعنی پت ہی یہ رطوبت کڑوی زرد رنگ مائل بسبزی ہی یہ رطوبت کبد سے متحالب ہو کر تھوڑی سی
رودۂ اثنا عشری مین جاتی ہی اور تھوڑی سی مرارہ یعنی پتہ مین جاتی ہی پس صفرا کی دو قسمین ہین
ایک صفراء کبدی جو کبد سے اثنا عشری مین جاتا ہی اور یہ رقیق القوام خفیف اللون عدیم الرائحہ قلیلۃ المرارۃ
ہوتا ہی اسی جہت سے کلیجی حیوانات کی کھانے مین تلخ نہین معلوم ہوتی ہی دوسرا صفراء مراریہ جو کبد سے
مرارہ مین آتا ہی اور یہان پہونچکر قوام مین اسکے غلظت اور ذائقہ مین مرارت اور حرافت پیدا
ہو جاتی ہی اور صفراء طبعی کا رنگ زرد مائل بہ اندک سبزی ہوتا ہی اور خفیف دسومت تیل کی طرح
اُسکے قوام مین ہوتی ہی اور اگر اُسکو حرکت دی جاوے تو اُسپر بلبلے پیدا ہو جاتے ہین اور اُس مین بو
مشابہ بہ بوے چربی و مشک کے آتی ہی اور ذائقہ مین تلخ ہوتا ہی اور اجزاے مادی اُسکے چھ ہین
ایک جزو پانی ہی اور یہ جزو سب اجزا سے زیادہ ہی دوسرا جزو ماحی ہی جب صفراء مین اسپرٹ آف
دین یا تیزاب گوگرد وغیرہ ڈالین تو جزو ماحی راسب ہو جاتا ہی تیسرا جزو رجینی جب جزو ماحی صفرا مین سے
نکل کر اسپرٹ آف دین اُسمین ملا کر خشک کر لین تو ایک جسم اسود رجینی رہ جاتا ہی غالبًا اسی جزو کو
قدمانے بلفظ سودا تعبیر کیا ہو گا چوتھا مادہ زرد رنگ کا ہی جسکی جہت سے صفرا کا رنگ زرد رہتا ہی
پانچوان شورہ ہی کہ وہ نہایت حار اور اکال ہی اس جزو کو سلفیورک ایسڈ اور میور ٹک ایسڈ ملا کر
نکالتے ہین چھٹا جزو کلس ہی کہ جب مادۂ رجنیہ کو جلاتے ہین تب چونہ حاصل ہوتا ہی اور کام عمدہ اس
خلط کا یہ ہی کہ رودۂ اثنا عشری مین خلاصۂ کیلوس کو ثفل غذا سے جدا کر دے اسی واسطے اسکا وجود
بدن انسانی مین ضروری سمجھا گیا ہی دوسرا کام یہ ہی کہ جب فضلات غذا کے امعاء سفلی مین پہونچتے ہین
اُسوقت صفرا اُن آنتون مین آکر تحریک امعا کو کرتا ہی اسی وجہ سے جب صفرا غیر طبعی ہو جاتا ہی
تو فضلات یا دیر مین بطور کے ساتھ خارج ہوتے ہین یا سرعت کے ساتھ خارج ہوتے ہین اور اسی
سبب سے مادہ ریحی بہت پیدا ہوتا ہی اور ایک قسم کا مادہ حاد اور قرش اور بلغم پیدا ہو جاتا ہی
جسکی جہت سے براز کا قوام یا لون وغیرہ بہ نسبت فضلہ طبعی کے متغیر ہو جاتا ہی

رسالۂ دوم

چوتھی رطوبت کیلوس ہی یہ رطوبت سپید رنگ دودہ کی طرح امعا مین غذا سے منفصل ہوتی ہی اور کھانا کھانے کی چند ساعت کے بعد امعاے علیا مین اور عروق لبنیہ جداول امعا مین اور مجراے صدری مین مشہود ہوتی ہی پھر یہی رطوبت مستحیل بخون ہو جاتی ہی **پانچوین رطوبت امعا** یہ رطوبت مائیہ ہی کہ امعاے علیا اور سفلی مین جو شرائین منجرہ ہین اُنکے بخارات سے پیدا ہوتی ہی اور یہ رطوبت بھی معین ہضم ہوتی ہی اور امعا کا تنقیہ کرتی ہی اور امعا کو تر رکھتی ہی **چھٹی رطوبت صھرفح ہی** طبقۂ زغبیہ معدہ اور امعا کے نیچے غدد بلغمیہ مخلوق ہین اُنمین سے بلغم متحالب ہوتا ہی اُسکا کام یہ ہی کہ اجزاء امعا کو اَملس رکھے اور مرور فضلات سے امعا متضرر نہون اور فضلہ کے انزلاق پر اعانت کرے **ساتوین رطوبت تجویف بطن کی ہی** شرائین منجرہ جو صفاق مین ہین اُنکے بخارات سے رطوبت مائیہ بنتی ہی وہ احشاء بطن کو تر رکھتی ہی اور ایک کو دوسرے مین چمٹنے نہین دیتی ہی یہی رطوبت جب زیادہ پیدا ہوتی ہی تب عارضہ استسقاء بطنی کا لاحق ہوتا ہی **آٹھوین رطوبت بول** یہ رطوبت نمکین اترجی اللون گردون سے متحالب ہوتی ہی اور براہ حالبین کے مثانہ مین آکر جمع ہوتی ہی منفعت اسکی یہ ہی کہ تمام فضلات مائیہ بدن کو نکالتی ہی **نوین بلغم مثانہ** طبقۂ داخلی مثانہ کے نیچے ایک غدہ بلغمیہ مخلوق ہوا ہی اُسمین سے یہ رطوبت متحالب ہوتی ہی اور منفعت اسکی یہ ہی کہ حدت بول کو کم کردیتی ہی اور مثانہ کو ضرر بول سے محفوظ رکھتی ہی **گیارھوین بیان رطوبات آلۂ تناسل مردان** - اسمین پانچ رطوبتین ہین ایک بلغم مجراے بول غشاے داخلی مجری کی ایک غدہ مخلوق ہی اُسمین سے ایک رطوبت متحالب ہو کر مجراے بول مین چمٹی رہتی ہی تاکہ ہنگام خروج بول کے مجراے بول کو ضرر نہ پہونچے دوسری رطوبت شحمیہ ہی یعنی جو چربی کہ سطح حشفہ اور قلفہ پر مخلوق ہوئی ہی اُس سے یہ رطوبت متحالب ہو کر سطح حشفہ کو چکنا رکھتی ہی اور قلفہ کو حشفہ سے چمٹنے نہین دیتی ہی تیسری رطوبت طبقہ غمدیہ ہی یعنی شرائین جو اس طبقہ مین ہین اُنکی تبخیر سے رطوبت پیدا ہوتی ہی اور منفعت اِس رطوبت کی یہ ہی کہ خصیہ کو طبقہ سے ملتصق نہین ہونے دیتی ہی اور اسکی جہت سے خصیہ تر رہتا ہی یہی رطوبت جب زیادہ پیدا ہوتی ہی تو قیلۃ الماء اور آدرہ مائیہ کا عارضہ ہو جاتا ہی چوتھی رطوبت غدہ قدامیہ کی ہی یعنی ایک بڑا غدہ صنوبری شکل جو عنق مثانہ کے قریب ہی اُسمین سے ایک رطوبت لبنیہ متحالب ہوتی ہی بروقت صحبت کے پانچوین رطوبت منی ہی کہ اسمین قوت حیات ہی اُنثیین سے متحالب ہوتی ہی اور منفعت اسکی تولید مثل اور بقاے نوع ہی **بارھوین رطوبت آلات تناسل عورات** مین تین رطوبتین ہین ایک رطوبت شحمیہ عنق رحم مین ہی جو اُسکو چکنا رکھتی ہی اور ضرر بول سے بچاتی ہی ایک

غدہ شحمیہ سطح داخلی شفرین کبیر و صغیرین کا ساتر ہی اُس غدہ سے یہ رطوبت متحالب ہوتی ہی دوسرا
بلغم ہی کہ عنق رحم مین ہوتا ہی اُسکی جہت سے اطراف عنق باہم چمٹتے نہین پاتے ہین اور بحالت جماع
صدمۂ اصطکاک سے عنق رحم محفوظ رہتی ہی غشاے داخلی کے نیچے ایک غدہ بلغمیہ ہی وہان سے یہ بلغم
متحالب ہوتا ہی اسی رطوبت کا جب قوام طبعی بگڑ جاتا ہی اُسوقت عارضہ سیلان رحم کا پیدا ہوتا ہی
تیسری رطوبت بجریہ ہی۔ بجر عبارت ہی تجویف جرم رحم سے پس رحم مین جو شرائین منجرہ ہین اُنکے بخارات
سے ایک رطوبت پیدا ہوتی ہی تاکہ بجر کو تر و تازہ رکھے اور اطراف رحم کو باہم ملتصق نہونے دے
اور یہ رطوبت باکرہ مین مثل رطوبت رشاسی کے ہوتی ہی اور ثیب مین دودھ کی طرح ہوتی ہی
تیرھوین رطوبات مفاصل - مفاصل مین دو رطوبتین ہوتی ہین ایک رطوبت وسمیہ
کہ رباطات جو مفاصل پر پیچیدہ ہوتی ہین اُنکے غشاے داخلی سے متحالب ہوتی ہی اور منفعت
اس رطوبت کی یہ ہی کہ مفاصل کی حرکت مین سہولت واقع ہووے اور عظام مفاصل کے جو
غضروف ہین وہ چکنے رہتے ہین دوسری رطوبت اوعیہ وسمیہ کی یہ رطوبت مثل چکنے بلغم کے ہی
غشاء داخلی اوعیہ وسمیہ مین جو ہین اُنکی شرائین سے متحالب ہوتی ہی منفعت اُسکی یہ ہی کہ اوتار مفاصل
کے چکنے رہین حرکت سے خشک نہ ہوجاوین چودھوین رطوبت مخ یعنی ہڈیون کا گودہ
تجویفات عظام اور صفائح عظام مین جو مسافت واقع ہی اُسکی جو غشاء مبطن ہی اُسمین جو شرائین
ہین اُنسے یہ مادہ متحالب ہوتا ہی اور قوام اُسکا دہن لین یا مائل بجرت ہوتا ہی اور جنین مین قوام اسکا
بلغمی ہوتا ہی دہنیت نہین ہوتی ہی اور احمر اللون ہوتا ہی پندرھوین رطوبات جلدیہ بشرہ
اور جلد حقیقی کے درمیان مین ایک نسیج بلغمی بچھی رہتی ہی اور شرائین جلد سے یہ رطوبت متحالب ہوتی ہی
اور منفعت اُسکی یہ ہی کہ بشرہ کو جلد کے ساتھ ملتصق رکھے دوسری یہ کہ تعدیل قوت لامسہ کی کرتی رہے
تیسری یہ کہ زغبیات عصبیہ جو جلد مین ہین اُنکو تر رکھے اور سطح خارجی جلد کو ملون کرے اسیواسطے
اہل فرنگ کا رنگ سپید اور اہل حبش کا سیاہ اسی طرح مختلف الالوان انسان ہوتے ہین دوسری
رطوبت دہن غشاء شحمی ہی یہ رطوبت جو ہر متخلخل کی شرائین سے متحالب ہوتی ہی اس رطوبت کے
سبب سے حرکت عضلات کو باسانی ہوتی ہی تیسری رطوبت عرقی ہی یعنی شرائین منجرہ جو جلد مین
ہین اُنکے بخارات سے رطوبت مائیہ پیدا ہوکر مسامات جلد کی راہ سے نکلتی ہی منفعت اسکی یہ ہی
کہ جلد کو تر رکھے۔ سنہ ۸۸۵ ہجری مین ایک وبا عجیب ملک انگلستان مین آئی کہ بہت کثرت کے ساتھ
پسینہ بدن سے نکل کر آدمی مرجاتا تھا اسیواسطے نام اُس مرض کا عرق انگلستانی ہی

رسالہ دوم

ہوگیا تھا اسی قبیل سے ماہ جولائی ۱۸۵۶ء مین آگرہ وغیرہ بلاد میان نو و آب مین وباکی وحشت کی آئی انہین بعض آدمیون کو قی و دست کچھ نہین ہوتا تھا فقط چہرہ پر پسینہ نکلتا تھا اور آدمی مرجاتا تھا فائدہ واضح ہو کہ طب جدید مین تحالب عبارت ہی ایک فعل خاص سے جو جسم حیوانات مین واقع ہوتا ہی یعنی ایک رطوبت جو خون مین ملی ہوتی ہی اور اُسکا خاصہ خون کے خاصہ سے جداگانہ ہوتا ہی وہ رطوبت خون سے نکل کر غدد مین مجتمع ہوتی ہی اور اُنھین سے اپنے اپنے موقع پر پہونچتی ہی اور رطوبات بھی مختلف اطوار کے ہوتے ہین جیسا کہ اوپر مفصل بیان کیا گیا اور یہ رطوبات بذریعۂ افواہ شرائین کے جو اُن غدد کے اندر ہوتے ہین ترشح کرتی ہی فقط ایک صفرا کی رطوبت ایسی ہی کہ وہ وریدالباب سے ترشح کرتی ہی اور اسی طرح غدد بلغمیہ سے بلغم اور غدد رضابیہ سے رضاب متحالب ہوتا ہی باقی رطوبات افواہ شرائین سے متحالب ہوتی ہین اور شعبہ شرائین کے بہت باریک ہوتے ہین چنانچہ بیان اعضا مین اسکی تفصیل اور تصریح کی جاویگی

فصل تیسری بیان ارواح و قوی مین

ہرچند ارواح و قویٰ کی بحث اس طرز خاص اور تفصیل خاص کے ساتھ جسطرح طب قدیم مین ہی کتب طب جدید مین جو یہان موجود ہین نظر سے نہین گذری ہی مگر قوی کا بیان علم تشریح طب جدید مین بخوبی ہی چنانچہ لکھتے ہین کہ تمام اجسام عالم کی دو قسمین ہین ایک اجسام آلیہ دوسری اجسام غیر آلیہ اجسام آلیہ اُن اجسام کو کہتے ہین کہ جنکے وظائف خاص ہون مثلاً اعضاے غذا اعضاے آلیہ ہین کہ انکا کام خاص ہضم غذا ہی بذریعۂ قوت حیوی کے اور یہ اعضاء غذا تمام حیوانات مین پائے جاتے ہین دوسرے اعضاے غیر آلیہ کہ اُنکا وظیفہ اور فعل کچھ نہین ہی اور نہ انہین اعضاے مختلف لبنا پائے جاتے ہین بلکہ فقط نمو کسیقدر نہین ہی وہ جمادات کہلاتے ہین اور اُنکا نمو بطور میکانکی ہوتا ہی پس انسان کا جسم اجسام آلیہ مین داخل ہی اور انسان کا جسم مختلف اعضا و آلات سے واسطے مختلف وظائف کے مخلوق ہوا ہی اور جو چند اعضا ملکر اُنسے ایک وظیفہ خاص سرزد ہوتا ہی اُنکے مجموعہ کو جہاز کہتے ہین اور ہر جہاز کا کام اور وظیفہ خاص ہی جیسے ایک جہاز حس ہی کہ اُسکا کام فقط ادراک ہی اسکے آلات جلد ہی زبان ہی ناک ہی آنکھ ہی کان ہی اور یہ سب آلات خارج سے تاثیرات قبول کرتے ہین دوسرا جہاز حرکت ہی اُسکے آلات عضلات اور عظام اور مفاصل اور غضاریف اور رباطات ہین تیسرا جہاز تغذیہ ہی کہ اس سے بدل ما یتحلل پیدا ہوتا ہی اور اس جہاز کی چھ قسمین ہین جہاز ہضمی - اور جہاز کیلوسی - اور جہاز وریدی - اور جہاز تنفسی - اور جہاز شریانی - اور جہاز بولی - چوتھا جہاز تناسلی ذکور مین پانچوان جہاز تناسلی اناث مین اور ہر ایک جہاز

بعاب دہن ۱۲ — یعنے قوت حیوانیہ ۱۲ — یعنی بقاعدہ علم میکانک ۱۲ — مرد ۱۲ — عورات ۱۲

اسرار دوم

اور آلات کے افعال وہ وظائف خاص بحکم قواے مختلفہ کے ہوتے ہین پس ظاہر ہو کہ اسکے بیان کی تفصیل مین
سب قوتون کا بیان ضمناً آگیا لیکن جس طرح پر طب قدیم مین ازواح ثلثہ اور قواے ثلثہ یعنی نفسانی
طبعی حیوانی قائم کی ہین اُس طرح پر طب جدید مین نہین ہین طب جدید مین بہ نسبت افعال دماغیہ کے
لکھا ہو کہ جملہ حواس اور ادراکات اور مفہومات ذہنی دماغ سے حاصل ہوتے ہین اور امتحانات سے یہ
ثابت ہوا ہو کہ جب کسی حیوان کا عصب کاٹ ڈالا یا کسکر باندھ دیا یا ضغطہ دیا تو فی الفور استرخا (ڈھیلا پن ۱۲) اور
خدران عضلات مین آگیا جنمین سے یہ عصب نافذ ہوا ہو یا اعصاب حس ہین مثلاً عصب بصر یا عصب
سمع (سن ۱۲) وغیرہ کو باطل کر دیا تو وہ حس بھی فی الفور باطل ہو جاتی ہو اور جب بندش کھول دی یا ضغطہ
رفع کر دیا وہ حس پھر بحالت اصلی عود کر آتی ہو یا دماغ یا دُمیغ یا راس النخاع کو اہتزاز پہونچا یا تمام
بدن مین تشنج ہو گیا یا کسی جزو کو اجزاء دماغ سے منضغط کیا فی الفور قوت حرکت اُس عضو کی باطل
ہو گئی جس عضو کا عصب محرک اُس جزو دماغ سے تعلق رکھتا تھا پس ان امتحانات سے یہ بات واضح ہو گئی
کہ مبدء فیضان حس و حرکت کا دماغ اور نخاع ہو اور اعصاب آلات موجبہ حواس متنوعہ کے ہین لیکن
کیفیت فیضان حس و حرکت اور کیفیت تاثیر ارادہ کی دماغ سے طرف اعضاء مختلفہ کے اور وصول
اثر حس کا اعضاء مختلفہ سے طرف دماغ کے از قبیل اسرار خفیۃ الٰہیۃ کے ہو کہ کسیکو ادراک اسکا
نہین ہو سکتا ہو اگرچہ اکثر مشرحین نے اس باب مین اقوال مختلفہ بیان کیے ہین لیکن کسی کا قول
قابل تشفی و تسکین کے نہین ہو۔ بدانست مؤلف کے طب قدیم مین جسقدر تحقیق اسکی لکھی گئی ہو بالضرور
بقدر طاقت بشری کے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ ہو اور کسیقدر دل کو تشفی اور تسکین ہو جاتی ہو
لہذا تھوڑا سا بیان بنظر رفع سقم کتاب کے حیز تحریر مین آتا ہو یعنی یہ بات تو بدیہی ہو کہ جسم انسان
کی ترکیب دو قسم کی چیزون سے ہو ایک عالم سِر (مخفی و باطنی ۱۲) ایک عالم عَلَن (ظاہر و آشکارا ۱۲) تو مشاہدہ سے واضح ہو
کہ ہاتھ پیر آنکھ ناک معدہ دل جگر شش وغیرہ اعضا سے جسم انسانی بنا ہو باقی حس و حرکت ادراک کلی
جزئی وغیرہ مفہومات یا غضب یا ندامت یا سرور وغیرہ امور ایسے ہین کہ از قبیل عالم سِر کے ہین آدمی
جب مر جاتا ہو اسوقت آنکھ ناک وغیرہ آلات حس و حرکت سب موجود ہوتے ہین مگر صدور اُنکے
افعال کا ہرگز ممکن نہین ہوتا پس وہ قوتین کہ جنسے تعلق ادراکات یا حس و حرکت یا تغذیہ تنمیہ کا ہو
وہ از قبیل عالم سِر کے ہین پس حکماے متقدمین نے جو واسطے دریافت حقیقت اس عالم سِر کے غور کیا
تو واضح ہوا کہ تین طرح کی قوتین انسان مین بطور اصول سبکے پائی جاتی ہین ایک قوت ایسی ہو کہ
جسکے سبب سے انسان ادراک سب چیزون کا بذریعہ حواس کے کرتا ہو اور مفہومات کو سمجھتا ہو

بُرے بھلے مین امتیاز کر سکتا ہی پس اُس قوت کا نام قوت نفسانی رکھا دوسری قوت اس قسم کی پائی کہ جسکے سبب سے تغذیہ تنمیہ ہوتا ہی بدل ماتحلل غذاسے پڑتا ہی اخلاط بدن مین پیدا ہوتے ہین لاجرم اس قوت کا نام قوت طبعی رکھا تیسری قوت ایسی پائی کہ جسکے سبب سے زندگی حاصل ہی اور وہی قوت موقوف علیہ ان دونون قوتون کی ہی پس اُس قوت کا نام قوت حیوانی رکھا اور چونکہ قوت ایسی شی ہی کہ اسکے واسطے محل کی ضرورت ہی بغیر محل کے قائم نہین رہ سکتی ہی تو ضرور ہوا کہ حامل ان قوتون کا روح کو قرار دیا جاوے لهذا ارواح ثلثه اور قوائے ثلثه مقرر کیے گئے پھر ضرورت اس بات کی ہوئی کہ ان ارواح کا محل ہووے کیونکہ بدون محل کے قیام روح کا ممکن نہین ہی بنابران بجہت اسکے کہ جن آلات سے جن قوتون کے افعال کا ظہور خارج مین مشاہدہ ہوتا ہی وہ آلات جس عضو سے تعلق رکھتے ہین اُسی عضو کو محل اُس روح اور اُس قوت کا قرار دیا مثلاً حس و حرکت کا ظہور بواسطۂ اعصاب کے ہی اور اعصاب دماغ سے تعلق رکھتے ہین پس محل روح نفسانی کا دماغ کو قرار دیا پھر ان ارواح کے حدوث و تولد کی کیفیت قائم کرنا بھی ضرور تھی لهذا یہ مسئلہ ٹھہرایا گیا کہ جب غذا کا کیلوس خون کی طرف مستحیل ہو کر دل مین طبخ پاتا ہی اُس سے بخارات لطیف بنکر روح متکون ہوتی ہی اُسی روح کا نام روح حیوانی ہی کہ جس سے حیات قائم ہی اور یہی روح حیوانی حامل قوت حیوانی کی ہی اور اِسی سے قلب کو حرکت انبساطی اور انقباضی حاصل ہوتی ہی اور مرکب اسکا خون ہی اور بذریعۂ شرائین یعنی عروق جہندہ کے تمام جسم مین یہ روح منتشر ہوتی ہی اور یہی روح اعضا کو واسطے قبول قوت نفسانی کے تیار رکھتی ہی اور یہی بخارات لطیفہ جب دماغ مین پہونچتے ہین تو وہان روح نفسانی پیدا ہوتی ہی اور یہی روح نفسانی بذریعۂ اعصاب [پہونچکے] کے تمام بدن مین حس و حرکت پیدا کرتی ہی اور آنکھون مین پہونچکر فائدہ بینائی کا اور کانون مین فائدہ شنوائی کا اور زبان مین قوت ادراک مزہ کی اور ناک مین طاقت سونگھنے اور [دیکھنے کا] پہچاننے بُو کی اور جلد مین قوت [سننے کا] ادراک ملموسات کی بخشتی ہی اور یہی بخارات لطیفہ خون کے کبد مین جاکر فائدہ تغذیہ اور تنمیہ کا دیتے ہین ہر ہر عضو کو اور ہر رطوبت کو بدل ماتحلل پہونچاتے ہین اور [جگر] بالیدگی [بالیدگی] اعضا مین بخشتے ہین مگر یہ دونون قوتین اُسوقت اپنا فعل کرتی ہین جب کہ قوت حیوانی موجود ہو اور قوت حیوانی جب معدوم ہوتی ہی اُسکے ساتھ ہی یہ دونون قوتین فنا ہو جاتی ہین البتہ روح طبعی سب سے پیشتر پیدا ہوتی ہی کہ وہ از روے تغذیہ اور تنمیہ کے کالبد انسانی [معدوم] قائم کرتی ہی پھر اُسکے بعد روح حیوانی پیدا ہوتی ہی اُسکے بعد روح نفسانی پیدا ہوتی ہی بلکہ روح طبیعی جو حامل قوت طبیعی کی ہی تمام حیوانات مین موجود ہی اور نباتات بھی ہی اور دلیل قوی

رسالۂ دوم

اِن تینون روحون اور قوتون کے علحدہ علحدہ ہونے کی اور اُنکے محل کے علحدہ علحدہ ہونے کی یہ ہی کہ جب
دماغ مین اختلال آتا ہی اور روح نفسانی مین خلل آتا ہی تو حس و حرکت باطل ہو جاتی ہی جیسے حالت
سکتہ مین یا صرع [مرگی] مین انسان زندہ رہتا ہی مگر افعال نفسانی یعنی حس و حرکت کے افعال اُس سے صادر
نہین ہو سکتے ہین اور حیات قائم ہوتی ہی اور روح حیوانی اور طبعی کے افعال سب موجود ہوتے ہین
اور جب روح حیوانی مین اختلال [خلل و فساد] آتا ہی تو تغذیہ تنمیہ مین خلل واقع ہو جاتا ہی مگر زندگی قائم رہتی ہی اور
افعال روح نفسانی کے موجود رہتے ہین اور روح طبیعی جب فنا ہوتی ہی اُسکے ساتھ ہی یہ دونون
روحین فنا ہو جاتی ہین اس سے ثابت ہو گیا کہ ہر ایک روح کے افعال اور محال [جمع محل یعنی مقام اور جگہ] جدا گانہ ہین اور
آلات انکے الگ الگ ہین اور روح طبیعی کے تابع سب ارواح اور قوی ہین اور دل کو اسواسطے
مبدء حیات اور محل قوت حیوانی کا قرار دیا ہی کہ جب دل پر کوئی صدمہ قوی اور سخت ظاہری یا باطنی
پہونچتا ہی فی الفور انسان مرجاتا ہی پس دل محل قوت حیوانی ہی اور اسکے آلات اور خادم شرائین ہین
جنکے ذریعہ سے قوت حیوانیہ تمام اعضا کو پہونچتی ہی اور مبدء اور محل قوت نفسانی کا دماغ قرار پایا ہی
کہ حس و حرکت اسی کے سبب سے ہوتی ہی اور اسکے آلات اور خادم اعصاب ہین جنکے ذریعہ سے
قوت نفسانی تمام بدن مین پہونچتی ہی جب دماغ پر بمقام منبت [اُگنی جمنا] اعصاب حس کے کوئی صدمہ پہونچتا ہی
حس باطل ہو جاتی ہی جیسے مرض خدر مین یا منبت اعصاب حرکت پر صدمہ پہونچتا ہی تو حرکت باطل
ہو جاتی ہی جیسے مرض فالج مین اور اگر دونون جگہ صدمہ پہونچے تو حس و حرکت دونون باطل ہو جاتی ہین
جیسے سکتہ مین اور محل قوت حیوانی کا کبد کو مقرر کیا ہی اسواسطے کہ جب کبد مین کوئی مرض پیدا
ہوتا ہی تو آدمی لاغر ہو جاتا ہی اور خادم اسکے اوردہ ہین جنکے ذریعہ سے غذا تمام بدن مین پہونچتی ہی
اسیواسطے ان تینون عضوون کو اعضاے رئیسہ کہتے ہین مگر یہ تین عضو رئیس باعتبار بقاے
شخص کے ہین یعنی ہر فرد انسان کا وجود انسے قائم ہی اور باعتبار بقاے نوع کے چار عضو رئیس
ہین یعنی یہی تینون عضو قلب اور دماغ اور کبد اور چوتھا خصیتین ہین کہ یہ محل نضج منی کا ہی اور منی
کے ذریعہ سے اپنا مثل پیدا ہوتا ہی تاکہ نوع انسانی قائم رہے اور اگر خصیتین قطع کر دیے جاوین تو
نسل قطع ہو جاتی ہی اور خادم اسکے مشاج منی ہین جنکی تفصیل اپنے محل پر کیجاویگی اور روح طبیعی مین
دو قوتین ہین ایک خادمہ دوسری مخدومہ پھر مخدومہ دو قسم پر ہی ایک وہ کہ غذا مین واسطے بقاء شخص کے
تصرف کرتی ہی دوسری وہ کہ غذا مین واسطے بقاے نوع کے تصرف کرتی ہی یعنی منی بناتی ہی پس وہ
قوت جو واسطے بقاے شخص کے تصرف کرتی ہی اُسکی دو قسمین ہین ایک قوت غاذیہ دوسری قوت نامیہ

رسالۂ دوم

قوت غاذیہ کا کام یہ ہی کہ جب عمل قوت ہاضمہ کا غذا مین ہو چکتا ہی اُسوقت قوت غاذیہ اُس غذا کو ایک مادہ
مشابہ بصورت عضو کے بنا دیتی ہی پھر قوت نامیہ اُس مادہ کو طول عرض عمق مین تناسب طبعی پر بڑھاتی ہی
یعنی یہ نہین کہ خون جم کر ایک بیڈول لوتھڑا بن جاوے بلکہ بصورت متناسبہ عضوی کے اقطار ثلثہ مین (طول و عرض و عمق ۱۲)
ترقی ہوتی ہی مگر اِس قوت کا فعل قریب تیس برس تک خوب جودت کے ساتھ رہتا ہی اور قوت
غاذیہ بھی اسی مدت تک اپنے فعل مین سرگرم رہتی ہی اور اسی سن کو سنِ نمو کہتے ہین اُسکے بعد قوت
نامیہ نہایت ضعیف ہو جاتی ہی فقط اسقدر فعل اُسکا باقی رہتا ہی کہ جس قدر قوت غاذیہ سے مادۂ
غذائی پیدا ہوا ہی اُسکا بدل مایتحلل پیدا کر دیوے اور قوت اور شادابی اعضا کی قائم رکھے یہ
قوت تا سن شباب قائم رہتی ہی زان بعد قوت غاذیہ مین بھی ضعف شروع ہوتا ہی اور قوت نامیہ
تو قریب بعدم ہو جاتی ہی (جوانی ۱۲) اور واسطے بقاے نوع کے دو قوتین ہین ایک مولدہ (پیدا کرنے والی ۱۲) دوسری مصورہ (صورت بنانے والی ۱۲) چونکہ
اُن قوتون کا تعلق انعقاد نطفہ سے ہی اور اُسمین کسیقدر اختلاف طب قدیم اور جدید بین ہی لہذا اُسکا
بیان تفصیلی اپنے محل پر کیا جاویگا اور قوت غاذیہ کی خادم چار قوتین ہین جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔
دافعہ۔ اور یہ چارون قوتین اعضا غذا وغیرہ مین موجود ہین بغیر ان چارون قوتون کے فعل
غاذیہ کا پورا نہین ہو سکتا ہی مثلاً معدہ مین قوت جاذبہ موجود ہی جو غذا کو اپنی طرف کھینچتی ہی اسی
قوت کے تقاضے سے نوالا نگلا جاتا ہی بلکہ انسان معکوس ہو کر بھی نوالا نگل سکتا ہی یا اونٹ گردن
جھکا کر چارہ اپنا نگلتا ہی یا سانپ برابر سے اپنی غذا نگلتا ہی اسی طرح قوت ماسکہ بھی ہی کہ جب تک
غذا ہضم نہو اور ہاضمہ اپنا فعل پورا نہ کرے تب تک وہ قوت ماسکہ غذا کو معدہ مین تھامے رہتی ہی منحدر
نہین ہونے دیتی ہی دلیل وجود پر اِس قوت کے یہ ہی کہ جب غذا کھانے کے تھوڑی دیر بعد پیٹ
چاک کر کے دیکھا تو اُسمین غذاے منہضم اور غیر منہضم دونون طرح کی موجود پائی گئی پس اگر یہ قوت نہوتی
تو غذا کیونکر دیر تک ٹھہرتی اسی طرح قوت ہاضمہ بھی مشاہدہ مین آتی ہی کہ انسان یا حیوانات کا پیٹ
چاک کرنے سے غذاے منہضم و غیر منہضم دونون طرح کی پائی جاتی ہی اسی طرح وجود قوت دافعہ کا
دفع ہونے سے فضلۂ بول و براز کے ثابت ہی۔ اور روح نفسانی مین بھی دو قوتین ہین ایک قوت مدرکہ دوسری (پیشاب و پاخانہ ۱۲)
قوت محرکہ۔ پھر محرکہ کی دو قسمین ہین ایک باعثہ علی الحرکۃ دوسری فاعلۂ حرکت پس باعثہ کی دو قسمین ہین ایک
شہوانی دوسری غضبی شہوانی اُسے کہتے ہین کہ اشیاء نافعہ یا مرغوبہ کی طرف حرکت کی باعث ہو اور غضبی اُسے
کہتے ہین کہ دفع ضرر کے خیال سے موجب حرکت ہو خواہ وہ ضرر وقعی ہو یا ظنی ہو اور قوت فاعلہ حرکت پٹھون مین نفوذ کرتی ہی
اُس سے عصب متشنج ہوتا ہی اور وتر کھچ جاتا ہی اِس سبب سے عضو متقلص ہو جاتا ہی (گمان ۱۲) یا عضلہ مسترخی اور ڈھیلا ہو جاتا ہی
(سکڑ جاتا ہی ۱۲)

اور وتر دراز ہو جاتا ہی اِس سبب سے عضو منبسط اور فراخ ہو جاتا ہی اُس سے حرکت ظہور مین آتی ہی اسیطرح
ہر قوت اپنا کام بواسطۂ آلات کے پورا کرتی ہی جسکی تفصیل وقتًا فوقتًا اپنے اپنے موقع پر کی جاویگی اور
قوت مدرکہ کی دو قسمین ہین ایک مدرکہ ظاہری کہ اُسکی پانچ قسمین ہین - باصرہ - سامعہ - شامہ - ذائقہ - لامسہ
اور انکو حواس خمسہ ظاہری کہتے ہین اور یہ بمنزلۂ مخبر اور جواسیس کے ہین واسطے حواس باطنی کے اور مدرکہ
باطنی بھی پانچ ہین - حس مشترک - خیال - قوت متصرفہ - قوت وہمیہ - قوت حافظہ - ان سب کی تشریح و
تفصیل آگے لکھی جاویگی غرضکہ طب قدیم مین یہ مبحث بہت بسط اور تفصیل کے ساتھ مطولات مین
مسطور ہی اور ایسا بیان مدلل اور شافی ہی کہ اس سے زاید تحقیق کرنا طاقت بشری سے خارج معلوم ہوتا ہی
باقی رہا بیان اِس امر کا کہ روح کیا شئ ہی اسکی حقیقت واقعی کا دریافت کرنا طاقت بشری سے خارج ہی اسیواسطے
بیان مین حقیقت روح کے بہت سے اقوال اور آرا مختلف ہین جب لوگون نے ہمارے نبی کریم سے
سوال کیا کہ روح کیا شی ہی تو حق تعالی نے فرمایا کہ کہدو حکم خدا مین سے ایک چیز ہی یعنی ہم لوگ جسم و جسمانی
ہین اور ہمارا ادراک منحصر حواس خمسۂ ظاہری پر ہی اور حواس ظاہری انھین اشیا کا ادراک کر سکتے ہین
جو از قبیل اجسام کے ہون بلکہ بیشتر اجسام دقیقہ یا اصوات خفیفہ کو ہم دیکھ یا سُن نہین سکتے ہین کیسواسطے
کہ جن حواس سے ہم ادراک اشیا کرتے ہین وہ حواس بھی ہمارے ناقص ہین پورا پورا کام نہین
دے سکتے ہین مثلًا آنکھ کا کام دیکھنا ہی یہ کام بھی آنکھ سے بغیر اعانت روشنی کے نہین ہو سکتا ہی پھر اگر
روشنی بہت تیز ہو تو اُسکو بھی نہین دیکھ سکتے ہین چنانچہ آفتاب کی طرف ہم نگاہ نہین ملا سکتے ہین نہ اندھیرے
مین کوئی شئ مُدرک ہوتی ہی بہت سے اجسام باریک کو نہین دیکھ سکتے ہین خود اعضاء انسانی مین بعض
جھلیان اور عروق ماصّہ اور ثقبے ایسے ہین کہ نظر سے نہین معلوم ہوتے ہین بذریعۂ میکرا اسکوپ یعنی
خوردبین کے دیکھے گئے ہین شامعہ کا ہمارے یہ حال ہی کہ سامعہ کا کام ادراک اصوات ہی اگر کوئی
بھاری اور بڑی توپ ہمارے کان کے قریب داغی جاوے تو کان بہرا ہو جاوے یا چیونٹی کی چال کی
آواز ہمارے کان مین مدرک نہین ہو سکتی ہی یا ذائقہ کا کام مزہ کا ادراک کرنا ہی اور اُسکے ادراک کی
یہ کیفیت ہی کہ نہایت تیز اور چرپری مثل مرچ سُرخ کے ہماری زبان مین لگ جاوے یا برف ہماری
زبان پر رکھدیا جاوے تو زبان سُن ہو جاتی ہی اُسوقت ادراک مزہ کا دشوار ہوتا ہی یا زیادہ شیرین
چیز کھا کر کم شیرین چیز کھاوین تو وہ پھیکی معلوم ہوتی ہی یہی حال شامّہ کا ہی کہ زیادہ کریہ الرائحہ
چیز کی بو سونگھنے کا ہمکو تحمل نہین ہی علیٰ ہذا القیاس لامسّہ کا کام ادراک برودت و حرارت وغیرہ کا
ہی مگر اُسمین یہ مجال نہین ہی کہ آگ کو ہاتھ مین لے سکے یا برف کا ٹکڑا ہاتھ پر رکھنے سے اذیت نہ پہونچے

پھر ان سب حواس کو غلطی بھی احساس مین واقع ہو جاتی ہی مثلاً آنکھ بنیٹی کے شعلہ کو حلقہ جوالہ خیال کرتی ہی ریل پر سوار ہو جانے سے درخت چلتے معلوم ہوتے ہین کھٹی چیز کھا کر پانی پینے سے پانی شیرین معلوم ہوتا ہی پس جب آلات ہمارے ادراک کے ایسے ناقص ہین تو ہم غوامض اسرار الٰہی کو کیا دریافت کر سکتے ہین خصوصاً وہ چیزین کہ داخل روحانیات ہین اور ہمارے ادراک سے بالاتر ہین مگر اُنکے افعال و آثار سے وجود اُنکا یقینی ہی اور جو کچھ کہ علم بالکنہ حاصل ہو گیا ہی وہی اُسکی معرفت ہی **فصل چہارم بیان امزجہ مین بطریقہ طب جدید**- افراد انسانی مین بباعث اسکے کہ کوئی عضو کسی شخص کا بہ نسبت دوسرے کے غالب ہی یا کوئی جہاز منجملہ جہزہ کے کسی فرد مین قوی کسی مین ضعیف ہی اسوجہ سے اختلافات امزجہ کا ہوتا ہی پس اگر کسی کے مزاج مین اعضاء دورہ بہ نسبت دوسرے شخص کے غالب ہین اسکے غلبہ کی وجہ سے خون کی کثرت ہی تو ایسے مزاج کو مزاج دموی کہتے ہین اور اگر کسی شخص کا جہاز عصبی غالب اور قوی ہی تو اُسکو مزاج عصبی کہتے ہین اور اگر لنیفا یعنی بلغم غالب ہی تو اُسکو لنیفاوی مزاج کہتے ہین اور اگر جہاز صفرا غالب ہی تو مزاج صفراوی کہتے ہین اور اگر دوران خون کا اور تنفس سریع ہی تو اُس مزاج کو دوری اور تنفسی کہتے ہین کیونکہ دورہ اور نفس کا ہمیشہ ایک حال ہوا کرتا ہی دوران خون تابع نفس ہی اور اگر عضلات قوی اور مستولی ہین تو اُسکو مزاج عضلی کہتے ہین اور اگر اعضاء تناسل غالب ہین اور نہایت شہوت ہی تو اُسکو مزاج تناسلی کہتے ہین اور لکھتے ہین کہ قدما نے جو باعتبار اخلاط اربعہ کے چار مزاج قرار دیے ہین کوئی دلیل اس حصر پر نہین ہی فقط اپنے ظن و گمان پر امزجۂ اربعہ قائم کیے ہین بہرکیف جب ابتداءً کسی مزاج کا ہوگا اُسوقت اُس مزاج مین استعداد قبول کرنے اُسی قسم کے مرض کی ہوگی مثلاً جب خون بدن مین زیادہ اور غالب ہوگا تو اُسکو امراض دموی لاحق ہو وینگے اور ایسے اشخاص کے چہرے سوائے سوڈان اور حبش کے سُرخ ہونگے اور منشرح الصدر اور سریع الغضب اور سریع العشق اور مستعد بہ التہابات حادّہ اور نزلیف کے ہونگے یعنی نکسیر وغیرہ اکثر پھوٹیگی اور امراض اُنکے اکثر قصیر المدۃ اور حمید العافیۃ ہونگے اور سوڈان اور حبش مین بجائے سرخی چہرے کے آنکھین سُرخ ہوتی ہین ایسے مزاج والون کو اشیاء حادّہ اور منبہ سے اور باکثرت اکل و شرب سے احتیاط واجب ہی اور انفعالات نفسانیہ یعنی حزن شدید یا غیظ و غضب یا فرح شدید سے احتیاط رکھین اور اغذیہ نباتیہ کھاوین اور ملینات اور مفتحات کا استعمال رکھین اور انکے امراض مین فصد کھولنا جونکین لگانا پچھنے لگانا سودمند ہی اور آب نیم گرم سے غسل کرین اور حوض مین غوطہ لگاوین- اور عصبی المزاج کا جسم بڑا ہوتا ہی اور سریع الفہم اور قوی الاحساس ہوتا ہی اور اکثر دبلا اور طویل القامہ اور خفیف النوم ہوتا ہی اور

اشیاء جمیلہ کا شوق زیادہ ہوتا ہی اور ضربان قلب کا بہت قوی نہین ہوتا ہی ایسے امزجہ مین کثرت استفراغ خون کی مضر ہی اکثر ایسے امزجہ مین اگر خون خارج ہوجاوے تو تشنج کے امراض لاحق ہوجاتے ہین ایسے شخصون کو گوشت کی غذا مفید ہی اور چاء اور قہوہ کا استعمال اور خوشبوا غذیہ کھانا اور خوشبو لگانا سودمند ہی لنیفاوی مزاجون کا جسم بھبھرا یا ہوا ہوتا ہی اور سمین اور غلیظ الشفتین ہوتے ہین اور نبض بطی اور بھوک کم قلیل الغذا عسیر الہضم اور کثیر النوم بطی الحرکۃ ہوتے ہین جماع مین اُنکو وہ لذت نہین ہوتی ہی جو اور دون کو ہوتی ہی ایسے امزجہ مین گوشت بریان اور چاء اور قہوہ اور ریاضت اور کم سونا مفید ہی اور اماکن منخفضہ مین سکونت کرنا اور اطعمۂ کثیر کھانا مضر ہی اور اُنکو امراض حاد اور التہابی نہین ہوتے ہین اور صفراوی مزاجون کا کبد بڑا ہوتا ہی اور قی یا دست صفراوی اکثر آتے ہین اور اصفر اللون اور اسود الشعر ہوتے ہین نبض سریع و متواتر اور صلب ہوتی ہی اور مونومانیا یعنی جنون کی استعداد رکھتے ہین اور انمین حب نفس اور غصہ اور حب انتقام ہوتا ہی اور مستعد لقبول امراض کبد اور معدہ کے ہوتے ہین ایسے امزجہ مین غذاے ترش اور غروی اور بقول باردہ اور اشربہ باردہ مناسب اور چاء اور قہوہ اور خمر وغیرہ سخت مضر ہی اور اُنکے امراض کے واسطے لہو و لعب اور سفر اور امکنہ باردہ مفید ہین اور مزاج دوری تنفسی مین نبض عریض اور ممتلی ہوتی ہی اور مشابہ بمزاج دموی ہوتے ہین اور امزجہ عضلی قوی البنیہ قصیر القامۃ متوسط السمن ہوتے ہین اور عضلات اُنکے اُبھرے ہوئے ہوتے ہین اور کام مین خوب محنت کرتے ہین یہ مزاج بھی قریب بمزاج دموی ہی۔ اور مزاج تناسلی وہ ہی کہ اعضاء تناسل اُسکے عظیم الحجم ہون اور آواز اُسکی خشن ہو اور جسم پر بال بکثرت ہون اور جماع کی طرف میلان قوی ہو اسی سے اُسکے جسم مین نحافت، ہوتی ہی اور امراض کثیرہ لاحق رہتے ہین دماغ ضعیف ہوجاتا ہی ایسے مزاج والے کو ضرور ہی کہ جماع سے پرہیز رکھے اور ریاضت معتدل کیا کرے اور اطعمہ اور اشربہ مُنبہ سے پرہیز رکھے اور تخلیہ مین لیٹا نہ رہے صور حسنہ کا نظارہ نہ کرے اور منبہات شہوت سے اجتناب رکھے اور باقی امزجہ مرکبہ ہین کہ انھین مزاجون سے مرکب ہووین ہرچند طب قدیم مین اقسام مزاج کے از روے نوع اور صنف اور شخص وغیرہ کے باعتبار افراد داخل النوع و خارج النوع بقاعدۂ عقلی قائم کیے ہین اور دل پسند ہین اور ذکاوت مترشح ہوتی ہی لیکن بدانستہ ہیچمدان اقسام مزاج کے از روے طب جدید عملیات مین کارآمد و مفید ہین۔

ختم ہوا رسالۂ دوم جلد اول کا اسکے بعد شروع ہوگا رسالہ سوم تشریح مین بنیۂ انسانی کے۔

رسالۂ سوم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

تشریح بنیۂ انسانی

الحمد للہ علی ما خلق الانسان فی احسن تقویم ونصلی علی نبیہ الکریم وعلی آلہ وصحابہ الذین ہُم ہداۃ الدین القویم
اما بعد اصغر حسین ارزقہ اللہ حلاوۃ الدارین التماس کرتا ہی کہ یہ رسالہ سوم جلد اول کتاب بحر محیط کا
ہی بیان مین تشریح جسم انسانی کے اور یہ رسالہ مشتمل ہی ایک مقدمہ اور ایک خاتمہ اور ست فصلون پر
مقدمہ واضح ہو کہ علم طب سے غرض عمدہ یہ ہی کہ طبیب امراض کی معرفت حاصل کرے اور اُنکا
علاج کرے پس جب تک کہ طبیب تشریح بدن انسانی اور حال وضع اعضا اور افعال اور وظائف
اعضا سے واقف نہوگا ہرگز تشخیص مرض کی ممکن نہین ہی جس طرح گھڑی ساز جب تک گھڑی کے پرزون
سے واقف نہووے اور یہ نہ جانے کہ کونسا پُرزہ کس جگہ پر ہی اور ہر پرزہ کا کیا کام اور کیا نفع ہی
تب تک گھڑی کو درست نہین کر سکتا ہی اگر بدون تشخیص مرض کے علاج کیا جاوے تو اُسکی یہ مثال ہی
کہ ایک اندھا ایک مجمع مین جہان اُسکا دشمن اور بھی احباب بیٹھے ہین تلوار چلا رہا ہی کوئی وار اُسکا خالی
جاتا ہی کوئی وار دستون پر کارگر ہوتا ہی ممکن ہی کہ اتفاقیہ کوئی وار دشمن پر بھی چل جاوے اِس
صورت مین طبیب کو اِس علم سے واقفیت بہت ضرور ہی بغیر اسکی واقفیت کے ہرگز تشخیص مرض کی
کماینبغی نہین ہوسکتی ہی نہ دوا موضع مطلوب پر لگائی جاسکتی ہی نہ دستکاری ہوسکتی ہی مگر بحبت اِسکے
کہ یہ علم بہت بڑا دریاے ذخار اور نہایت مشکل ہی اور فقط کتاب بینی سے یہ علم نہین حاصل ہوسکتا ہی
بلکہ لاشون کو چیر پھاڑ کر دیکھا جاوے اُسوقت ذہن اُسپر محیط ہوگا اور بھی علم تشریح کی بہت قسمین ہین
ایک تشریح عام ہی جس مین بحث کی جاتی ہی اجزاے مؤلفہ اجسام موالید ثلثہ سے پھر اُسکی دو قسمین ہین
ایک تشریح نباتی جس مین بحث کی جاتی ہی تشریح اجسام مخصوصہ نباتات سے دوسری تشریح
حیوانی جس مین بحث کی جاتی تشریح اجسام مخصوصہ حیوانات سے اور تشریح حیوانی کی دو قسمین
ہین ایک تشریح مقابلہ اور ایک تشریح خاص۔ تشریح خاص عبارت اُس سے ہی کہ جسمین بیان
ایک نوع خاص کی تشریح کا ہووے مثلاً تشریح انسان یا تشریح فرس وغیرہ حیوانات کا اور تشریح
مقابلہ وہ ہی کہ جس مین تشریح اِس بات کی کیجاوے کہ فلان حیوان مین فلان عضو ہی فلان م

رسالہ سوم

نہین ہی یا فلان حیوان مین فلان عضو اس ہیئت کا ہی اور فلان مین اس ہیئت کا ہی چونکہ طبیب کو زیادہ تر
ضرورت تشریح انسان کی رہتی ہی لہذا اس رسالہ مین تشریح انسانی مختصرا بیان کیجاتی ہی اسکی بھی دو قسمین ہین
ایک تشریح موضعی کہ جسمین مجموع اعضاے مرکبہ کا بیان ہی دوسری تشریح وصفی کہ جسمین ہر ہر جزو اعضا کا
باعتبار نام اور شکل اور وضع وغیرہ کے بیان ہی پھر ایک تشریح جراحی ہی کہ باعتبار آفات لاحقہ
اعضا کے یا باعتبار اعمال جراحی یعنی باعتبار چیرنے پھاڑنے کے بحث کی جاوے پھر ایک علم منافع الاعضا ہی
جسمین بحث کیجاتی ہی اس بات سے کہ کس عضو کا کیا کام ہی اور منفعت اسکی کیا ہی پھر اسی تشریح کا شعبہ
علم المحزات ہی جس مین ہر عضو صحیح یا ماؤف کو دیر تک موجود رکھنے کی ترکیبین ہین یا قالب تشریح بناتی
کی ترکیب ہی کسی قدر تفصیل اسکی خاتمہ مین لکھی جاویگی لیکن اس رسالہ مین فقط تشریح ضروری جسم
انسان کی بیان کی جاویگی کیونکہ بیان مفصل مستلزم طول مل کا ہی اور انکا سمجھ مین آنا بھی متعلق بمعائنہ ہی

فصل اول ہڈیون کا بیان عظام اجسام سخت ہین انحنا اور انثنا نہین قبول کرتی ہین حس انمین
مطلق نہین ہی عضلات انسے ملتصق رہتے ہین یہ ستون اور دعائم بدن انسان کے ہین اور اشکال
اعضا کے انکی جہت سے قائم رہتے ہین اور احشا وغیرہ کو محصون کیے ہین ترکیب انکی اجزاے ارضیہ اور
اجزاء غرائیہ سے ہی اگر ہڈی کو تیزاب مین بھگا دیا جاوے تو اجزاے ارضیہ علیحدہ ہو جاتے ہین اور اجزاء
غرائیہ الگ ہو جاتے ہین۔ قوام ہڈیون کا تین طرح پر ہوتا ہی ایک قوام صلدی جیسے رانون کی ہڈیان
دوسرا قوام اسفنجی یعنی ابر مردہ کی طرح سوراخ دار جیسے عقدتین کی ہڈیان تیسرا شبکی یعنی جالدار جیسے
گودے کی ہڈی کے اندر جال ہوتا ہی مثلاً فخذ کی ہڈی کو چند روز پانی مین بھگا دین بعدہ طول مین تراشین
تو اس مین تینون قوام پائے جاوینگے یعنی سطح ظاہری کا اسکے قوام صلدی ہی اور اسکے عقدتین
کے نزدیک قوام اسفنجی پایا جاویگا اور اسکے جوف مین قوام شبکی ہوگا اور قوام صلدی چند صفحون مسطح
اور اغلظ اور اصلب سے بنتا ہی اور اسکے معائنہ کا یہ طریق ہی کہ پانی مین سوڈا یعنی سجی ملا کر ہڈی
اسمین ڈال کر بہت دیر تک طبخ دین بعدہ نمک کے تیزاب مین بہت سا پانی ملا کر ہڈی مذکور کو بھگا دین
تمام پرت اسکے بسہولت الگ ہو جاوینگے۔ اور اجزاء ترکیبی عظام مین چونہ اور تیزاب اور اجزاء
غرائیہ اور شحمیہ اور چند عروق دمویہ نہایت باریک اور عروق ماصّہ اور کچھ ریشے اعصاب کے ہین
اور مشارف یعنی بلندی یا ارتفاعات بھی اکثر ہڈیون مین ہوتے ہین اور مشارف دو قسم کی ہین ایک
یہ کہ نفس استخوان مین ابھار ہووے اور انفصال کے قابل نہو اسکو زائدہ کہتے ہین اور جو ابھار
ہڈی کے ساتھ ہو اور منفصل ہو سکتا ہو اسکو لاحقہ کہتے ہین اور یہی لواحق بعد تکمیل سن نمو کے زوائد

ہو جاتے ہین چنانچہ دو برس کے لڑکے کی ران کو پانی مین اسقدر مدت تک بھگا دین کہ گوشت سڑکر ہڈی رہ جاوے پھر اُس ہڈی کو اسپرٹ وین مین بھگا دین تو عقد تین کے لواحق دکھائی دیوینگے منافع عظام کے بہت ہین ایک یہ کہ جسم کا قوام اور استقامت بسبب انکے ہی دوسرے احشا کی حفاظت ہی تیسرے جو عضلات عظام سے ملتصق ہین تو عضلات کو انسے قوت حاصل ہی چوتھے کلاً یا جزءً حرکت کرنیکا اختیار عظام کے سبب سے ہی پانچوین مدافعت امور خارجیہ کی عظام کی جہت سے ہوتی ہی چھٹے انکے سبب سے انسان اعمال اور صنائع عجیبہ پر قادر ہوتا ہی ساتوین اکثر عظام ایک عمدہ سپر حوادث کے واسطے ہین مثلاً جمجمہ بہت عمدہ سپر دماغ کے واسطے ہی یا فقرات واسطے نخاع کے سپر ہین آٹھوین مشارفت بعض عظام عضلات کے معالیق ہو جاتے ہین نوین مفاصل کی وجہ سے انسان صدور افعال مختلفہ پر قادر ہوتا ہی بہر کیف ہیکل جسم انسانی کی باعتبار ہڈی کی ٹھٹھری کے تین حصون پر منقسم ہی ایک راس یعنی سر دوسرا جذع یعنی تنہ یا تھورہ بدن تیسرا اطراف یعنی ہاتھ پانون سر کے دو حصے ہین ایک جمجمہ یعنی کھوپڑی دوسرا وجہ یعنی چہرہ اور جذع مرکب ہی سلسلۂ فقریہ یعنی گُریون سے اور صدر اور حوض سے اور اطراف کی دو قسمین ہین ایک اطراف عُلیا یعنی دونون ہاتھ اور متعلقات اُنکے دوسرے اطراف سفلی یعنی دونون پانون اور متعلقات اُنکے جمجمہ مرکب ہی آٹھ ہڈیون سے عظم الجبہہ یعنی پیشانی کی ہڈی اور عظم القمحدوہ یعنی مؤخر سر کی ہڈی اور دو عظم القحف جو اوپر کی جانب کو وسط سر مین واقع ہین اور دو عظم حجری جو عظم قحف کے نیچے دونون طرف دہنے بائین لگی ہین یعنی کنپٹی کی ہڈیان اور انہین ہڈیون مین کان لگے ہین اور عظم وتدی جو نیچے کی جانب بطور قاعدۂ جمجمے ہی اور عظم مصفاۃ جو ناک کے اوپر کی ہڈیون کے پیچھے لگی ہی اور جمجمہ کی سطح فوقانی پر خطوط منشاری معلوم ہوتے ہین اُنکو درز کہتے ہین پس جو درز کہ ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک گئی ہی
مشابہ آرہ ۱۲
اور عظم جبہہ اور دونون قحف کے اطراف سے ملی ہی اُسکو درز اکلیلی کہتے ہین اور جو درز کہ اوپر کیطرف ایک کان کے پیچھے کی طرف سے دوسرے کان کے خلف تک گئی ہی اُسکو درز لامی کہتے ہین بجہت اسکے کہ خط یونانی مین مشابہ حرف لام کے ہی جسکو یونانی مین لیمڈا کہتے ہین اور عظم قمحدوہ اور دونون عظم قحف سے ملحق ہی اور جو درز کہ سطح فوقانی جمجمہ مین وسط سر مین درز اکلیلی سے درز لامی تک گئی ہی اُسکو درز سہمی کہتے ہین اور دونون ہڈیان قحف کی اس سے ملتصق ہین فقط ان درزون کو درز حقیقی کہتے ہین انکے علاوہ دو درزین کاذب ہین کہ اُنکو قشرین کہتے ہین یہ دونون خطوط قوسی داہنے بائین ہین کہ صدغین سے بموازات درز سہمی کے دونون طرف
بصورت کمان ۱۲

رسالۂ سوم

مروز کرتے ہین اور بخر ہین اور قحف سے ملاصق ہین اور کبھی کسی آدمی کے سر مین درمیان درزین قشرین کے ایک مثلث ہڈی پائی جاتی ہی اُسکو ورمیوس کہتے ہین گر کبھی نام اسکے واضح اول کا ہے

تصویر نمبر

عظم الجبهه ۱
ورز اکلیلی ۲
ورز قشری ۳ و ۳
عظم حجری ۴ و ۴
ورز سہمی ۵
عظم قحف ۶ و ۶
ورز لامی ۷
تحدده ۸

اسکے نیچے کی جانب موخر انف مین عظم مصفاة ہی

باقی ان عظام مین بہت سے ثقوب اور سوراخ اور غضروف اور زوائد علیه اور مناسبت عضلات وغیرہ ہین کہ انکا بیان اس موقع پر سودمند نہین ہی کسواسطے کہ یہ سب باتین بغیر معائنہ لاش کے سمجھ مین نہین آسکتی ہین۔

بیان وجه چہرہ کی چودہ ہڈیان ہین اور اسکے دو حصے ہین ایک فک اعلیٰ دوسرا فک اسفل فک اعلیٰ مین تیرہ ہڈیان ہین دو ہڈیان فک اعلیٰ یعنی جبڑے کے اوپر کی جانب ہین اسی کے زوائد مین اوپر کے دانت جڑے ہین اور یہ دو ہڈیان داہنی بائین طرف سے آکر دونون نتھنون کے وسط کی سمت مین متصل ہوئی ہین اور دو ہڈیان انف کی ہین یہ دونون ہڈیان بصورت مربع مستطیل معین کی ہین اور قوام ان دونون کا بہت سخت ہی اور دونون طول مین باہم متلاصق ہوئی ہین اور ناک کے اوپر کے حصہ کی وسط مین موضوع ہین اور عظم فک اعلیٰ سے ملتصق ہین اور عظم جبهه اور عظم مصفاة سے ملی ہین اور دو ہڈیان عظم الوجه ہین یہ دونون ہڈیان رخسارون کی ہین عظم جبهه اور عظم فک اعلیٰ اور عظم وتدی اور عظم حجری سے ملتصق ہین اور متمم وجه کی ہین اور دو ہڈیان مشاشی جنکو عظام مشاشیان اسفلان کہتے ہین یہ دونون ہڈیان جانب منخرین کے موضوع ہین آلات شم ہین انھین کے سبب سے وسعت ہی یہ دونون ہڈیان عظم فک اعلیٰ اور عظم حنک اور عظم دمعی اور عظم مصفاة سے ملتصق ہین اور دو ہڈیان دمعی ہین جنکو عظمان الدمعیان کہتے ہین یہ دو ہڈیان مسطح ذوار بعه اضلاع رقیق مثل ناخن کے کونے آنکھ کے ہین اور عظم جبهه اور عظم فک اعلیٰ اور عظم مشاشی سے ملصق ہین اور دو ہڈیان تالو کی ہین جنکو عظما الحنک کہتے ہین یہ دونون ہڈیان مختلف الاضلاع موخر انف مین موضوع ہین اور آپس مین ملی ہوئی ہین اور عظم فک اعلیٰ اور عظم وتدی اور عظم مصفاة اور عظم مشاشی اسفل اور عظم وتیرہ سے ملتصق ہین تیرھوین عظم وتیرہ ہی کہ اسکو میکعہ بھی کہتے ہین یہ مفرد ہڈی تجویف انف مین درمیان دونون نتھنون کے

موضع ہوا ہی سے ناک کی تجویف کے دو حصے ہوتے ہین جانب فوق عظم وتدی اور عظم مصفاة سے ملتق ہی اور جانب تحت وہ نون ہڈیان فک اعلیٰ اور دونون حنک سے ملتق ہی اور قدام کی طرف اُس غضروف سے ملتصق ہی جسکو نارن کہتے ہین اور چودھوین ہڈی چہرہ کی فک اسفل ہی یہ ہڈی بصورت گھوڑے کی نعل کے اسفل چہرہ مین ہی اسی کو نیچے کا جبڑا کہتے ہین اور اس مین بھی اسناخ ہین یعنی دانتون کے منابت ہین جن مین دانت مرتکز ہین اور یہ عظمین حجری ہین اور عظم لامی سے ملتصق ہی۔

تصویر نمبر ۲ فک علوی ہین

نمبر ۱

۱ وجہ ظاہر عظم وجہ۔
۲ وجہ علوی۔
۳ قنات تحت الحجاج۔
۴ تقعیر جس سے حد کنارہ فتحۃ الفیہ کی متکون ہوتی ہی۔
۵ وہ نتو سنی یعنی سلسلۂ اسناخ۔
۶ میزاب حنکی جو بیکھے سے لگا ہی۔
س دو سن قاطع۔
ن ناب یعنی کچلی۔
ض دو ضرس صغیر یعنی دو دانت چھوٹے۔
ض تین دانت بڑے۔

نمبر ۲

فک اسفل ۱
زبان ۲
فک اعلیٰ ۳
موضع اتصال
ہر دو استخوان فک ۴

نمبر ۳ ضمیمۂ نمبر ۲

فک اسفل راست ۱
فک اسفل چپ ۲
اسناخ ۳
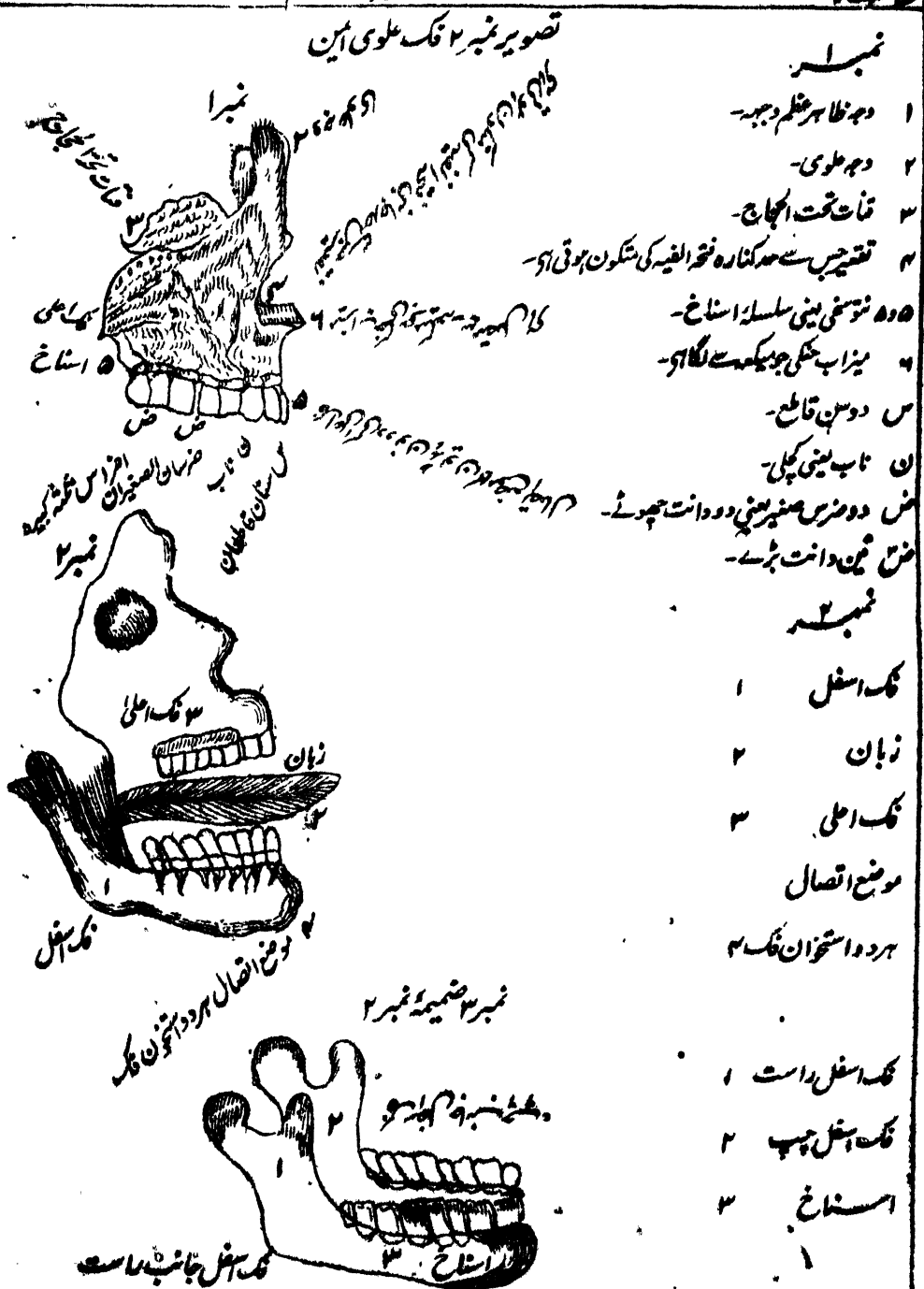
بیان تجویفات واضح ہو کہ عظام جمجمہ اور عظام وجہ کے التصاق سے جو تجاویف پیدا ہوتی ہین از انجملہ تجویفین مخروطی شکل پیشانی کے نیچے بیچ بینی کے داہنے بائین پیدا ہوتی ہین انکو محجرین کہتے ہین اور اُنکے دونون گوشون کو عضب یعنی کُوئے کہتے ہین اور گوشۂ انسی کو مُوق اور وحشی کو لحاظ کہتے ہین اور اِسکے مقعر مین غدۂ دمعیہ اور کیس دمعی ہی اور اسمین مجرا الی الانف ہی جسکو میزاب دمعی کہتے ہین اسی کی راہ سے آنسو نکلتے ہین اور اسمین خرقۂ علیا اور خرقۂ سفلی ہی اور اسمین دونون ثقبہ محجری اور ثقبہ محجریہ اور ثقبہ بصریہ ہی اور محجرین سات ہڈیون پر مشتمل ہین۔ عظم جبہہ۔ عظم فک اعلیٰ۔ عظم وجہ۔ عظم دمعی۔ عظم مصفاۃ۔ عظم حنک عظم وتدی۔ دوسری تجویف منخرین ہین اور اسمین دو مشارف ہین ایک حاجز المنخرین جنکو خشارم کہتے ہین دوسرے دو جسم ذو نجاریت جنکو عظمین مشاشیتین کہتے ہین اور منخرین مین چودہ ہڈیان لگی ہین یعنے عظم الجبہہ۔ اور دونون فک اعلیٰ۔ اور دونون عظم الانف۔ اور دونون عظم دمعی۔ اور دونون عظم مشاشی اور عظم وتدی۔ اور عظم وتیرہ۔ اور عظم مصفاۃ۔ اور دو عظم حنک۔ تیسری تجویف فم ہی یہ تجویف اور تجویف حلق متحد ہو گئی ہین اور اسی مین دانت لگے ہین **بیان اسنان** یہ بھی داخل عظام ہین اور ایک حصہ دانتون کا جو کھلا ہوا ہی اُسپر ایک جوہر جسکو مینا کہتے ہین مڑھا ہی اور فک اعلیٰ اور فک اسفل مین ترتیب کے ساتھ جڑے ہین اور شخص بالغ مین ۳۲ دانت ہوتے ہین ۱۶ نیچے کی طرف ۱۶ اوپر کی طرف اور ہر دانت کے تین حصّے ہوتے ہین ایک حصہ کھلا ہوا جسپر مینا لگا ہی اور ایک وسط کا حصہ جو مسوڑون مین چھپا رہتا ہی اور ایک جڑ جو منبت مین مخفی رہتی ہی اور ہر دانت کے اندر ایک تجویف ہی جسمین لُب رہتا ہی اور اسی کے ثقبہ کی راہ سے اعصاب اور عروق اسمین لگے رہتے ہین اور لُب تک اُنکے سرے واصل ہوتے ہین اسی سے دانت کو تغذیہ پہونچتا ہی اور احساس درد کا ہوتا ہی اور نوازل کا انصباب ہوتا ہی اور دانتون کی چار قسمین ہین ایک قواطع کہ یہ آٹھ ہین چار فک اعلیٰ مین اور چار فک اسفل مین لگے ہین بمقام مقدم فم کے اور اُنکی ایک ایک جڑ ہوتی ہی اور نیچے کو مائل ہوتی ہی بطور ازیب کے دوسری قسم ذات الزنقہ ہی انھین کو انیاب کہتے ہین اور یہ چار ہین دو دو اوپر کی جانب یمین و یسار قواطع کے اور دو نیچے کی جانب یمین و یسار قواطع زیرین ہین اور ذات الزنقتین آٹھ ہین کہ ہر طرف دو دو ذات الزنقتین اوپر نیچے ذات الزنقہ کے پاس ہوتے ہین اور بارہ ڈاڑھین ہین چھ داہنے طرف اور چھ بائین طرف انمین تین نیچے کی جانب اور تین اوپر کی جانب اور اُنکے سر مضرس ہوتے ہین اور انکو طواحن بھی کہتے ہین اور سب کے پیچھے بعد بلوغ کے ایک ایک ڈاڑھ نکلتی ہی اور اُسکو اسنان الحلم کہتے ہین یہ دانت سب سے بلکہ پیشتر گرتے ہین
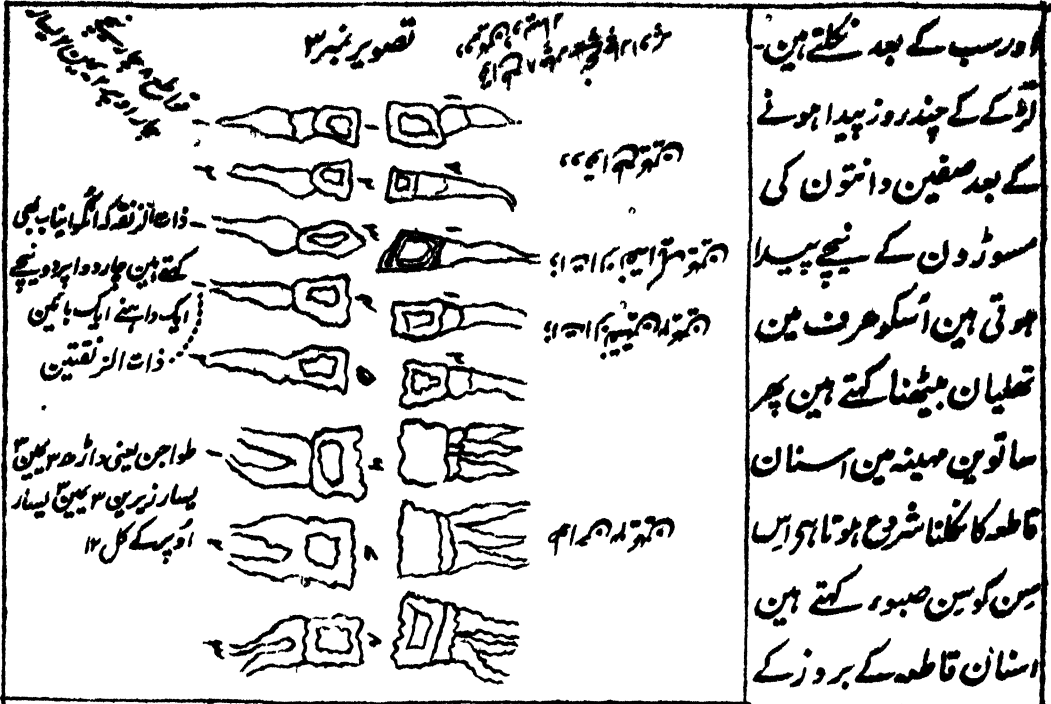
اور سب کے بعد نکلتے ہین- لڑکے کے چند روز پیدا ہونے کے بعد صفین دانتون کی مسوڑون کے نیچے پیدا ہوتی ہین اُسکو عرف مین تھلیان بیٹھنا کہتے ہین پھر ساتوین مہینہ مین اسنان قاطعہ کا نکلنا شروع ہوتا ہی اِس سِن کو سِن صبوہ کہتے ہین اسنان قاطعہ کے بروز کے بعد اضراس نکلتے ہین پھر ذات زنقہ نکلتے ہین اور اِن دانتون کو رَواضع کہتے ہین اور جب سات برس کا سِن ہوتا ہی تب رواضع گرنا شروع ہوتے ہین اور دوسرے دانت نکلتے ہین بعض جزائر مین یہ رواج ہی کہ دانتون کو ریت کر بصورت خار کے بناتے ہین یا بصورت منقار کے یا بصورت منقار طوطے کے اور کہتے ہین کہ اِس رسم سے خاندان کی شناخت ہی اور عظم لامی ایک ہڈی ہلالی شکل حلق مین درمیان حنجرہ اور قاعدۂ زبان کے ہی یہ ہڈی بھی معین از دراوکی ہوتی ہی چوتھی تجویف تجویف السمع ہی زائدۂ حجریہ عظم حجری مین اور یہ تجویف مشتمل ہی تولبون السمع اور تجویف الطبل اور طرائق الاذن کو اور اُسکے اندر بہت چھوٹی چھوٹی ہڈیان ہین مثل قطفنسی اور رسندانی اور رکابی وغیرہ کے ہین-

بیان تنورہ یعنی حصۂ دوم ٹھٹھری ہڈیون کے بیان مین- اِسکی چار قسمین ہین ایک سیسا دوسرا اعظام الصدر- تیسرا اعظام القطن- چوتھا عظام القص- **بیان سیسا-** ہڈیون کا عمود طویل جو عظم قمحدوہ سے عظم عجز تک گیا ہی اِس سلسلہ کا نام سیسا ہی اور یہ چوبیس ۲۴ ہڈیان منتظم ہین جنکو فقرات یعنی گُریے کہتے ہین ایک گُریہ دوسرے گُریے سے ملتصق ہوتا ہی اور اِس سلسلۂ فقرات کے تین ۳ حصے کیے ہین فقرات عنق و فقرات صلب و فقرات قطن اور فقرات مین زوائد اور حفرے اور ثقبہ بہت ہین اُنکے زوائد شوکیہ کو بنا سن کہتے ہین اور اُنھین مین نخاع منحدر رہوا ہی فقرات عنق یعنی گردن کی گُریہ سات ہین اور فقرات صلب یعنی پیٹھ کی گُریہ بارہ ہین اور پانچ گُریہ قطن کی ہین اور فقرات صلب اور عظم قص اور اضلاع کے احاطہ سے جو تجویف پیدا ہوتی ہی اُسی کا نام تنورہ یا جیفہ ہی اور

اضلاع

اضلاع یعنی پسلیان چودہ ہین اور صورت انکی ہلالی ہی اور فقرات صلب سے بجانب صدر یمین و یسار مائل ہو کر بذریعہ غضاریف کے عظم قص سے متصل ہوئی ہین اور انھین غضاریف کو شراسیف

تصویر نمبر ۱۴
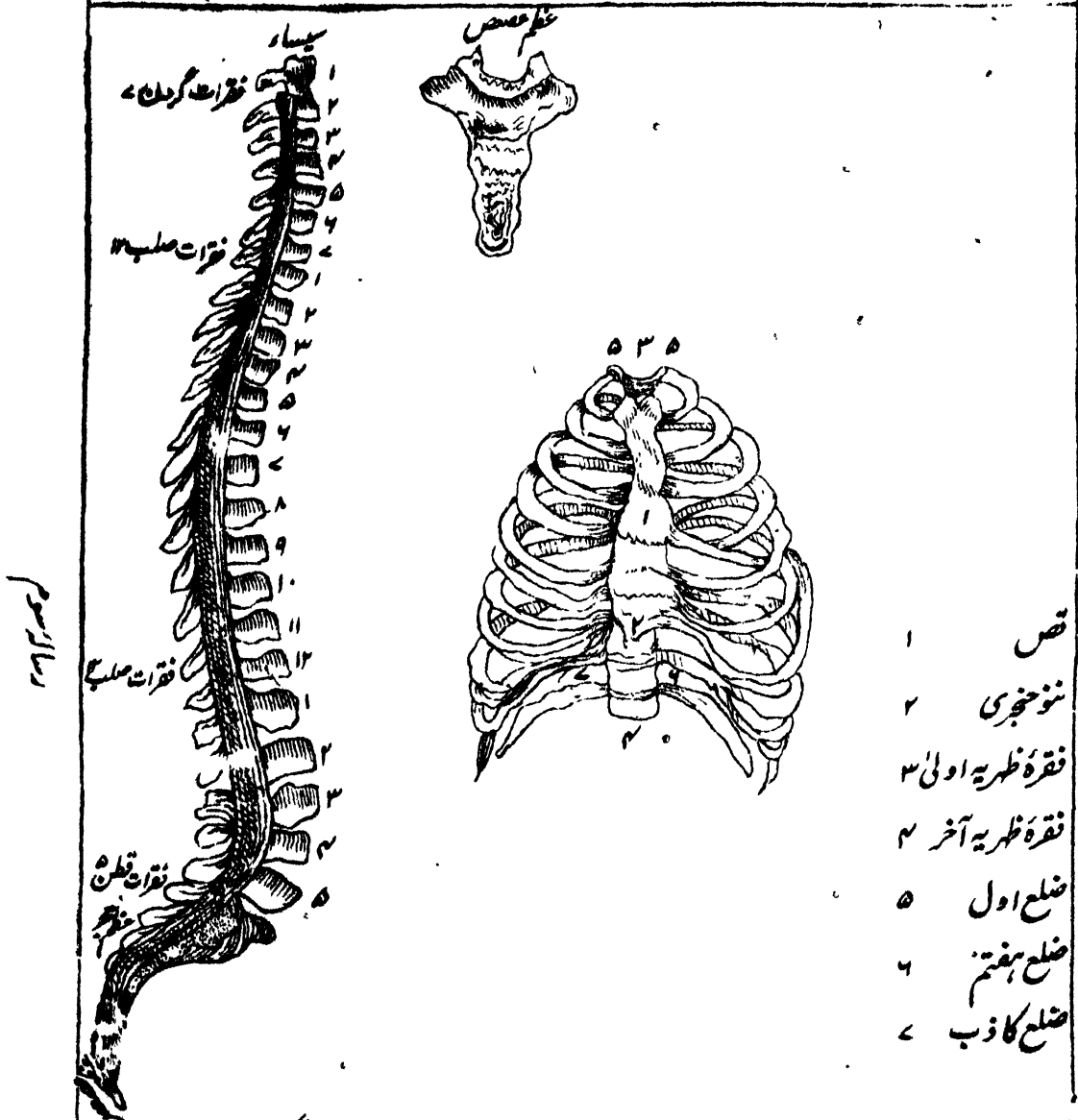
کہتے ہین اور انکی دو قسمین ہین ایک اضلاع حقیقی جنکے غضاریف عظم قص سے ملگئے ہین دوسرے اضلاع کاذبہ جو عظم قص سے نہین ملے ہین اور عظم قص ایک استخوان مسطح مستطیل مقدم صدر مین درمیان اضلاع حقیقیہ یمنیہ و یساریہ کے واقع ہی اور اسکے کنارۂ اسفل مین ایک غضروف بمحاذات فم معدہ کے ہی اُسکو غضروف سیفی کہتے ہین اور قطن کے پانچ فقرے ہین اور ورک یعنی چوتڑ مین چار ہڈیان ہین دو ہڈیان لا اسم لہا ہین یعنی انکا کچھ نام نہین ہی یہ دونون ہڈیان مختلف الاضلاع دونون کنارۂ سرین پر

موضوع ہین اور تیسری عظم العجز چوتھی عظم العصعص اور احاطہ سے ان چارون ہڈیون کے دو تجویف پیدا ہوتی ہی جسکے اندر اعضاء تناسل اور مثانہ اور معی مستقیم واقع ہی اور وہ دونون ہڈیان جنکا نام نہین ہی تین جزدن پر منقسم ہین عظم الحرقفہ جو فوق کی جانب ہی اور عظم عجب جو تحت کی جانب واقع ہی اور عظم عانہ جو جانب قدام ہی اور انمین بھی مشارف اور زوائد و حفر ہین اور یہ تینون جزو اطفال مین علیحدہ علیحدہ ہڈیان ہوتی ہین جب سن بڑھتا ہی تب یہ ہڈیان ایک ہڈی ہو جاتی ہین اور عظم العجز مثلثی الشکل ہی اور عظم عصعص کے کسی مین دو جز کسی مین تین جز کسی مین چار جز مثل مثلثات مختلف الاضلاع کے ہوتے ہین جب آدمی کی عمر بیس برس کی ہوتی ہی تب یہ اجزا متحد ہو جاتے ہین اور عظم واحد بن جاتے ہین اور منتہاے عظم عجز پر یہ ہڈی موضوع ہی

بیان حصۂ سوم ٹھٹھری کا یعنی اطراف کا
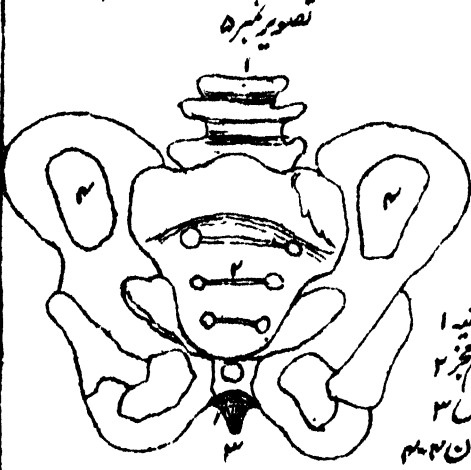
تصویر نمبر۵

نقرۂ قطنیہ ۱
وجہ مقدم عجز ۲
عصعص ۳
حرقفیان ۴ ۴
عظم یمانی ۵

اطراف کی دو قسمین ہین ایک طرف اعلی دوسری طرف اسفل پس طرفین اعلیین متعلق ہین یمین و یسار ا علاے صدر سے اور ہر ایک طرف مشتمل ہی عظام منکب اور عظم عضد اور عظمی الساعد اور رسغ اور عظام ید پر پس منکب مشتمل ہی دو ہڈیون پر ایک ترقوہ یعنی ہنسلی کی ہڈی دوسری کتف یعنی شانہ اور یہ دونون ملی ہین راس فوقانی عظم عضد پر اس ملتقی کو قلۃ الکتف کہتے ہین ترقوہ استخوان طویل مستدیر منحنی اعلاے جانب صدر پر بطور اریب کے موضوع ہی اور اسی کے توسط سے عظم کتف اور عظم عضد صدر سے ملی ہین اور اس سے چند عضلات نابت ہوے ہین جو حرکات شانہ کے معین ہوتے ہین اسیواسطے جملہ حیوانات جنکے قوائم متقدمہ ہاتھون کا کام دیتے ہین انمین یہ ہڈی ضرور ہوتی ہی جیسے بندر اور ریچھ اور چوہا اور چھچھوندر اور سنجاب اور سیہی ان سب کے ترقوہ کی ہڈی ہوتی ہی اور عظم الکتف بشکل مثلث اعلاے جانب پشت پر موضوع ہی اسمین بھی مشارف اور زوائد اور مقعرات ہین اور عظم العضد ایک ہڈی اسطوانی بطور قصبہ کے ہی ایک طرف اسکی ملتقاے کتف اور ترقوہ سے متصل اور دوسرا سر عظم ساعد سے ملا ہی اسمین مشارف وغیرہ ہین اور ساعد کی دو ہڈیان ہین ایک زند اعلی دوسری زند اسفل چنانچہ زند اسفل جانب انسی مین بمقابل خنصر کے ہی اور زند اعلی جانب وحشی مین بمقابل

ابہام کے ہی اور زند اسفل سے کسیقدر طول مین کم ہی اور ہاتھ عبارت ہی عظام رسغ اور مشط اور سلامیات سے پس رسغ یعنی کلائی ساعد کی ہڈی اور مشط کے درمیان مین موضوع ہی اور آٹھ ہڈیون سے مرکب ہی جو دو صفون کے طور پر ہین ایک صف فوقانی جانب ساعد دوسری صف تحتانی جانب مشط کے صف اعلیٰ مین عظم زورقی اور عظم ہلالی اور عظم سفینی اور عظم مستدیر اور صف اسفل مین عظم معین اور عظم شبیہ بالمعین اور عظم کبیر اور عظم شصی ہین اور عظم شصی کو میل اور مسلہ بھی کہتے ہین اور کف مشتمل ہی مشط اور اصابع پر اور مشط موضوع ہی درمیان رسغ اور اصابع کے اور اسمین پانچ ہڈیان بطور قلم کے ہین یعنی گول اور لمبی اور انھین ہڈیون مین پانچون انگلیان لگی ہین اور کف کی جانب اسفل مین پانچون انگلیان لگی ہین یعنی ابہام اور سبابہ اور وسطیٰ اور بنصر اور خنصر ہین ابہام کی دو ہڈیان ہین باقی ہر ایک انگلی کی تین تین ہڈیان ہین انھین کو سلامیات کہتے ہین طرف اسفل کے تین حصہ ہین فخذ یعنی ران دوسرا ساق یعنی پنڈلی تیسرا قدم فخذ کی ہڈی بہت مضبوط اور موٹی درمیان ورک اور ساق کے موضوع ہی اور ساق درمیان فخذ اور قدم کے موضوع ہی اور ساق کی تین ہڈیان ہین ایک رضفہ دوسری قصبۂ کبریٰ تیسری قصبۂ صغریٰ قصبۂ کبریٰ ایک لمبی ہڈی ذو اضلاع ثلثہ فخذ اور ساق کے درمیان مین جانب مقدم ساق کے ہی اور اسی کا نیچے کا سر کعب انسی ہی اور قصبۂ صغریٰ جانب وحشی ساق مین محاذی

تصویر نمبر ۶

قصبۂ کبری کے واقع ہی اور عظم رضفہ ایک چھوٹی ہڈی صنوبری شکل درمیان طرف اسفل عظم فخذ اور طرف اعلیٰ قصبۂ کبری کے ہی اور مفصل زانو کے جانب مقدم کی ساتر ہی اسکو کاسۂ زانو کہتے ہین اور قدم کی بھی ہڈیان تین قسم کی ہین عظام الرسغ عظام المشط عظام الاصابع قدم کے رسغ کی ہڈیان مثل رسغ کف کے سات ہڈیون پر مشتمل ہین اور درمیان ساق اور مشط قدم کے موضوع ہین اور جزو موخر انکا عقب یعنی ایڑی ہی اور رسغ قدم کی بھی دو صفین ہین صف اول مین عظم الکعب یعنی ٹخنہ ہی اور دوسری عظم العقب ہی اور دوسری صف مین عظم زورقی دوسری عظم نردی اور تین عظام سفنیہ ہین اور مشط قدم رسغ اور سلامیات کے درمیان مین ہی اور اسمین بھی پانچ ہڈیان طویل مثل ہاتھ کے ہین اور اصابع قدم بھی پانچ ہین ابہام قدم مین دو چھوٹی ہڈیان ہین اور باقی اصابع مین تین تین ہڈیان ہین انکو بھی سلامیات کہتے ہین اور مفاصل ابہام ید و قدم مین بمقدار چھوٹی گھونگچی کے عظام سمسانی پائی جاتی ہین

تصویر نمبر ۷

فائدہ عظام مین امراض مفصلۂ ذیل لاحق ہوتے ہین فلغمونی۔ تقیح۔ غالغرایا۔ غلظت غیر طبعی۔ دقت غیر طبعی۔ لینت غیر طبعی۔ اعوجاج۔ تعقد۔ تباعد۔ اتحاد۔ انکسار۔ صدع۔ نتو۔ تفتیت۔ اور تعداد عظام مین کسیقدر اختلاف ہی بعض نے عظام سمسانیہ حذف کردیا ہی اسوجہ سے کہ وہ اوتار ہین بعضون نے دانتون کو نکال ڈالا ہی باین وجہ کہ انکا جوہر عظام کے جوہر سے مختلف ہی بہرکیف اکثر کا اتفاق اسپر ہی کہ ۲۴۶ ہڈیان ہیکل انسانی مین ہین

فصل دوم دربیان رباطات وعضلات

رباط ان اجسام کو کہتے ہین جنسے ہڈیان مربوط ہین اور رباطات اطراف عظام متحرکہ سے چپٹے ہین جرم انکا غشائی
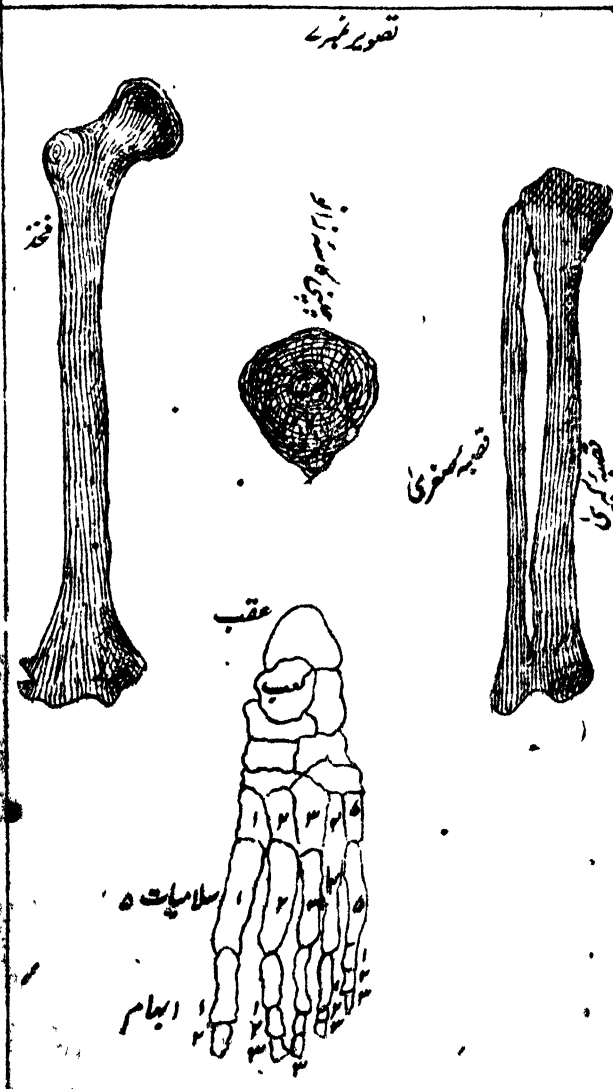
نہایت مستحکم اور لدن ہی اور رباطات کی دو قسمین ہین ایک رباط ملتفہ دوسری رباط شادہ رباطات ملتفہ شد
اطراف عظام متحرکہ کا کرتے ہین تاکہ ایک استخوان دوسری استخوان سے رگڑ نہ کھاوے اور رطوبت دسمیہ
مفاصل سے نکل نہ جاوے اور رباطات شادہ طرف انسی اور طرف وحشی عظام پر لگے رہتے ہین تاکہ
اطراف عظام متحرکہ کے مشدود اور مستحکم رہین چنانچہ فکین اور مفاصل اور اضلاع اور ورک اور کتف
اور عضد اور مرفق وغیرہ کے رباطات کی تفصیل اور نام اور مقامات اور کام اور منافع سب مطولات
مین مرقوم ہین اور عضلات اجسام لیفی لحمی الجسد ہین انکے تین حصہ کیے ہین ایک رؤس یعنی انکا سر
دوسرے اذناب یعنی انکا منتہی تیسرے متن یعنی انکا بیچ کا حصہ چنانچہ رؤس عضلات اور ذنوب
عضلات ہڈیون کے ساتھ چپٹے ہین بوصل مستحکم اور جہان راس عضلہ چپٹا ہی اُس مقام کو منبت
عضلہ اور جہان ذنب عضلہ ہی اُس مقام کو موصل کہتے ہین اور حرکت اور ریاضت سے تین عضلہ ہین
فربہی اور قوت اور تازگی آتی ہی اسیواسطے ڈنڑ مگدر اور کشتی اور لیزم ہلانا اور سواری اسپ وغیرہ
ریاضات مفید ہین اور اسیواسطے عضلات کہارون اور سقون وغیرہ کے مضبوط ہوتے ہین
اور عضلات مرکب ہین لیفات لحمیہ سے جنمین قوت حس اور قوت تقلص اور اہتزازکی ہی اور عضلہ
کے دونون کنارون پر لیفات سپید رنگ کے ہوتے ہین جن مین نہ قوت حس نہ قوت اہتزاز و تقلص
کی ہی اور عضلات کے نام مختلف اور وجوہ تسمیہ بھی مختلف ہین بعض کا نام برعایت موضع و محل کے ہی جیسے
عضلہ صدریہ یا عضلہ لسانیہ اور بعض کا نام برعایت صورت و شکل کے ہی مثلاً عضلہ منشاریہ
یا عضلہ مخروطیہ اور بعض کا نام بلحاظ منبت اور موصل کے ہی جیسے قصبہ ترقوہ حلمیہ اور بعض کا نام
باعتبار غرض و غایت کے ہی جیسے عضلہ قابضہ عضلہ باسطہ عضلہ خافضہ عضلہ رافعہ اور بعض کا نام
بلحاظ مادہ اور ترتیب لیفات کے ہوتا ہی جیسے تمام لیفات عضلہ کے ایک ہی طرف کو مائل ہون
تو انکو عضلہ بسیطہ کہتے ہین اور اگر ریشے اُسکے جہات مختلفہ کی طرف پھیلے ہون جس طرح مرکز دائرہ سے
خطوط محیط کی جانب جاتے ہین تو اُسکو عضلہ شعاعیہ کہتے ہین۔ جب چند عضلات ملکر ایک کام کرین
تو انکو عضلات متجانسات کہتے ہین اور جو اُنسے افعال متضادہ یکدیگر سرزد ہون تو انکو متباینات
کہتے ہین۔ عضلات کے خلال مین بہت شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصہ اور اعصاب داخل
ہوتے ہین اور یہ آلات حرکت ہین اور اکثر عضلات زوج مخلوق ہوے ہین اسطرح پر کہ ایک
جانب یمین دوسرا جانب یسار ہی اور عضلات جبہہ اور عضلات جفن اور عضلات عین اور
عضلات انف اور فم اور اذن اور فکین اور مری اور حنجرہ اور بطن وغیرہا مع تفصیل اسماء و محال

و منفعت و افعال وغیرہ مطولات مین مسطور ہی اور عضلات کی حرکت تین قسم کی ہی ایک ارادی کہ قصد و شعور سے سرزد ہو مثلاً جب ہمنے چاہا ہاتھ کو اُٹھا لیا جب چاہا نیچے گرا دیا جب چاہا پیر پھیلا دیا جب چاہا سمیٹ لیا اور ایک حرکت طبعی یعنی بلا ارادہ اور شعور کے مثلاً حرکت انبساط اور انقباض قلب کی یا شرائین کی اور اَوردہ اور عروق ماصّہ اور معدہ اور امعا کی اور ایک حرکت مرکبہ یعنی کسیقدر ارادہ اور کسیقدر مقتضاے طبیعت جیسے حرکات عضلات تنفس کی فعل عضلہ کا اسطرح پورا ہوتا ہی کہ عضلہ سکڑ کر طول مین چھوٹا ہو گیا عرض مین زیادہ ہو گیا اور عضلات متبائنہ کی حرکت اگرچہ ظاہر مین نہین معلوم ہوتی ہی مگر وہ بتراً اپنے فعل مین مصروف ہین مثلاً جہان دو عضلہ متباین متساوی القوی جس عضو مین لگے ہین وہ عضو ساکن ہی لیکن جب احدی العضلین نے حرکت کی اور دوسرا ساکن رہا اسوقت وہ عضو حرکت کریگا۔ اور عضلات باسطہ بہ نسبت عضلات قابضہ کے ضعیف ہوتے ہین اسیواسطے انسان کو حالت نوم مین آسایش ملتی ہی اور لیٹے رہنے سے انسان تھکتا نہین ہی اور قوت انبساط وانقباض سب اعضا سے زیادہ قلب مین ہی اور اسکے بعد معدہ مین اسکے بعد امعا مین پھر دیافرغما اور شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصّہ پھر اور عضلات مین اور اس قوت مین بھی اختلاف ہی باعتبار سن کے اور تذکیر تانیث کے اور اعتدال مزاج کے اور عادت کے اور اقلیم کے اور حالت صحت و مرض کے اور تقلّص بسبب اختلاف منافع کے مختلف ہوتا ہی مثلاً تقلّص قلب کا دفعی ہی اور تقلّص مثانہ کا ہنگام تبوّل کے اور تقلّص عضلات مراق کا بوقت تغوّط کے تدریجی ہی اور امراض عضلات کے اکثر یہ ہین ایک جرم عضلہ کا مستحیل طرف استخوان کے ہو سکتا ہی دوسرے دُبلا ہو جانا عضلات کا تیسرے رنگ اسکا متغیر ہو جانا چوتھے فلغمونی کا عارضہ ہونا پانچوین دُبیلہ نکلنا چھٹے غانغرایا۔ ساتوین لینت غیر طبعی آٹھوین تقلص غیر طبیعی۔ موت کے بعد لاش چاک کرنے سے یہ امراض مشاہدے مین آتے ہین **فصل سوم**

رگون کے بیان مین واضح ہو کہ عروق یعنی رگین انابیب غشائیہ ہین لمبی لمبی اور مجوّف تاکہ خون اور رطوبات مائیہ اور کیلوس وغیرہ رطوبات متحالیہ کو بدن مین پہونچا دین انکی چار قسمین ہین شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصّہ اور مثلاً منفذ متخدرہ اور رگین ہر جزء بدن مین موجود ہین اسکی تصدیق اسطرح پر کی گئی ہی کہ پچکاری سے پانی یا رنگ بھر کر مردہ کی لاش مین پہونچایا گیا تو ہر جگہ پانی یا رنگ پہونچ گیا سوا بشرہ یعنی اُس کھال کے جو ظاہر جسم پر مڑھی ہی اور سوا غشاء عنکبوتی دماغ اور ناخنون کے کہ انہین مسامات ہین عروق نہین ہین **بیان شرائین**۔ شرائین عروق ضوارب یعنی جہندہ ہین اور لدن ہین اور قلب سے نابت ہو کر اطراف بدن تک گئی ہین اور نہایت موٹی

یعنی مجوف ہین مگر جسقدر قلب سے دور ہوتی جاتی ہین اُسیقدر تنگ ہوتی جاتی ہین اسیواسطے اسکے شعبہ جو بکثرت ہین اپنی جڑ کے مقام پر وسیع ہوتے ہین پھر بہ نسبت جڑ کے ضیق ہوتے جاتے ہین اسیواسطے اصول مین جریان خون کا بحرکت سریعہ ہوتا ہی اور شعب مین بحرکت بطی اور شرائین ریہ بطن ایمن قلب سے نابت ہوئی ہین اور رطی یعنی ابھر بطن الیسر قلب سے نابت ہی گویا بدن انسان مین فقط دو شریان ہین باقی شرائین سب انکے شعبہ ہین اور جس جگہ شرائین منتہی ہوئی ہین کہین انکی منتہیات اوردہ کی منتہیات یا غبت سے ملی ہین اور کہین انکی منتہیات منقلب ہوگئی ہین ساتھ عروق راشحہ کے اور کہین منتہی ایک شریان کا دوسری شریان کی منتہی سے ملگیا ہی اور انھین کو ثلاثم کہتے ہین اور شریان تین طبقون سے بنی ہین طبقۂ خارجہ متخلخلہ ہی اور طبقۂ اوسط عضلیہ ہی اور طبقۂ داخلی چکنا ہی اور قوت عضلیہ یعنی تقلص کی قوت شریان اکبر مین کم ہی اسواسطے کہ اسکو قلب سے قرب ہی اور قلب کی قوت ترزیق خون کو کافی ہی اور لدنیت زیادہ ہی تاکہ خون کا صدمہ نہ پہونچے یا اتفاقاً صدمہ قطع کا اس شریان پر آجاوے تو منہ شریان کا بسبب قوت لدنیہ کے ضیق ہوجاوے بخلاف شرائین صغیرہ کے کہ انمین ضرورت ایصال خون کی وجہسے قوت عضلیہ زیادہ ہی انمین بسبب فاصلہ کے قلب سے قوت ترزیق کی کم پہونچتی ہی اور قوت لدنیہ انمین کم ہی کیونکہ یہان ضرورت لدونت کی زیادہ نہین ہی اور جرم شرائین کو اوعیہ شرائین صغیرہ غذا پہونچاتی ہین انکو عروق العروق کہتے ہین اور منفعت شرائین کی یہ ہی کہ تمام اعضا کو تغذیہ کے واسطے خون پہونچادین اور تولید حرارت اور رطوبات متحالبہ اور حفظ حرارت غریزی کا کرین اور اورطی بطن الیسر قلب سے نابت ہوکر اوپر کی جانب متصاعد ہوکر اور پھر ہابط ہوکر فقرات صلب کی طرف مائل ہوکر بطریق بائین ثقبہ سفلی دیافرغما کے جوف اسفل مین منحدر ہوئی ہی پھر بموازات جانب چپ فقرات کے فقرۂ سفلی قطن پر پہونچ کر اسکے دو شعبے ہوے ہین جنکو شریانین حرقفتین کہتے ہین اور اورطی جب متصاعد ہوکر ہابط ہوئی ہی وہان صورت قوسی اس صعود وہبوط سے نمایان ہوئی ہے

تصویر نمبر ۸　تصویر شرائین بمقام قلب و ریہ

۱ قوس اورطی
۲ اورطی صدری
۳ شرائین بین الاضلاع
۴ شریان ریوی ایسر
۵ شریان ریوی ایمن
۶ قصبہ ریہ
۷ سباتی ایمن
۸ سباتی ظاہر و باطن
۹ شریان تحت ترقوہ ایمن
۱۰ شریان ابطی
۱۱ شریان عضدی
۱۲ شعبہ قصبہ ریہ
۱۳ شریان تحت ترقوہ ایسر
۱۴ شعبہ قصبۂ ریہ یسری
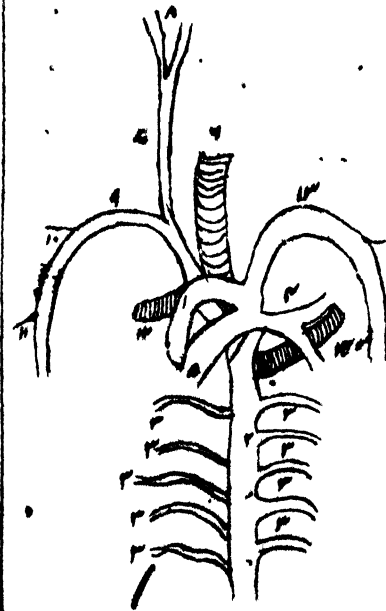
کہ اسکو قوس اورطی کہتے ہین یہان سے تین شعبے شریان کے نکلے ہین جو سر اور عنق اور یدین کو خون پہونچاتے ہین اسی طرح شرائین منشعب ہوکر جا بجا تمام بدن مین پھیلی ہین ایک سو پچاس شعبے شرائین کے ہین جنکے اسما اور وظائف اور مقامات کتب مطولہ مین موجود ہین بغیر معائنہ کے کتاب سے بخوبی سمجھ مین نہین آسکتے ہین بیان اَورِدہ - اوردہ بھی انابیب غشائیہ ہین مگر انمین جہندگی نہین ہوتی ہے اور نبست اَوِردہ کا منتہات شرائین ہے بواسطۂ تلاتم کے اور منتہی انکا اذنین قلب ہین اور انکے بھی شعب اور شعبیات ہوتے ہین اور اصول انکے بھی وسیع ہوتے ہین بسبب شعب کے او - اکثر مواضع اَوردہ کے وہی ہین جو شرائین کے ہین لیکن شرائین غائر ہوتی ہین یعنی داخل مین ہوتی ہین اور اَورِدہ ظاہر ہوتی ہین اور انکے جرم مین بھی تین طبقے ہین مثل شرائین کے مگر انکے طبقات رقیق اور شفاف ہوتے ہین اور انکے اندر زوائد غشائیہ ہلالیہ ہوتے ہین جنکے سبب سے خون رجعت قہقری نہین کرسکتا ہے اور خون لوٹ کر اذن یمنی قلب مین جاتا ہے اور ورید اجوف اعلی اذن یمنی قلب مین منتہی ہوئی ہے اَورِدہ مفصل مرفق پر تین وریدین ہین ایک قیفال کبیر جسکو سر رو کہتے ہین یہ موازات ابہام سے ممتد ہوئی ہے دوسری باسلیق یعنی شہ رگ تیسری اکحل یعنی ہفت اندام پس قیفال کبیر طرف اعلی ساعد ممتد ہوئی ہے اور باسلیق طرف انسی مین شریان عضدی پر ممتد ہے اور اکحل وسط ساعد مین ہے اور اسکے دو شعبے ہوے ہین ایک کا نام اکحل قیفالی

تصویر نمبر ۹

تصویر اَورِدہ جذع و عنق

ورید اجوف علوی	۱
ورید ایسر	۲
ورید ایمن	۳
وداجی باطن	۴
وداجی ظاہر	۵
ورید بین الاضلاع	۶
ورید اجوف سفلی	۷
المنوی الایسر	۹
المنوی الایمن	۱۰

صورت ضمامات اَوردہ

ورید کا ٹکڑا طول مین شگاف کرکے دکھایا ہے

ایسی ضمامات کی ہیئت امتلا کی حالت مین دکھائی ہے

دوسری کا نام اکحل باسلیقی ان رگون کی فصد کھولی جاتی ہی پھر یہ تینون اَوردہ مفصل مرفق پر ایک ہوگئی ہین
وہان پر اسکا نام ورید العضید ہی پھر بغل سے مُرور کرکے عظم الکتف اور ورید صدری سے صدر کا
خون لیتی ہوئی دو اجنین سے ملگئی ہی اور خون جدار اول دماغ اور غشاء رئیہ اور حجاب قلب اور دیافرغما
وغیرہ کا لیکر اورا اَورِ عروق سے متحد ہوکر اجوف اعلی منتہی ہی یعنی ہابط ہی اسیطرح اجوف اسفل گویا
جمیع اَوردہ اسفل کی جڑ ہی اور ورید الباب ایک بڑی ورید ہی کہ اُسکے شعبے کبد مین پھیلے ہین یہ احشار
بطن سے خون لیکر کبد مین پہونچاتی ہی اور اَوردہ کے خون مین جہندگی نہین ہوتی ہی اسوجہ سے کہ
جب طرف ایمن قلب کے منقبض ہوتی ہی تو اُسمین خون بطور ترزیق کے جاری ہوتا ہی اور جب اسکو
انبساط ہوتا ہی تو یہ خون کو جو اَوردہ مین ہی بطریق جذب کے کھینچتا ہی لہذا اسمین دفق نہین ہوتا ہی باقی
مفصل مطولات مین ہی **بیان عروق ماصّہ یعنی جذاب** یہ رگین نہایت باریک اور دقیق اور
لطیف ہین رطوبت مائیہ کو ہر جزو سے اجزاء بدن کے اور بھی کیلوس کو امعا سے کھینچکر مجرائے صدری
مین پہونچاتی ہین اور بھی بعض اشیاء خارجی جو بدن سے مماس ہووین انکو داخل مین پہونچاتی ہین عروق
ماصّہ کی دو قسمین ہین ایک عروق لبنیہ دوسری عروق مائیہ عروق لبنیہ امعا مین اور جدار اول امعا مین
ہوتی ہین اور صورت انکی شاخ درخت کی طرح ہی کہ اقطار انکی منتہی پر زیادہ ہوتی ہین یہ عروق بھی
ہر جزو بدن مین ہوتی ہین سوائے دماغ اور نخاع اور کرہ عین اور مشیمیہ کے اور غدد مائیہ مین داخل ہوکر
خارج ہوئی ہین اور عروق مائیہ ہر جزو مین اجزاء بدن کے موجود ہین مشاہدہ مین نہین آتی ہین لیکن
امتحانات متعددسے وجود انکا ثابت ہی اور سر مین اور گردن مین اور دونون اطراف اعلی اور دونون
اطراف اسفل اور احشاء اور بطن اور صدر وغیرہ اعضا مین ہوتی ہین پس عروق لبنیہ کیلوس کو امعا سے
کھینچتی ہین اور عروق مائیہ تجویفات کے بخارات کو اور بھی جو ہر متخلل مین سے مائیت کو جذب
کرتی ہین اسیوجہ سے پارہ جب جلد مین ملا جاوے تو بدن مین جذب ہوتا ہی یا مالش یا ضماد
وغیرہ بدن پر کیا جاوے تو اُسکے جزو مؤثر کو بھی عروق کھینچکر بدن مین داخل کردیتی ہین اور یہی
عروق پانی کو جو تجویفات مین مقدار مناسب سے زائد پیدا ہوتا ہی جذب کرکے دفع کرتی ہین اور جب
ان عروق کے ذریعہ سے کیلوس خون مین ملکر ورید ترقوی مین پہونچتا ہی اُس وقت کیلوس کے
رنگ مین تبدیلی واقع ہوتی ہی یعنی سپیدی سے مائل بسرخی ہوجاتا ہی اور جب قلب مین پہونچتا ہی
تو اُسوقت خون خالص ہوجاتا ہی اور انھین عروق کے سبب سے بدل مایتحلل واقع ہوتا ہی **فصل
چہارم اعصاب کے بیان مین** - اعصاب یعنی پٹھے بطور لمبی لمبی رسیون کے

سپید رنگ کے ریشون سے لیفات کے اور ایک جوہر ملائم سے جو قوت حس کا معین ہی مرکب ہوتے ہین اور اغشیہ دماغ نہایت باریک و رقیق اُنپر مڑھی ہوتی ہین اُنکو غمد الاعصاب کہتے ہین غمد کے معنی میان تلوار کے ہین جسطرح تلوار میان مین رہتی ہی ویسے ہی یہ اعصاب اُن اغشیہ کے غلاف مین رہتے ہین۔ اور اعصاب کی دو قسمین ہین ایک اعصاب حس دوسری اعصاب حرکت اور کل اعصاب ۳۹ زوج ہین از انجملہ نو زوج اعصاب کے دماغ سے ثابت ہوے ہین اور تیس زوج نخاع سے ثابت ہوتے ہین ایک
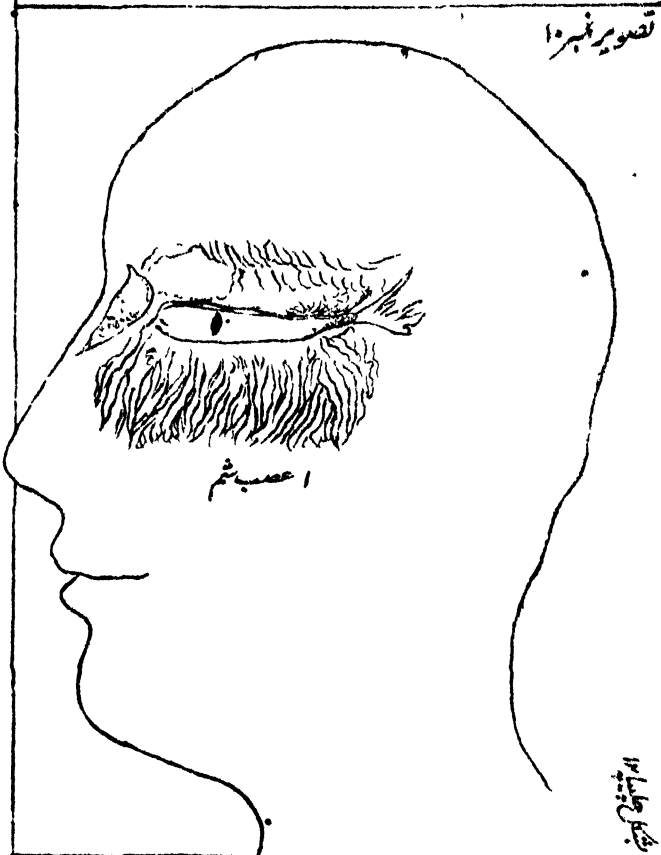
عصب شم ہی کہ بیخ تحل سے ایک کتلہ جانب مقدم آکر پھیلا ہی اسیکو متقدمین نے مشابہ بحلمہ ثدی کہا ہی پھر عظم جبہہ اور عظم وتدی کے قریب مسطح ہو گیا ہی اور اسی مین سے شعبات نکل کر غشاء انف تک آئے ہین جسکی وجہ سے ادراک مشمومات کا ہوتا ہی اسمین جب فساد آتا ہی قوت شم مین بھی فساد آتا ہی۔ تصویر نمبر ۱۰۔ دوسرا عصب البصر اسکا شعبہ جانب راست سے ناشی ہوکر جانب چپ کو گیا ہی اور جانب چپ سے ناشی ہوکر جانب راست کو گیا ہی اور دونون شعبون کو باہم تقاطع ہوکر تقاطع صلیبی ہو گیا ہی وہی مقام تقاطع مجمع النور ہی اور مجمع النور سے نکل کر دماغ مین ملے ہین کہ وہ انکا منشا ہی باین صورت۔ تصویر نمبر ۱۱ تیسرا عصب محرک العین یہ دماغ کی دونون ساقون سے نکل کر غشاء صلب کو پھاڑتا ہوا حجبہ سے نکلکر عضلات عین مین پیوست ہوا ہی تا کہ انکو حرکت دیوے چوتھا عصب ذ یہ ہی اسکو عصب سفانی

بھی کہتے ہین یہ ایک چھوٹا سا عصب ہی کہ عصب ثالث کے ساتھ نکل کر عضلۂ چشم مین نافذ ہوا ہی مقلہ کو حرکت دوری اسی کی وجہ سے ہوتی ہی پانچوان عصب ثلاثی ہی یہ عصب مقدم دمیغ کی دونون ساقون سے نابت ہو کر داخل حجبہ مین اسکے تین شعبے ہو جاتے ہین ایک شعبہ بصریہ دوسرا فکیہ علیا تیسرا فکیہ سفلی پھر ان تینون شعبون کے بہت سے شعبے اور شعبیات ہو جاتے ہین کہ وہ ناک مین اور زبان وغیرہ مین پھیلتے ہین اسی کے ماؤف ہونے سے درد عصابہ پیدا ہوتا ہی اور اسی کے شعبون کے ذریعہ سے دانتون مین اور زیر زبان قوت حس پہونچتی ہی اور تلخ اور شیرین مین امتیاز حاصل ہوتا ہی چھٹا عصب مبعد ہی یہ پٹھہ مؤخر دماغ سے نابت ہو کر مقدم کی طرف آتا ہی اور زوج خامس اور ثالث اور رابع کے ساتھ مل کر عضلات چشم مین داخل ہوتا ہی ساتوان عصب سمع ہی کہ اسکو عصب وجہی کہتے ہین یہ پٹھہ تمام عضلات چہرہ کا محرک ہی اور عصب سمعی سے اسکے شعبے ملے ہین اور بہت سے شعبے اسی کے وجہ اور عنق مین گئے ہین اور چھٹا اور ساتوان زوج گویا دو شاخ اور ایک اصل ہین اور اسی کی ایک شاخ ملتقاء فکین پر پہونچ کر شعبیات اسکے عضلات چہرہ مین منبسط ہوے ہین اسی مین فتور پڑنے سے عارضہ لقوہ کا ہوتا ہی اور آنکھ بند نہین ہو سکتی ہی دوسرا جزو لین ہی جس کے ریشے رطوبات حفرہاے گوش مین تیرتے رہتے ہین صورت سے جو تموج ہوا مین آتا ہی اور اس تموج سے رطوبات گوش کو تموج ہوتا ہی اس تموج کی حرکت بذریعہ ان ریشون کے دماغ مین پہونچکر ادراک اصوات ہوتا ہی آٹھوان زوج عصب وہ ہی کہ موضع اتصال عظم مؤخر دماغ اور عظم حجری سے نکل کر تین شعبے ہو کر ایک شعبہ زبان مین پھیلا ہی دوسرا شعبہ سینہ مین دل اور ریہ پر پھیل کر تمام احشا مین منشعب و منتشر ہوا ہی تیسرا شعبہ عضلات عنق اور ظہر مین منشعب اور منتشر ہوا ہی نوان عصب اللسان ہی یہ پٹھہ راس النخاع سے نابت ہو کر عضلات زبان مین پہونچ کر منشعب ہوا ہی اور غشاء مخاطی بلعوم اور لہات اور لوزتین کو افادہ حس کا دیتا ہی۔ غرضکہ یہ نو اعصاب اعصاب حس ہین کہ منجملہ انکے تین پٹھے یعنی عصب شم و عصب بصر و عصب محرک العین دماغ سے نابت ہوے ہین اور دو پٹھے یعنی عصب اذ بہ کہ اسے عصب بکری بھی کہتے ہین اور عصب ثلاثی دمیغ سے نابت ہوے ہین اور تین پٹھے یعنی عصب سمع اور عصب مجتاز اور عصب لسان راس النخاع سے نابت ہوے ہین درحقیقت نبت سب کا دماغ ہی۔ اور اعصاب نخاع یعنی وہ پٹھے جو نخاع سے نابت ہو کر مہرہاے پشت کے دونون طرف کے سوراخون سے نکلے ہین انکی چار قسمین ہین۔ ایک عنقیہ۔ دوسری صلبیہ۔ تیسری قطنیہ۔ چوتھی عجزیہ۔ پس عضلات عنقیہ آٹھ زوج ہین زوج اول کو عصبان قمحدویان کہتے ہین یہ دونون پٹھے مبداء نخاع سے اگے ہین اور قمحدوہ اور گردن پر پہونچ کر منشعب ہوے ہین اور زوج ثانی منشعب ہو کر کانون کی طرف آیا ہی۔

اور زوج ثالث منشعب ہوکر عظم الکتف اور عضلات صدر کی طرف آیا ہی اور پردۂ دیافرغما تک پہونچا ہی
اور زوج رابع سے دیافرغما کے اعصاب بنتے ہین اور زوج رابع اور خامس اور سادس اور سابع
اور ثامن ملکر گردن اور داخل جمجمہ مین پہونچکر پھر خارج سے اور ترقوہ اور حجاب قلب اور دیافرغما مین
ملے ہین اور دونون ہاتھون مین آئے ہین - اور اعصاب صُلب یعنی پیٹھ کے پٹھے بارہ زوج ہین اور
یہ عصاب پشت کے عضلات اور پسلیون کے عضلات اور صدر کے عضلات اور مراق کے عضلات
اور دیافرغما کے عضلات مین نافذ اور منتشر ہوے ہین - اور اعصاب قُطن پانچ زوج ہین کہ عضلات
قطن اور اُسکی جلد اور جلد مُراق اور صفن اور انثیین اور رحم اور دیافرغما اور ساق تک گئے ہین - اور
اعصاب عجز پانچ زوج ہین کہ منتہائے نخاع سے نابت ہوکر دُبر اور مثانہ اور آلات تناسل اور
ساق اور کعب اور قدم وغیرہ تک پھیلے ہین - ایک اور عصب حساس کبیر ہی کہ جسکو عصب سمپاتوی
کہتے ہین سمپاتیا لفظ یونانی ہی اسکے معنی شرکت فی الاحساس کے ہین پس یہ پٹھہ اعضاء بعیدہ کے واسطے
مشارک فی الاحساس ہی اسواسطے اسکا نام عصب سمپاتوی رکھا گیا یہ پٹھہ داخل تجویف جمجمہ سے
نابت ہوا ہی اور وہان سے نکل کر فقرات گردن اور پشت اور قطن اور عجز کی جانب آکر شعیبات اعصاب
نخاعیہ سے ملا ہی اسی طرح پر کہ ملتقی کے مقام پر ایک چھوٹی سی گرہ بنگئی ہی اور اسکی فروع گردن اور
قلب اور سینہ اور شراسیف اور معدہ اور طحال اور ماساریقا وغیرہ تمام اعضاء بدن مین پھیلی ہین
تمام اعصاب کے شعبون اور شعیبات کے نام اور مقام اور انکی وضع اور کام اور محل تفریع وغیرہ
مین تطویل تھی اور بغیر اسکلیٹن یعنی قالب تشریح یا بغیر میپ یعنی نقشۂ تصویر یا چاک کرنے لاش کے
تفہیم دشوار تھی لہذا اُس سے تعرّض نہ کیا گیا چونکہ یہان آلات حس کا ذکر ہوا ہی پس کیفیت احساس کا
بھی بیان اسی موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہی

فصل پنجم بیان مین کیفیت احساس کے

واضح ہو کہ حواس ظاہری کہ جنکے ذریعہ سے حواس باطنی ادراک اشیاء خارجیہ کا کرتے ہین پانچ ہین -
اعضائے لمس - اعضائے شم - اعضائے ذوق - اعضائے سمع - اعضائے بصر -

بیان لمس -

قوت لمس کا تعلق جلد سے ہی اور جلد کے چار طبقے ہین - ایک بُشرہ کہ اُسکو جُلیدہ بھی کہتے ہین - دوسرا
نسیج بلغمی یعنی شبکیہ بلغمیہ - تیسرا جلد حقیقی اُدمہ - چوتھا غشاء شحمی - پس اُدمہ ایک موٹی جھلی لدن الجوہر شبکہ
بلغمیہ اور غشاء شحمی کے درمیان مین موضوع ہی اور یہی آلہ حس کی ہی اور اسمین بہت سے سوراخ ہین
اور تمام بدن کی ساتر ہی اور لیفات اور عروق اور اعصاب سے مرکب ہی اور اسکی سطح خارجی پر
شبکہ بلغمیہ بچھا ہوا ہی اور اسمین زغبات یعنی روئین ہین کہ وہ منتہا اعصاب مین سے لگے ہین وہ

نہایت شدید الحس ہین اور بشرہ کہ اُسکو جلد کاذب بھی کہتے ہین ایک باریک اور لطیف جھلی ہی جسمین
حس نہین ہی تمام سطح بدن خارجی پر مڑھی ہی روئین اور بال اور عروق اُسکو پھاڑکر نکلتے ہین اور
سطح خارجی اُسکی خشک اور سطح داخلی تر ہی اور اُسی طرف داخلی مین زُغبات مخمل کی طرح ملاصق جلد حقیقی
سے ہین بواسطۂ شبکہ ملغمیہ کے اور یہ جھلی مختلف الغلظ ہی مثلاً بمقام شفتین و زبانؔ و حشفہ و عنق فرج
نہایت اَرَق ہی اور پوردن مین اور مُنھ پر نہایت دقیق ہی اور کف دست و پا اور ایڑی پر نہایت
اغلظ ہی اور کبھی یہ جلد متقشر ہوکر بھوسی نہی بدن سے نکلتی ہی اُسکو تقشر الجلد کہتے ہین اور یہی جلد کبھی ناخن
کی جڑ کے پاس اُکھڑ جاتی ہی تو مشاہدہ مین آتی ہی اور شبکہ ملغمیہ بشرہ اور جلد حقیقی کے درمیان مین ہی
اسی کے رنگ سے رنگ آدمیون کا مختلف ہوتا ہی- اور پسینہ جو نکلتا ہی اُسکی دو قسمین ہین ایک محسوس
دوسرا غیر محسوس محسوس تو وہ ہی کہ جب افراط کے ساتھ بسبب ریاضت اور تعب گرمی وغیرہ کے
نکلتا ہی اور غیر محسوس وہ ہی کہ ہمیشہ نکلتا رہتا ہی اُسکے سبب سے سطح ظاہری بدن کی تازہ و شاداب
رہتی ہی موسم سرما مین عرق غیر محسوس کا نکلنا بعض اجسام مین ایسا کم ہوجاتا ہی کہ بدن پر خشکی محسوس ہونے
لگتی ہی اور بھوسی جلد کی اُترتی ہی- اور ناخن اور بال کو اجزاے اضافیہ یعنی ملحقات بشرہ سے قرار دیا ہی
اسواسطے کہ بنا رجوہری بشرہ اور بالون اور ناخونون کی ایک ہی ہی اور متقدمین ناخنون کو جنس اعصاب مین
اور بالون کو دخانیت اخلاط سے کہتے ہین واعلم عنداللہ اور صورت چارون طبقات جلد کی اسطرح پر ہی

تصویر نمبر ۱

ادمہ

بیان بالون کا اور بالون کے نام بحسب مقام کے مختلف ہین مثلاً سر کے بالون کو فرع اور بھون کے
بالون کو حاجب اور پلک کے بالون کو ہُدب اور نتھنون کے اندر کے بالون کو شعر الانف اور کان کے
بالون کو غفیرہ اور لب بالا کے بالون کو یعنی مونچھون کو شارب اور لب زیرین کے وسط کے بالون کو عنفقہ
اور ذقن اسفل کے بالون کو لحی اور کان کے قریب کے بالون کو عذار اور بغل کے بالون کو شعر الابط علی ہذا القیاس
سب جگہ کے بالون کے نام جداگانہ ہین **بیان ذوق کا** حس ذوق کا عضو خاص زبان ہی قاعدہ زبان کا
پیچھے کی جانب عظم لامی سے ملا ہی بذریعہ عضلات کثیرہ کے اور سطح زیرین اسکی بذریعہ عضلتین ذقنتین کے
فک اسفل سے ملی ہی اور تکوّن اسکا بہت سے غدودون اور عضلون اور لیفات سے ہی اور اسکے اعصاب

زوج نہم کے شعبین ہین اور زبان بذریۂ زغبیات عصبیہ اور بشیرہ اور رضاب یعنی لعاب دہن کی وجہ سے ادراک شیرینی اور تلخی اور ترشی وغیرہ مزون کا کرتی ہی اور جب اسمین کوئی مادہ آجاتا ہی تو قوت ذائقہ باطل یا متغیر ہو جاتی ہی اور کیفیت پہونچنے ذائقہ کی مدرکہ تک وہی اعصاب ہین صورت زبان یہ ہی بیان شم کا۔ ناک مخصوص آلۂ شم ہی اسمین عصب شم اور زوج خامس کے دو شعبے آئے ہین اور اسکی دو قسمین ہین ایک انف خارجی دوسری انف داخلی عنف داخلی مین منخرین اور پانچ غضروف اور جدا اول عظم جبہہ اور عظم مصفاۃ اور عظم وتدی ہین اور ناک کی جڑ جبہہ کی ہڈی سے ملی ہی اور دو پرۂ بینی جو متحرک ہوتے ہین انکو حنابتان کہتے ہین اور اسمین شرائین اور اوردہ اور غضروف اور اعصاب ہین اگرچہ ناک آلۂ شم ہی مگر تنفس اور تکلم پر بھی معین ہی اور ذائقہ کے ادراک مین بھی اسکو دخل ہی بیان باصرہ یعنی بینائی کا اسکا آلہ آنکھ ہی جو موضوع ہی مجرین ہڈیون مین جبہہ کے نیچے اور ناک کے اوپر اور آلۂ بصر کے اجزا منقسم ہین دو قسمون پر ایک اجزاے خارجیہ دوسرے داخلیہ اجزاے خارجیہ مین ایک حاجب یعنی بھوین ہین کہ وہ روشنی تیز اور زائد آفتاب کو آنکھ مین اثر کرنے سے مانع ہین اور پسینہ جو پیشانی پر آوے اسکو آنکھ مین جانے نہین دیتے ہین دوسرے جفنتین یعنی پلکین جو سطح طبقۂ ملتحمہ کو اپنی سطح داخلی سے محفوظ رکھتی ہین اور غضروف اور جلد کو اپنی سطح خارجی سے محفوظ رکھتی ہین تیسرے غضروف دقیق جو مابین ملتحمہ اور سطح خارجی پلک کے ہی اسکو غضروف الجفن کہتے ہین اسی کے کنارہ پر بال پلکون کے ہوتے ہین اور منفعت اسکی یہ ہی کہ آنکھون کو سونے کی حالت مین ڈھانکے رکھتا ہی تاکہ صدمۂ ہوا اور گرد وغبار سے محفوظ رکھے اور خطوط شعاعیۂ آفتاب اور روشنی جو مانع نوم ہی نہ آنے پاوے اور آب وتاب ملتحمہ کی ہر وقت قائم رہے اور اسمین دو سوراخ آنسوؤن کے نکلنے کے ہین نہایت باریک وتنگ ہین ایک جانب انسی کے ایک جانب وحشی کے انہین کو غرب اور مدمع کہتے ہین آدھ انگل کی مسافت پر دونون سوراخ مل گئے ہین اسی سے کیس دمعی پیدا ہو کر بطور مجری کے ناک تک گئی ہی چوتھا غدہ دمعیہ ہی بیضوی شکل جانب اعلی محجر کے موضوع ہی پانچوان آق یعنی گوشۂ چشم ہی جس کے سبب سے آنسو دونون سوراخون مین پلک کے جاتے ہین ادھر ادھر نہین بہنے پاتے ہین چھٹے ملی ہلالی ایک جھلی ہی جو موضوع ہی درمیان ملتحمہ اور

مقلہ یعنی کرۂ چشم کے ساتوین طبقہ ملتحمہ ہی وہ ایک جھلی ہی شفاف اُسمین بہت سی باریک رگین ہین کنارۂ پلک سے ممتد ہو کر سطح داخلی اور مقدم کرۂ چشم پر محیط ہین اور خوب مضبوطی کے ساتھ قرنیہ سے چپٹی ہی اور جزو داخلی کو آنکھ کے مقلہ یعنی کرۂ چشم کہتے ہین اسمین پہلا طبقہ صلبیہ ہی یہ ایک جھلی ہی صفیق نہایت مستحکم اور عضلات چشم سے چپٹی ہوئی ہی جزو مقدم اسکا کانچ کی طرح شفاف اور بلند ہی اُسکو قرنیہ کہتے دوسرا ایک نرم جھلی ہی غیر مستوی جس مین متعدد رگین ہین اسکو طبقۂ مشیمیہ کہتے ہین بذریعۂ عروق کے ممتد ہو کر اس سے ایک جزو ملوّن پیدا ہوتا ہی اسی سے آنکھ کا رنگ سیاہ یا شہلا یا ازرق وغیرہ ہوتا ہی اور اسکو عنبیہ کہتے ہین اسمین قوت انقباض و انبساط ہی اسی کے سبب سے پتلی کا ثقبہ جسکو انسان العین کہتے ہین سکڑتا اور پھیلتا ہی تیسرا سطح موخر طبقۂ مشیمیہ کو ایک سیاہ رطوبت ساتر ہوئی ہی چوتھے سطح داخلی طبقۂ مشیمیہ مین چند خطوط سپید بصورت آرہ کے دندانون کے ہین اُنکو زوائد قرنیہ کہتے ہین پانچوین جو سیاہ رطوبت طبقۂ مشیمیہ کی ہی اُسکے نیچے ایک سپید جھلی نرم جسمین بہت رگین ہین پائی جاتی ہی اُسکو طبقۂ شبکیہ کہتے ہین اور بالذات آلۂ بصارت یہی ہی اور ان سب طبقات کے داخل مین رطوبت زجاجیہ اور رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ بھری رہتی ہی چنانچہ رطوبت زجاجیہ ایک جسم مدوّر لین و شفاف مقعر طبقۂ شبکیہ مین بھری ہی اور اسپر ایک غشاء رقیق مڑھی ہی جسکو طبقۂ عنکبوتیہ کہتے ہین اور رطوبت جلیدیہ ایک جسم منجمد مثل اُولے کے ہی اور مقعر مقدم رطوبت زجاجیہ کی موضوع ہی اسکو بھی ایک غشاء محیط ہی اور رطوبت بیضیہ ایک رقیق سیال رطوبت نہایت شفاف رطوبت جلیدیہ اور قرنیہ شفافہ کی فضا مین بھری ہی۔
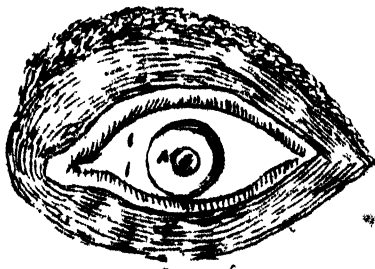
تصویر چشم چپ　　نمبر ١٣

حاجب بھون

١ جفن پلک
٢ اہداب
٣ غضروف پلک
٤ ماق وزاویہ انسیہ
٥ زاویہ وحشیہ
٦ لحمہ دمعیہ
٧ انسان العین و ثقبہ بصر
٨ مقلہ
٩ حدقہ
١٠ حاجب

اب تھوڑا سا حال کیفیت بصر کا بیان کیا جاتا ہی قوت بصر کا یہ کام ہی کہ اشیا جو خارج مین موجود ہین اُنکو کمّاً اور کیفاً ادراک کرے یعنی صورت شکل رنگ طول عرض وغیرہ ہر محسوس کا دریافت کرے خاص آلہ بصر کا طبقۂ شبکیہ یعنی منتہی لیفات منبسطۂ عصب زوج ثانی کا ہی اور روشنی اسکے ادراک کی معین ہی اگر روشنی نہووے تو کچھ نہین دیکھا جا سکتا ہی جب خطوط شعاعیہ آنکھ مین نافذ ہو کر

صور مرئیات کو طبقۂ شبکیہ مین مرتسم کرتے ہین جس طرح فوٹوگراف کے شیشہ مین عکس مرتسم ہوتا ہی پس
اسوقت شعاع کہ ایک جوہر دقیق ہی آفتاب سے یا اور کسی جسم مستنیر سے بصورت خطوط مستقیمہ کے
نہایت سُرعت کے ساتھ نکلتی ہی اور جو ہر متخلخل مین جیسے کہ ہوا ہے جو ہی بسبیل استقامت مرور کرتی ہی
اور جب کسی جوہر متکاثف شفاف ۔۔ اور صلب ذی الحداب مین داخل ہوتی ہی جس طرح کانچ کا کرہ
یا رطوبت جلیدیہ چشم اُسوقت یہ ذرات باہم متقارب اور مجتمع ہوکر بصورت نقطہ بن کر دوسری
جانب سے نکلتے ہین اسکو نقطۂ محرق کہتے ہین کیونکہ جب خطوط شعاعی جو ہر معنی گرم سے مثل آفتاب
کے نکلتے ہین تو اس نقطہ مین آگ کے برابر گرمی ہوتی ہی کہ دوسری چیز کو جلا دیتی ہی اسی بنا پر
مَرایاے محرقہ یعنی آتشی شیشے بنائے جاتے ہین جنکو آفتاب کے مقابل رکھین تو ایک نقطۂ روشنی کا
پیدا ہوتا ہی کہ اُس نقطہ کو بارود یا روئی وغیرہ کی محاذات مین رکھنے سے آگ لگ اُٹھتی ہی غرضکہ
جب یہ ذرات روشنی کے شبکیہ مین پڑتے ہین تو اسمین سے نکل کر قرنیہ پر آتے ہین اور یہ طبقہ محدّب
اور شفاف اور صلب ہی اِس جہت سے ذرات روشنی کے باہم متقارب اور مجتمع ہوکر رطوبت بیضیہ
اور ثقبہ عنبیہ مین ہوکر جلیدیہ مین آتے ہین اور یہان بالکل متقارب ہوکر جیسے آتشی شیشے کی
دال دھوپ کے سبب سے پڑتی ہی اُسی صورت کی دال شبکیہ مین پڑتی ہی تب اُس دال مین
عکس صورت اشیاء خارجیہ کا پڑتا ہی اُسکو عصب بصر مُدرکہ مین پہونچاتا ہی پس اگر رطوبت جلیدیہ
قدر مناسب سے زیادہ متحدّب ہو جاتی ہی تو دال روشنی کی ٹھیک رطوبت جلیدیہ پر نہین پڑتی ہی
بلکہ رطوبت جلیدیہ کے قُدّام مین واقع ہوتی ہی اُسوقت قریب کی چیز دکھائی دیتی ہی دور کی نہین
دکھائی دیتی ہی اور اگر انحداب اُسکا قدر مناسب سے کم ہوتا ہی تو طبقۂ شبکیہ سے آگے بڑھکر دال
روشنی کی پڑتی ہی تو دُور کی چیز دکھائی دیتی ہی نزدیک کی نہین دکھائی دیتی ہی اور عنبیہ مین
قوت انقباض و انبساط منجانب اللہ رکھی ہوئی ہی شبکیہ پر مُضاعفت روشنی کی اسی کے جہت سے
نہین ہونے پاتی ہی اسیواسطے ضو شدید مین ثقبہ تنگ ہو جاتا ہی اور تاریکی مین پھیل جاتا ہی
اسی وجہ سے انسان ضوء شدید مین آنکھون کو بھینچکر دیکھتا ہی اور تاریکی مین آنکھین پھاڑکر دیکھتا ہی

بیان حس سمع سماعت کا آلہ اُذن یعنی کان ہی اسکی دو قسمین ہین ایک اُذن خارجی جو
ظاہر مین دکھائی دیتا ہی اُسکو صیوان کہتے ہین دوسرا اُذن داخلی جو مخفی ہی اُذن خارجی ایک
غضروف ہی بیضی الشکل جلد عام سے مستور ہی جانب مقدم اسکا مقعر ہی اور جانب مؤخر محدب ہی اور
اسمین چند مشارف اور مقعرات ہین اور اسی غضروف کے اسفل مین جو یعنی بناگوش یا گدّہ ہی سے

اور اِسی غضروف کے وسط مین سوراخ جسکو ثقب الصماخ یا ثقب السمع کہتے ہین پایا جاتا ہی اور غشاے طبل پر
یہ ثقب السمع منتہی ہوا ہی اور اِس غضروف مین عضلات اور رباطات لگے ہین جنکی جہت سے نسان
کانون کو حرکت دے سکتا ہی بندر کی طرح پر اور اِسی مین اَوْرِدہ اور شرائین اور اعصاب بھی لگے ہین -

تصویر نمبر ۱۴ تصویر عضلات و اعصاب گوش

اور اذن داخلی جسکو صحن بھی کہتے ہین عظم حجری سے ملصق ہی اِسمین
ایک تجویف مدور ہی اُسپر ایک جھلّی مڑھی ہی اُس تجویف کو طبل
اور اُس جھلّی کو غشاء الطبلی یعنی کان کا پردہ کہتے ہین اور اِسمین
چار ہڈیان نہایت چھوٹی اور باریک اور کچھ عضلات اور وَتر
ہین جن سب کو یہ غشاء طبل محیط ہی اور بھی کان کے اندر
نخاریب یعنی سوراخ اور طرائق یعنی راہین ہین اور اِس مین
غشاء متخلل ہی اِسمین ایک قسم کی رطوبت رہتی ہی کہ وہ انابیب
یعنی پونگیون مین بھری رہتی ہی اور اِسمین اَوْرِدہ اور شرائین
اور اعصاب لگے ہین اور عصب اِسپر منبسط ہی اور تیر تار رہتا ہی
اور حلزون وغیرہ اجزاے کان کا بیان بغیر دیکھے سمجھ مین نہین آسکتا ہی بہر کیف ہواے متموّج جب قرع
کرتی ہی جسم مصوّت پر تو وہ آواز بطریق خطوط مستقیمہ کے جنکو خطوط صوتیہ کہتے ہین اقصاء بعد بعید تک
پہونچتی ہی اور آواز بواسطۂ اجسام لینہ کے صغیر یا باطل ہو جاتی ہی اور ازدیاد صوت بواسطۂ اجزاء لدنہ
کے ہوتا ہی اور آلۂ سمع جزء لین زوج سابع کا ہی جو اجزاے کان پر منبسط ہی یہی خطوط صوتیہ شی مصوّت سے خارج
ہو کر کان کے اندر پہونچتے ہین اور غشاء طبلی کو قرع کرتے ہین اور رطوبت کو متموّج کر کے عصب منبسط تک
پہونچتے ہین اور عصب سمع ان حرکات متموّجی کو حس مشترک تک پہونچاتا ہی اور حس مشترک تفاوت
اصوات سے الفاظ پر حکم کرتا ہی اور بعض مشرحین کا یہ قول ہی کہ رطوبت کے تموّج سے اصوات کا
احساس نہین ہوتا ہی بلکہ ہوا عصب سمع پر قرع کرتی ہی اُس سے ادراک اصوات ہوتا ہی **فصل**
ششم بیان مین اعضاء ہاضمہ کے انکو جہاز ہضمی کہتے ہین وہ ایک قناب ہضمی اور اَوْر اعضا اُسکے
متعلق کے ہین - قناب ہضمی ایک قناب عضلی اور غشائی ۳۰ فٹ لمبی مُنھ سے لگا کر مبرز تک ہی اور اُسپر
ایک غشاے مخاطی مڑھی ہی اور اُسکے مختلف حصّے ہین اور نہر ہر حصّہ کے مواقع اور نام اور کام
جداگانہ ہین پہلا حصہ اسکا فم یعنی دہان ہی - دوسرا بلعوم - تیسرا مری - چوتھا معدہ - پانچوان امعاے
دقیق جسکے تین حصے ہین اثنا عشری اور صائم اور لفائفی - چھٹا امعاے غلیظ جسکے تین حصّے ہین اعور

قولون مستقیم - اور ہر حصہ کا وظیفہ خاص اور منفعت خاص در باب عمل ہضمی کے ہی یعنی فم کا یہ وظیفہ ہی
کہ مضغ (چبانا) طعام کرتا ہی اور اُسکے اجزا کو مُتصَغّر (چھوٹے چھوٹے) کرتا ہی اور اُسمین افراز لعابی بمراد ہضم وسہولت ازدرار (کام) کے ممزوج کر دیتا ہی اور دانت چبانے مین غذا کے مُعین ہوتے ہین اور بلعوم اور مری اُسکو نگل کر
معدہ مین پہونچاتے ہین اور معدہ محل ہضم اول اور امعاے دقاق محل ہضم ثانی اور امتصاص
کیلوس کے ہین اور امعاے غلاظ مین ثُفل (فضلہ) غذا رہتا ہی جو معا مستقیم سے خارج ہوتا ہی اور اُسکو براز
کہتے ہین اور بلعوم اسی قناب ہضمی کا ایک جزو ہی اور وہ ایک کیسہ عضلی غشائی ہی جانب اعلیٰ سے
مسدود ہی جانب اسفل سے کُھلا ہی اور بہ نسبت جانب اسفل کے اعلیٰ کی طرف زیادہ وسیع ہی اور
موضوع ہی جانب خلف انف (ناک) اور فم اور حنجرہ کے اور ممتد ہوتا ہی جانب اسفل قاعدہ جمجمہ سے محاذی
فقرۂ خامس کے فقرات عنقیہ سے اور طول اسکا اکثر چار قیراط (یعنی انچھ) ہوتا ہی اور زبان اور عظم لامی
اور حنجرہ سے متصل ہی اور اسی مین دو ثقبہ ناک کے اور دو ثقبہ قناب اوستاکیوس اور فتحہ فم اور فتحہ حنجرہ
اور فتحہ مری یعنی سات فتحات ہین اور اسکے تین طبقے ہین مُخاطیہ عضلیہ لیفیہ اور بہت سے غدد اسمین ہین
مری یہ قناب غشائی ہی اکثر طول اسکا ۹ - انچہ کا ہوتا ہی بلعوم سے معدہ تک ہی محاذات فقرہ خامسہ عنقیہ
سے فقرہ تاسعہ ظہر تک ہی اور حجاب حاجز مین نفوذ اسکا ہوتا ہی اور اسکے بھی تین طبقے ہین پردۂ ظاہری
طبقۂ عضلی ہی اور باطن کا مخاطی اور وسط کا خلوی اور اسمین بھی بہت سے غدد ہین **معدہ** یہ بھی
ایک حصہ قناب ہضمی کا ہی اور درحقیقت بڑا عضو رئیس و شریف ہی یہی تحلیل طعام کی کرتا ہی اور
تحویل غذا کی طرف کیموس کے اسی سے ہوتی ہی مقام اسکا مابین مراق ایمن اور مراق ایسر کے ہی
مگر جانب ایمن کو زیادہ مائل ہی مخروطی شکل انحنا کے ساتھ ہی اور قاعدہ (داہنا) اسکا مائل بہ یسار (بایان) ہی

تصویر نمبر ۱۵

اور خلف جدار مقدم بطن اور اضلاع
قولون اور اسفل کبد اور حجاب حاجز سے
ملحق ہی اور حجم معدہ کا باعتبار اشخاص کے مختلف
ہوتا ہی اور یہی حالت امتلا اور حالت خلا مین
مختلف ہوتا ہی بنظر اکثریت حالت امتلا سے
شخص معتدل مین (۱۲) قیراط انچھ اور قطر عمودی
(۴) انچھ ہوتا ہی اور اسمین دو طرفین اور دو منفذ
دو فتحہ اور دو حافہ ہین پس طرف ایسر اسکی

رسالۂ سوم

بقدار دو تین انچھ کے مائل بجانب یسار ہی اور اسی کو قعر معدہ کہتے ہین اور اسی طرف طحال سے ملصق ہی اور طرف ایمن کو بوّابی کہتے ہین اور یہ طرف کبد اور مرارہ سے ملاصق ہی- اور بواب مین اثنا عشری ملی ہی اور اسمین صمام یعنی مچرس اور چنیتی ہین- اکثر اسباب سے معدہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہی ہیئت اصلی پر قائم نہین رہتا ہی مثلاً بلندی سے گرنے مین یا زیادہ چلانے سے اسفل کی جانب معدہ ہٹ جاتا ہی یا بہت سیٹی بجانے سے یا اوندھا گرنے سے معدہ اوپر کو ہٹ آتا ہی علیٰ ہٰذا القیاس بہت اسباب اسکے ہوتے ہین بلکہ ہندوستان مین جو نام ٹلجانا مشہور ہی وہ اسی قبیل سے ہی اور غشاء مخاطی جو بطور حلقہ کے اسمین ہی اسی کے مرکز مین ایک ثقبہ مستدیرہ واقع ہی جسکا قطر بقدر نصف انچھ کے ہی اسی کو بوّاب کہتے ہین اور بناء معدہ کی چار طبقون سے ہی- ایک مصلیہ- دوسرا عضلیہ تیسرا خلویہ- چوتھا مخاطیہ

تصویر نمبر ۱۶ا

پھر بواب کی جگہ سے امعاء دقاق شروع ہوتے ہین جنکے تین حصے ہین ایک رودہ اثنا عشری جو طول مین بارہ انگل ہوتی ہی اوپر کو صاعد ہو کر مستعرض ہو جاتی ہی پھر نازل ہوتی ہی اسیواسطے پہلا حصہ صاعد دوسرا مستعرض تیسرا نازل کہلاتا ہی اسکے بعد صائم شروع ہوتی ہی اور اثنا عشری کا حصہ صاعد بقدر دو انچھ کے طول مین ہوتا ہی اور جانب اعلاے مقدم کبد سے اور عنق حوصلہ مراریہ سے ملصق ہوتا ہی اور حصہ نازل کا طول بقدر تین انچھ کے ہوتا ہی اور اسفل کی جانب مقدم کلیہ یمنی سے قریبا فقرۂ ثالثہ قطنیہ کے ملحق ہوتا ہی اور حصۂ مستعرض رودہ اثنا عشری کا فقرۂ ثالثہ قطنیہ سے فقرۂ ثانیہ تک منتہی ہو کر رودۂ صائم کا آغاز ہوتا ہی اور صائم کو اسوجہ سے صائم کہتے ہین کہ بعد موت کے جو لاش چاک کرکے دیکھا جاتا ہی تو یہ آنت خالی پائی جاتی ہی یہ آنت منتہاے رودہ اثنا عشری سے شروع ہو کر جانب یسار فقرۂ ثانیہ قطنیہ آغاز رودہ لفائفی پر ختم ہوتی ہی اور اسکی انتہا اور لفائفی کی ابتدا پر نشان پایا جاتا ہی اور یہ آنت بہ نسبت لفائفی کے وسیع ہوتی ہی اور ان آنتون مین بھی چار طبقے ہوتے ہین اور امعاء دقاق کو امعاء علیا اور امعاء غلاظ کو امعاء سفلی کہتے ہین اور کبھی لفائفی کو دقیق بھی کہتے ہین بعد اختتام امعاء دقاق کے امعاء غلاظ شروع ہوتے ہین پہلا حصہ انکا اعور ہی یہ آنت بطور تھیلی کے وسیع ہوتی ہی عرض مین

قطر اسکا ڈھائی انچھ ہوتا ہی اور یہ آنت حفرہ حرقفیہ یمنی مین موضوع ہوتی ہی اور اسکے موخر مین ایک تھیلی
ضیق اور لمبی دودی الشکل لگی ہوتی ہی اور اعور کی منتہی پر قولون شروع ہوتی ہی اور اسکے چار حصے
فرض کیے گئے ہین ایک صاعد ۔ دوسرا مستعرض ۔ تیسرا نازل ۔

تصویر نمبر ۱۷

چوتھا تعریج ۔ پس یہ حصہ صاعد حفرہ حرقفیہ یمنی کی طرف جاکر وجہ اسفل
کبد کی طرف جاتا ہی جب داہنے طرف حوصلہ مراریہ کے پہونچکر
یسار کی جانب جاتا ہی اور حصہ مستعرض عرض مین یمین سے یسار کی
طرف جاتا ہی زیر ناف ہوکر اور جب مراق الیسر کے قریب پہونچتا ہی
تب پھر جانب اسفل طحال کے رجوع کرتا ہی اور حصہ نازل قولون حفرہ
حرقفیہ یسری پر منتہی ہوتا ہی پھر حصہ تعریجی شروع ہوتا ہی اور ابتداء
معاے مستقیم پر ختم ہوتا ہی اور یہان سے معاے مستقیم آٹھ انچھ طول مین
برسبیل استقامت مبرز پر منتہی ہوتی ہی مگر اسکو استقامت حقیقی نہین ہی البتہ بہ نسبت اور امعا کے
اعوجاج وغیرہ نہین ہی بلکہ جانب ایسر سے منحرف ہوکر جانب یمین منتصب عجز پر اگر نیچے کو آتی ہی ۔
اب بیان انکے اعصاب اور اوردہ اور شرائین اور اغشیہ اور غدد اور انکی تقسیمات وغیرہ کا
بہت طویل اور متعلق معائنہ ہی ۔ **بیان کیفیت ہضم** ۔ ہضم عبارت اس سے ہی کہ غذا خلع صورت نوعیہ کا
کرکے قابل استحالہ کیلوسی کے ہوجاوے اُسوقت اس غذا کو کیموس کہتے ہین اور تولد کیموس کا معدہ مین
ہوتا ہی اس طرح پر کہ لعاب دہن اور دانتون کے ذریعہ سے غذا کے اجزا متصغر اور مزلق ہوکر
مری سے گذر کر معدہ مین پہونچتی ہی وہان بذریعہ حرارت معتدلہ اور رطوبت مذیبہ اور حرکت دودی
معدہ کے اور بسبب انضغاط کے جو حرکت انقباضی اور انبساطی عضلات مراق اور دیافرغما سے
(گلانے والی ۱۲)
حادث ہوتا ہی اجزاء غذا کے گل جاتے ہین اور بسبب امتزاج رطوبات اور اجزاء مائیہ کے نرم
اور رقیق ہوکر مثل آشجو کے ہوجاتے ہین اسکو کیموس کہتے ہین پھر یہ کیموس براہ بواب روده
اثنا عشری مین جسکو انگریزی مین (ڈیوڈنم) کہتے ہین پہونچتا ہی وہان امتزاج صفرا اور رطوبت
عنق الطحال اور رطوبت امعا اور عرق لبلبیہ سے مخلوط ہوکر بباعث حرکت دودی امعا کے بصورت
دودھ کے ہوجاتا ہی اُسکا جوہر صاف اور خلاصہ جو قابل تغذیہ اعضا اور بدل مایتحلل کے ہی فضلہ
قابل الدفع سے ممتاز اور علحدہ ہوتا ہی اُسکو کیلوس کہتے ہین پھر افواہ مفتوحہ عروق لبنیہ کے
(مشیر ۱۲)
اُس کیلوس کو چوس کر براہ جداول امعا کے مجراے صدر تک پہونچاتی ہین وہان سے بذریعہ عروق

رسالہ سوم

خون مین ملکر بالکل خاصیت اور طبیعت خون کی پیدا کرکے اعضاء جسم مین بدل ما یتحلل پیدا کرتا ہی اور استحالہ
غذا کا طرف کیلوس و کیموس کے اصحاب معتدل المزاج مین بعرصہ تین گھنٹہ کے لکھا ہی مگر مؤلف ہیچمدان کا یہ
تجربہ ہی کہ ہندوستان کے رہنے والون مین کسی کو تین گھنٹہ کسی کو چار کسی کو پانچ کسیکو چھ غایت درجہ
نو گھنٹہ کا عرصہ لگتا ہی اور اسکی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہی کہ اور ولایتون مین تھوڑی تھوڑی غذا
چار وقت کھائی جاتی ہی جسکا ہضم بسبب قلت کے معدہ پر دشوار نہین ہوتا اور اہل ہند اکثر
ایک مرتبہ وقت خاص مین یا دو مرتبہ اوقات خاص مین پیٹ بھر کر کھا لیتے ہین اِس جہت سے دیر مین
ہضم ہوتا ہی غرضکہ یہ تمام استحالہ امعاء علیا مین ہوتا ہی پھر اجزاے دہنیہ اور صفرا جو باقی رہ جاتا ہی وہ
امعاء سفلی مین اہتزاز پیدا کرتا ہی اور استحالہ کیلوس کا بہ نسبت کیموس کے جلد ہوتا ہی اور مرور غذا
امعاء علیا مین بسبب کثرت تلافیف کے بطور کے ساتھ ہوتا ہی اِسی جہت سے کیلوس کا انفصال تمام
کیموس سے بخوبی ہو جاتا ہی اور جب غذا اعور مین پہونچکر براہ قولون معاء مستقیم تک آتی ہی اُسوقت اُسمین
بعمل کیمیاوی بدبو پیدا ہوتی ہی اور چونکہ معا مین صہروج یعنی بلغم یا آون بطور رچھپوند کے بکثرت جمع
رہتی ہی فضلات کے ازلاق مین سہولت ہوتی ہی اور جرم امعا ان فضلات کے ضرر سے محفوظ رہتا ہی
اور کیفیت اخراج فضلہ کی یہ ہی کہ جب فضلہ معاء مستقیم مین بھرتا ہی تو موجب اُنکے انقباض کا ہوتا ہی
اِس جہت سے دیافرغما نیچے کو گرتا ہی اور عضلات مراقیہ احشاء بطن کے درک کی طرف متوجہ ہوتے ہین
اِس سے امعا کو آپس مین ضغطہ ہوتا ہی جسکی جہت سے شرج کو انبساط ہوتا ہی اور عضلہ رافعہ کے سبب سے
پھر انقباض ہو جاتا ہی گویا اُسی فعل کا معین ہوتا ہی اور بدبو اور رنگ زرد کا پیدا ہونا بسبب اجزاء کبریتی کے
جو جسم انسان مین ہین بتاثیر عمل کیمیاوی کے ہوتا ہی بیان کبد یہ عضو بھی بنانے مین بدل ما یتحلل کے
معین ہی اسواسطے یہ بھی اعضاء غذا مین داخل ہی یہ ایک بہت بڑا غدہ ہی داہنی پسلی اور معدہ کے
پہلو کے درمیان مین موضوع ہی اور پردۂ دیافرغما سے بواسطہ رباطات کے متعلق ہی اور محدب اسکا
جانب اعلیٰ کو اور مقعر اسکا جانب اسفل کو ہی اور جانب مؤخر اُسکا ضخیم ہی اور کنارہ اُسکا بتدریج رقیق ہوتا گیا ہی
اور سطح اُسکی نہایت املس ہی بجہت اسکے کہ غشاء صفاقی اُسپر محیط ہی اور اسکے تین حصے ہین جنکو فصوص کہتے ہین
ایک ٹکڑا بہت بڑا دوسرا اُس سے کسیقدر چھوٹا تیسرا ازیادہ چھوٹا اور اسکے اندر چند غدد ہوتے ہین اور
کبد کا رنگ احمر اقتم ہی اور اسمین شرائین اور اوردہ اور عروق مائیہ اور مجاری منخدرہ اور اسی کے اندر
مقعر مین مرارہ یعنی پتہ لگا ہی اور اسمین ایک بڑی ورید ہی کہ اُسکو ورید الباب کہتے ہین اُسی کی راہ سے
خون جدا اول امعا او معدہ اور طحال کا کبد مین پہونچتا ہی اور جہان مدخل اسکا کبد مین ہی وہان پر

ایک طبقہ مستحکم وصاف تر ہی جسکے ریشے بہت باریک بالون کی طرح ہین جنکو عروق قلیمیہ کہتے ہین یہ عروق داخل قوام کبد کے ہین اور انسے مجاری کبد کے متکوّن ہوے ہین اور کام اسکا یہ ہی کہ خون مین سے صفرا کو متحالب کرلیتا ہی یعنی کھینچکر جدا کرلیتا ہی پس صفرا مرارہ مین مجتمع ہوتا ہی اور خون اوردہ کبد یہ مین ہوکر شرائین کی راہ سے قلب مین پہونچتا ہی **بیان مرارہ**- مرارہ یعنی پتہ ایک جھلی کی تھیلی ہی صنوبری شکل داہنے شعبہ مین کبد کے لگی ہی اور داہنی پسلی سے ملی ہی اور اسکا قعر او رعنق ہی اُسکے منتہاے عنق کو مجراے مرارہ کہتے ہین اور مجراے مرارہ منحدر ہوکر اثنا عشری کے ساتھ ملگیا ہی اور اسی راہ سے صفرا امعا مین گرتا ہی اسی مجری مین سدہ پڑنے سے یرقان کا مرض ہوتا ہی اور مرارہ بھی تین طبقون سے متکوّن ہے طبقہ عامہ اور طبقہ عضلیہ اور طبقہ زغبیہ اور اسمین بھی شرائین اور اوردہ اور اعصاب اور غدد ہین اور صفرا جو کبد مین خون سے نکلتا ہی وہ اسمین آکر جمع رہتا ہی اور اسکے اعصاب زوج ثامن اور عصب حساس سے ملحق ہین-

تصویر نمبر ۱۸

بیان طحال یعنی تلّی یہ جسم اسفنجی کمدّ اللون شبیہ بمعین بائین طرف پسلی اور قعر معدہ کے بیچ مین موضوع ہی اور شُرب اور دیافرغما اور عنق الطحال اور قولون سے ملتقی ہی اسمین بھی شرائین اور اوردہ اور عروق ماصّہ اور اعصاب وغیرہ ہین اور عنق الطحال ایک غدہ طویل بشکل زبان سگ کے معدہ کے نیچے ہی اور اسمین صدہا چھوٹے چھوٹے غدد ہین رودہ اثنا عشری مین داخل ہوا ہی اور رطوبت بشکل بصاق کے اثنا عشری مین پہونچاتا ہی-

تصویر نمبر ۱۹

بیان مین جہاز بولی کے بیان مین کلیین کے یہ بھی دو غدے بیضوی شکل صفاق کے پیچھے فقرات قطنیہ کے پاس لگے ہین پیشاب انھین مین متحالب ہوتا ہی اور انکی تجویف مین ایک جوہر انبوبی ہی اُسمین سے حالبین یعنی دو انبوبے متکوّن ہوتے ہین اور کلیون پر اغشیہ مڑھی ہین اور اسمین بھی اعصاب اور شرائین اور اوردہ لگی ہین اور عروق ماصہ انھین ہین انھین غددن کو گردہ کہتے ہین اور مثانہ یعنی پھکنا وہ بھی ایک ظرف غشائی بیڑو کے اندر سے اور قعر مثانہ مردون مین معاے مستقیم کے متصل ہی اور عورتون مین رحم کے متصل ہی

اور امعا کی طرح اسکے بھی تین طبقے ہین صفاقیہ عضلیہ زغبیہ اور اسمین بھی شرائین اور اوردہ اور اعصاب اور

غدد بلغمیہ ہین جن مین سے بلغم متحالب ہو کر سطح اندرونی مثانہ مین مفروش رہتا ہی اور حالبین کی راہ سے بول اسمین آکر جمع رہتا ہی

کیفیت پیشاب - پیشاب رطوبت ہی کہ خون سے بذریعہ منتہیاب شعب شرائین کلیہ کے مترشح ہو کر براہ حالبین مثانہ مین متقاطر ہوا کرتا ہی اور جب مثانہ مین جمع ہو جاتا ہی اور عضلہ جو فم مثانہ پر محیط ہی اپنے انقباض سے پھر بول کو جانب حالبین نہین لوٹنے دیتا ہی جب مثانہ بھر جاتا ہی تب قوت ارادی اسکے اخراج کا قصد کرتی ہی اسوقت وہ عضلہ منبسط ہو جاتا ہی اور لیفات عضلیہ کو انقباض ہوتا ہی پس بول خارج ہو جاتا ہی

فصل ہفتم بیان مین اعضاے صوت و تنفس کے

عضو صوت حنجرہ ہی وہ ایک جسم مجوف غضروف اور عضلات اور رباطات سے مرکب ہی زبان کی جڑ کے پاس جانب مقدم عنق کے موضوع ہی مقدم کی جانب عظم لامی سے بواسطۂ عضلات اور رباطات کے اور موخر کی جانب قاعدۂ زبان سے بواسطۂ اغشیہ کے اور بلعوم سے بواسطۂ عضلات کے ملتصق ہی جانب اعلیٰ حنجرہ کے غضروف ترسی ہے جسکو عرف مین کنٹھہ کہتے ہین اور اسی کے نتو کو حرقدہ اور تفاحہ آدم کہتے ہین دو سرا دو غضروف ترجہالی ہین کہ انسے فم حنجرہ قائم ہوتا ہی تیسرا غضروف منطقی ہی چوتھا غضروف مکبی ہی کہ جسوقت کھانا بلعوم مین جاتا ہی تو یہ غضروف فم حنجرہ کو بند اور مسدود کر دیتا ہی یہ غضروف بیضی الشکل بیخ زبان مین لگا ہی یہی غضروف اگر فم حنجرہ کو بخوبی بند نکر سکے اور کوئی چیز خفیف سی اسمین گر گئی تو اچھو آتا ہی - جب ہوا بطریق حنجرہ نکالی جاتی ہی تو فم حنجرہ کی وسعت اور لدونت اور حرکت اور ملاست اور قوت واقعہ کی شدت و ضعف سے ترکیب الفاظ اور زیر اور بم پیدا ہوتی ہی اور غضروف ترسی اور غضروف ترجہالی اور فم حنجرہ یعنی مزمار معین صوت ہین اور حنجرہ قصبۂ ریہ کے اوپر کے منہ سے لگا ہوا ہی اگر قصبۂ ریہ تھوڑا سا قطع کر دیا جاوے آواز منقطع ہوجاویگی

چونکہ مزمار یعنی فم حنجرہ عورات واطفال کا بہ نسبت رجال کے ضیّق ہوتا ہی لہذا آواز اُنکی زیر ہوتی ہی اور رجال کی آواز بم ہوتی ہی اور تجویف فم مین اور منخرین مین تغیر اور ترتیب اصوات کی ہوتی ہی تب صورت تلفظ قائم ہوتی ہی کما مرّ اور اسمین بھی غدد اور آوعیہ لیمفادیہ اور اَورِدہ اور شرائین ہین - **بیان قصبۂ ریہ** - ایک اُنبوبہ ہی حنجرہ سے لگا ہوا جانب مقدم عنق کے مری کے آگے سینہ تک آکر اُسکی دو شاخین ہوتی ہین انکو عروق خشنہ کہتے ہین اور یہ شاخین ریہ کے جرم مین داخل ہوکر چھوٹی چھوٹی شاخین اُنسے نکلی ہین اور منتہیاب پر اُنکی کیسات صغیرہ ہین کہ اُنکو نخاریب ہوائیہ کہتے ہین اور عصاب اسکے شعبۂ زوج ثامن سے پیدا ہوے ہین اور اِسی قصبہ کی راہ سے ہوا ریہ مین داخل ہوتی ہی اور خارج ہوتی ہی اور جرم اسکا غضروفی اور غشائی ہی **بیان ریہ** - ریہ یعنی شش جسکو پھیپڑہ کہتے ہین جوہر متخلخل گلابی جوف صدر مین موضوع ہی اسکے دو حصہ ہین ایک حصہ ایمن اور ایک حصہ
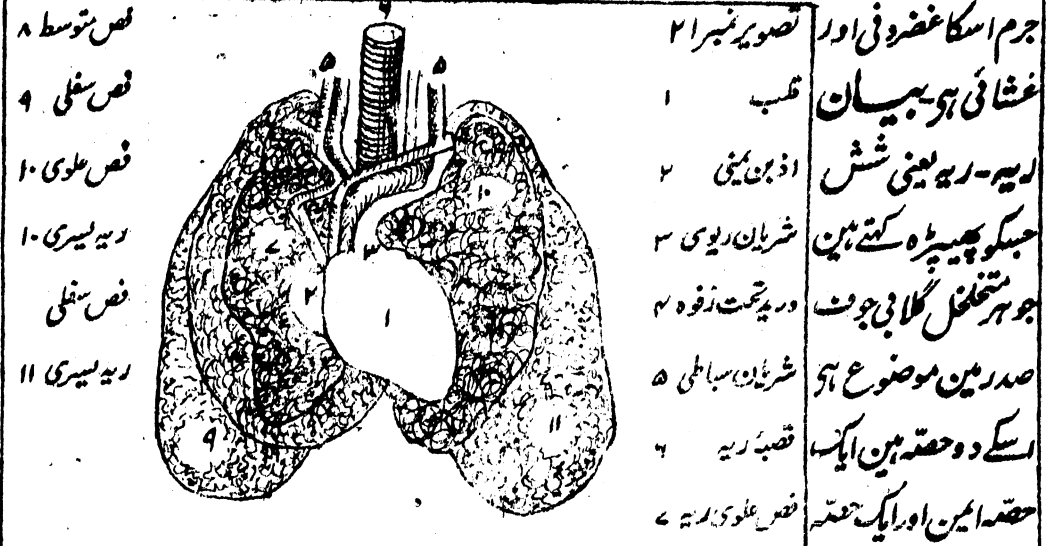
تصویر نمبر ۲

قلب ۱	فص متوسط ۸
اذن یمنی ۲	فص سفلی ۹
شریان ریوی ۳	فص علوی ۱۰
ورید تحت ترقوہ ۴	ریہ یسری ۱۰
شریان سباطی ۵	فص سفلی
قصبۂ ریہ ۶	ریہ یسری ۱۱
فص علوی ریہ ۷	

ایسر حصۂ ایمن کے تین شعبے ہین اور حصۂ ایسر کے دو شعبے ہین اور جرم ریہ مین عروق خشنہ اور کیسات ہوائیہ پھیلی ہین اور عروق اور عصاب اور شرائین اور غدد وغیرہ ہین اور غدہ بلغمیہ بھی اسمین ہی اور قلب اسکے اندر بواسطۂ شرائین کے موضوع ہی اور کیسات ہوائیہ منتہاے فروعات عروق خشنہ پر لگی ہین اور ریہ قصبۂ ریہ سے بواسطۂ عروق خشنہ کے جوڑا ہوا ہی اور قلب سے بواسطۂ شریان وریدی اور ورید شریانی کے جوڑا ہی اور مخروطی شکل ہی جسمین قمہ یعنی اوپر کا سرا اور قاعدہ یعنی پیندی اور دو حافہ یعنی کنارے اور دو وجہ یعنی رُخ ہین پس قمہ اسکا گردن کی جڑ سے ایک انچہ سے زیادہ فاصلہ پر جانب اعلیٰ ضلع اول کے لگا ہی اور قاعدہ اسکا چوڑا اور مقعر جانب اعلیٰ حجاب حاجز کے تا بہ اضلاع سفلی پہونچا ہی اور ریہ یمنی ریہ یسری سے بڑا ہی اور چوڑا بھی زیادہ ہی بسبب اسکے کہ قلب جانب یسار کو ہی اور قصر بھی ہی اس جہت سے کہ حجاب حاجز بباعث کبد کے قدرے مرتفع ہی یعنی حجاب حاجز کے اوپر پھیپڑہ کا کنارہ رکھا ہی اور اُسکے نیچے کبد ہی اور ریہ یمنی کے تین فصوص یعنی لوتھڑے ہین اور ریہ یسری

بہ نسبت یمنی کے اصغر اور ضیق اور اطول ہی اور اسکے دو لوتھڑے ہین اور وزن دونون پھیپڑون کا قریب
بیالیس اوقیہ یعنی اونس کے ہوتا ہی اور ریہ یمنی ریہ یسری سے قریب دو اوقیہ کے زیادہ بھاری ہوتا ہی
اور مرد کا پھیپڑہ عورت کے پھیپڑے سے زیادہ بھاری ہوتا ہی اور ثقل نوعی اسکا اسطرح پر ہی کہ
اگر پانی کو ہزار فرض کیا جاوے تو ریہ کا ثقل (۳۴۵) سے (۷۴۶) تک ہوتا ہی **بیان کیفیت تنفس** تنفس کا فعل دو حرکتون سے پورا ہوتا ہی ایک حرکت انبساطی کہ اُس سے
پھیپڑے مین ہوا ایکر بھری جاتی ہی دوسری حرکت انقباضی کہ اُس سے اخراج اُس ہوا کا ہوتا ہی
پس بحالت نوم تنفس بحرکت طبعی یعنی بغیر قصد و ارادے کے جاری رہتا ہی اسیواسطے اسکو تنفس غیر ارادی
کہتے ہین لیکن جب انسان اپنے قصد و ارادے سے سانس جلد جلد لے یا دیر تک حبس نفس کرے
تو اسکو تنفس ارادی کہتے ہین بحالت تنفس طبیعی کے مرد جوان معتدل المزاج کو ایک منٹ مین پندرہ ۱۵ مرتبہ
انبساط صدر ہوتا ہی یعنی سانس لیتا ہی اور تیس کعب انگل سے لگا کر چالیس انگل کعب تک ہواے عام
یعنی ہواے جو پھیپڑے کے اندر جاتی ہی اور اس ہوا مین اگر سو جزو فرض کیے جاوین تو اسمین ۷۹ جزو
ہواے مفنی الروح یعنی اصل النطرون جسکو نیطروجن کہتے ہین اور ستائیس جزو اصل الحموضات یعنی اکسیجن
اور دو جزو حموصہ فحمیہ یعنی کاربونک ایسڈ ہی اور یہ ہوا ایک سکنڈ یا دو سکنڈ پھیپڑے مین رہکر خارج ہوتی ہی
اُسوقت اس ہوا مین جسکو فضلہ ہوا مستنشق کا کہتے ہین بحساب مذکورہ صدر تہتر جزو ہواے مفنی الروح کے
اور چودہ جزو حموصہ فحمیہ کے ہوتے ہین یعنی ستائیس جزو اصل الحموضات کے خون مین مل جاتے ہین اور
تیرہ جزو حموصہ فحمیہ کے خون سے منفصل ہوکر سانس کے ساتھ نکل آتے ہین اور کبھی دو جزو اصل الماء یعنی
ہیڈروجن کے اور کچھ ابخرہ مائیہ ہوتے ہین بخیال مؤلف یہ اجزا رطب مرطوب المزاجون کے نفس مین زیادہ
ہوتے ہونگے چونکہ اصل الحموضات یعنی اکسیجن خون مین ملجاتی ہی اور فضلہ ہوا کا نکل جاتا ہی اسیواسطے خون جو
طرف ایمن قلب مین ہوتا ہی وہ اسفل اور احمر اقتم ہوتا ہی اور جس خون کو اوردہ ریہ طرف ایسر قلب کے
راجع کرتی ہین وہ احمر ناصع اور اخف ہوتا ہی اور یہی یہ خون خالص بہ نسبت اُس خون کے ازروے پیمایش
تھرما میٹر کے دو درجہ حرارت مین زیادہ ہوتا ہی **بیان دوران خون** خون ہمیشہ اور ہر وقت جسم مین
دورہ کرتا رہتا ہی اسطرح پر کہ اذنین قلب سے بطنین مین آتا ہی اور بطنین سے جملہ شرائین مین جاتا ہی اور
شرائین سے اوردہ مین آتا ہی اور پھر اوردہ سے راجع ہوکر پھر اذنین مین پہونچتا ہی یعنی جب اذن یمنی
خون سے ممتلی ہوجاتا ہی اُسوقت سکڑتا ہی پس اُسکا خون بطن ایمن مین گرتا ہی پھر بطن ایمن منقبض ہوتا ہی
تو خون شرائین الریہ مین پہونچتا ہی پھر یہ شریان اپنی شعبیات کے ذریعہ سے کیسات ہوائیہ ریہ مین پہونچکر

بسبب تاثیر ہوا کے رنگ اُسکا صاف ہوکر اَوردہ مین جاتا ہی اور اَوردہ اذن یسری تک پہونچاتی ہین پھر
جب اذن یسری خون سے ممتلی ہوجاتا ہی تو اسکے انقباض سے بطن ایسر مین آتا ہی پھر بطن ایسر ممتلی ہوکر
اور ملی کی راہ سے تمام اعضا مین پہونچادیتا ہی اور اَوردہ مین پہونچکر پھر اسکا رنگ احمر اقتم ہوجاتا ہی
پھر بطریق اَجْوَف اعلیٰ اور اسفل کے اُذن یمنی مین جاتا ہی یہی دورہ مدت حیات تک قائم رہتا ہی
اور قلب کی اذنین اور بطنین کو ہر وقت انبساط اور انقباض رہتا ہی اور یہی حرکت انبساطی اور
انقباضی کا نام نبض ہی

فصل ہشتم بیان مین اعضاء تناسل کے اسمین دو بیان ہین۔

بیان اعضاء تناسل ذکور کا اسکے دو حصے ہین ایک حصہ اندرونی دوسرا بیرونی اندرونی وہ اعضا ہین
جو درک کے اندر نہتی ہین اور وہ دو عضو ہین ایک پُرُوستَتا یہ لفظ یونانی ہی اسکے معنی ہین مقدم کے اور
عربی مین اسکو غُدّہ قدامیہ کہتے ہین یہ ایک غدہ ہی شدید القوام عنق مثانہ کو محیط ہی مخروطی شکل ہی قاعدہ
اسکا عنق مثانہ کی طرف ہی اور وجہ اسفل اسکا معاء مستقیم سے ملا ہی سن شیخوخت مین اسکا ایک فص
کبھی باطن مثانہ کی طرف ایسا بڑھ جاتا ہی کہ بول کے خروج کا مزاحم ہوتا ہی دوسرا عضو وعائین منوئین ہین
اور حصہ دوم بیرونی کے اعضا چار ہین ایک انثیین۔ دوسرا قضیب۔ تیسرا احلیل۔ چوتھا غُدّہ کوپرلس
غُدّہ قدامیہ وعاء منی ہی یعنی منی اسمین رہتی ہی یہ غُدّہ عظم العانہ کے التقا کی جگہ سے آدھا انچھ نیچے واقع ہی
اور مجری یعنی احلیل کے آغاز کو ایک انچھ سے زیادہ محیط ہی احلیل کی نالی اس غُدّہ کے وسط مین سے
ہوکر گذری ہی دبازت اسکی قریب پون انچھ کے اور طول اسکا ایک انچھ سے کچھ زیادہ ہوتا ہی اور یہ
غُدّہ ایک مضبوط غشا کے غلاف مین ملفوف ہی اور اسکے غدد کے وسط مین تھوڑی خلا ہی جسمین عنق
مثانہ اور قدرے احلیل کی نالی واقع ہی اور اسکے مجاری مین مجاری منی اور مجاری خاص اس غُدّہ
کی مشترک ہوگئی ہین اور جرم اس غُدّہ کا باریک اور چھوٹے چھوٹے دانون اور کیسات سے مرکب ہی
انھین مین ایک قسم کی رطوبت رہتی ہی جسکو مذی کہتے ہین اور وعائین منوئین جنکو حویصلتان منویتان
اور کیسات المنی اور مستقر المنی بھی کہتے ہین کسواسطے کہ منی اسمین مخزون رہتی ہی اسمین چھوٹے چھوٹے غدد
ایک جھلی مین پیچیدہ ہوکر بصورت دو تھیلیون یا نالیون کے بن گئے ہین مثانہ کے نیچے غُدّہ قدامیہ کے
دونون جانب چپ و راست موضوع ہین اور انثیین یا خصیتین یا بیضتین یہ دو غُدّے بیضاوی شکل ہین ہر غُدّہ
ڈیڑھ یا دو انچھ لمبا اور سوا انچھ چوڑا ہوتا ہی اور یہ دونون کیس کے اندر لٹکتے رہتے ہین اُس کیس کو
صَفَن کہتے ہین جو بیچ قضیب مین لگی ہوئی ہی اور بیضین کے اوپر ایک طبقہ صلب غشائی مستحکم چڑھا
رہتا ہی اور صَفَن کے تین طبقے ہین اور قضیب یہ عضو اسطوانی شکل ہی اسکے تین حصے قرار دیے ہین

ایک اصل یعنی بیخ قضیب دوسرا راس یعنی سر قضیب کہ اسکو حشفہ کہتے ہین تیسرا وہ کہ جو مابین سر اور بیخ کے ہو اسکو جرم قضیب کہتے ہین اور نتو یعنی بلندی جسپر موے زہار جمتے ہین اسکو رکب کہتے ہین اور قوام قضیب کا دو جسمون منخرب اور دو جسمون اسفنجی اور احلیل سے ہو اور ان جسمون کی جلد عام ساتر ہی اور دونون جسم منخرب جو ہمرذی نخاریب لدن سے مرکب ہین اور ان دونون جسمون کے درمیان مین ایک نالی ہو اور جسم اسفنجی بصورت پیاز کی گٹھی کے غدہ قدامیہ کے آگے سے نابت ہو کر جدول تحتانی بین الجسمین المنخربین مین آکر منتہاے قضیب پر اسطرح سے پھیلا ہو کہ صورت حشفہ کی متکون ہوتی ہو اور جلد قلفہ اسکی ساتر ہوتی ہو اور احلیل یعنی مجراے بول ایک جسم غشائی ہو کہ مثانہ سے متجاوز ہو کر غدہ قدامیہ مین نافذ ہو کر جسم اسفنجی سے نکل کر منتہاے حشفہ پر منبسط ہوا ہو اور اسی سے سوراخ مجراے بول کا بنا ہو اور یہ مجری نہایت ذکی الحس سریع التقلص ہو- اور غدہ کوپر یہ دو غدہ صغیر و مستدیر ہین رنگ انکا مائل بزردی ہو یا قلے کے دانہ کے برابر موخر بصلہ پر موضوع ہوتے ہین اور انکو عضلہ عاصرہ محیط ہو اور ان سب اعضا مین اوردہ و شرائین اور اعصاب اور مجاری اور ثقبات وغیرہ ہین-

تصویر نمبر ۲۲

غدہ قدامیہ ۱
عنق مثانہ ۲
نالی احلیل ۳
کبات المنی ۴
کیس ماصفن ۵
خصیہ ۶
اصل قضیب ۷
راس قضیب
یا حشفہ ۸
جرم قضیب ۹
رکب ۱۰
غدہ کوپر ۱۱
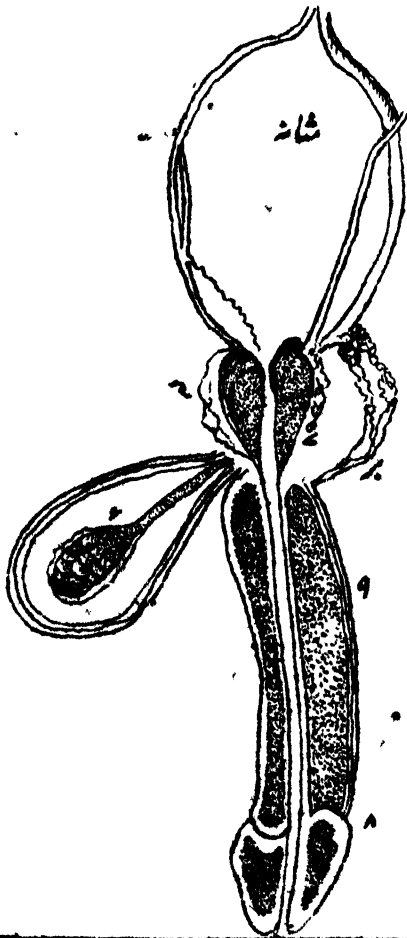
بیان کیفیت تحالب منی- اس مسئلہ مین بہت سے اختلافات ہین اور ہر فریق اپنے اپنے قول پر دلائل قویہ پیش کرتا ہو اول اختلاف یہ ہو کہ آیا منی بروقت مجامعت پیدا ہوتی ہو یا مثل اور رطوبات کے دوامًا ہر روز بنکر امشاج اور اوعیہ منی مین مخزون رہتی ہو بعض کا یہ قول ہو کہ ہمیشہ بیضین مین بتدریج بنتی رہتی ہو اور بنکر اپنے امشاج مین مترشح ہوتی رہتی ہو کچھ راہ مین رہ جاتی ہو کچھ مستقر مین پہونچتی ہو اور جمع رہتی ہو اور جب ظرف مین گنجایش نہین رہتی ہو تو عضا مین جذب ہو جاتی ہو اگر ہر وقت

موجود نہ رہتی اور تکون اسکا منحصر حرکات جماعیہ پر ہوتا تو احتلام نہوا کرتا اور کبھی خروج (نکلنا) اسکا اور لحوق شہوت
وقت معین پر ہوا کرتا یا شہوت کا کوئی موسم اور وقت مقرر رہتا اور مستقر منی نہوتا بلکہ جب منی سے مستقر
منی بھر جاتا ہی تب منی بذریعہ شرائین اور اوردہ اور عروق ماصّہ کے پھر خون مین جذب ہوجاتی ہی
اور خون کے ساتھ دورہ کرکے ڈاڑھی موچھ موے زہار (بال زیر ناف ۱۲) پیدا کرتی ہی اور حرکات وسکنات اور آواز
مردانہ اسی کے سبب سے متغیر ہوتی ہی کچھ درازی عمر کا نتیجہ نہین ہی اسیواسطے مخنثون (خصیے بنے ہوئے ۱۲) مین یہ باتین
نہین ہوتی ہین اور بعض کا یہ قول ہی کہ منی بوقت شہوت کے بنتی ہی پیشتر سے مجتمع نہین رہتی ہی اگر
پیشتر سے مجتمع رہتی تو اُسکے خروج مین دیر نہوتی اور جذب ہونے مین منی کے بھی اختلاف ہی بعض
قائل جذب کے ہین اُنکی یہ دلیل ہی کہ خصی جانور زبردست ہوتا ہی بسبب اسکے کہ منی خون مین ملکر
اُسکو طاقت بخشتی ہی اور شرارت اُسکی اس سبب سے جاتی رہتی ہی کہ خصی کرنے مین نظام عصبی پر صدمہ
پہونچتا ہی کہ وہ اُسکی حرکات مین موجب وہن (سستی) کا ہوتا ہی اور بعض کا قول یہ ہی کہ کسیقدر منی ہر اوعیہ
منی مین موجود رہتی ہی اور بوقت حرکت جماعی کے بھی بنتی ہی اسیواسطے جب منی متواتر جماع کے سبب سے
خارج ہوجاتی ہی تو پھر اُسوقت نہین نکلتی ہی بلکہ قوت تولید منی بھی ایسی ضعیف ہوجاتی ہی کہ بجاے
منی کے خون خالص نکلتا ہی غرضکہ تینون فریق اپنی راے کی تائید مین بہت سے دلائل بیان
کرتے ہین کہ بخوف تطویل قلم انداز کیے گئے اور طب قدیم مین اسقدر تحقیق وتدقیق نہین کی گئی ہی
انھون نے فقط یہی لکھا ہی کہ غذا کے ہضم یا غذا کے استحالات چار ہین اول کیلوسی یعنی جب غذا خلع (چھوڑ دینا ۱۲) صورت
نوعیہ کا کرکے مستعد باستحالہ کیموسی ہوجاتی ہی دوسرا ہضم کیموسی یعنی جب کیلوس کیموس بن کر مستعد
باستحالہ اخلاط ہوجاتا ہی تیسرا ہضم عروقی جس سے کیموس بصورت خون کے بن کر مستعد بقبول
صورت عضوی کے ہوجاتا ہی چوتھا ہضم عضوی یعنی جب خون صورت عضوی قبول کرتا ہی اُسی
ہضم کا فضلہ منی ہی یعنی جب عضو بن چکتا ہی تو اُس سے جو فاضل (زیادہ ۱۲) بچتا ہی وہ منی ہی اور یہ فضلہ شی
ردی مثل بول وبراز کے نہین ہی بلکہ اسمین قوت تولید جملہ اعضا کی مثل اعصاب اور اوتار اور
عظام وغیرہ کے ہی اور جسم کے اندر اسکا موجود ہونا موجب تقویت اعضاے رئیسہ اور کبھی قوت جملہ اعضا کا ہی
اور قوت تولید حیات اور قسط اعظم (حصہ کلان ۱۲) اسکا دماغ سے بذریعہ اُن دو رگون کے جو کان کے نیچے نخاع سے
ملی ہوئی اُتری ہین نازل ہوتا ہی اور شعبے ان دونون رگون کے ہر ایک عضو رئیس اور مرؤس
وغیرہ سے ملے ہین پس یہ فضلہ ان عروق کی راہ سے اُتر کر جب اُنثیین مین آتا ہی تب سپید ہوکر صورت
منی کی پیدا کرتا ہی چنانچہ شیخ نے کہا ہی نظم لاتکثرنّ من الجماع فانہٗ ✤ ماءُ الحیات یُراق فی الارحام ✤

رسالہ سوم

بعض اطبا کا یہ قول ہی کہ منی تمام اعضا سے بالخصوص اصل دماغ کے جگر مین آتی ہی اور جگر سے گردون مین پہونچتی ہی
یہان پر مائیت سے جدا ہو کر نضج پا کر اُس مجری سے جو مابین گردون اور انثیین کے واقع ہی انثیین مین
جاتی ہی وہان نضج کامل ہو کر بصورت منی کے متکون ہوتی ہی اور جو اطبا دماغ سے نازل ہونا اسکا
قرار دیتے ہین اُنکی دلیل یہ ہی کہ اگر اُن دونون رگون کو جو پس گوش واقع ہین قطع کر ڈالو تو
سلسلہ توالد وتناسل کا منقطع ہو جاتا ہی اور بھی اگر انثیین مین سوزش پیدا ہو تو کان کا چھیدنا اُسکو
دفع کر دیتا ہی مؤلف ہیچمدان کی عقل اسمین محاکمہ نہین کر سکتی اللہ اعلم بحقیقۃ الحال مگر یہ بات فریقین کے
نزدیک متفق علیہ ہی کہ منی گویا خون کا جوہر ہی اور قوت دماغی اور جسمانی اور نضارت بدن اور طاقت
بصارت اور جودت فہم وغیرہ سب اسی سے متعلق ہین متاخرین نے اسکی مائیت اور اجزا ترکیبی اسکے
خوب تحقیق کیے ہین یعنی ترکیب منی کی دو طرح کے جزون سے ہی ایک چیز رقیق سیال بیرنگ
مثل سپیدی بیضہ مرغ کے جسکو مار المنی کہتے ہین دوسری شی منجمد مثل دانون کے پس یہ دانے بعضے
گول اور بعضے دُمدار کیڑون کی طرح ہوتے ہین دُمدار کیڑون کا طول ایک انچ کے ۱/۵۰۰ حصہ کے برابر
ہوتا ہی ہر ایک کیڑا اپنی جھلی کے کیسہ مین پرورش پاتا ہی پھر کیسہ پھٹ کر مار المنی مین تیرا کرتے ہین
آخر کو مار المنی کم ہو جاتا ہی اُسوقت آب منی معتدل القوام ہو جاتا ہی اور منی جسوقت بدن انسان سے
خارج ہوتی ہی اُسوقت اسمین لعابیت اور ایک قسم کی بو ہوتی ہی اور بسبب اسکے کہ رطوبت غدہ قدامیہ
کی جسکو مذی کہتے ہین اسمین شامل ہوتی ہی تو اسمین ایک کیفیت کھار کی پائی جاتی ہی اگر ہلدی کے
رنگے ہوے کاغذ پر اسکو ڈالین تو اُلکلی کی طرح رنگ مین کچھ تغیر نہین ہوتا ہی اور اجزا کیمیاوی اسمین
اُوکسائڈ آف پروٹین اور کلورائڈ آف سوڈیم اور فاسفٹ آف سوڈا یعنی سجی کے اجزا اور بھی جو نہ کے
اور مگنشیا کے اور فاسفورس کے اجزا پائے جاتے ہین اور بذریعہ خوردبین کے دیکھنے سے دو کیڑے
حرکت کرتے ہوے نظر آتے ہین اور انسان کے مرنے کے بعد چوبیس گھنٹہ تک یہ کیڑے انثیین مین
زندہ رہتے ہین اکثر تیزاب یا جوہر کچلہ یا عرق افیون مین یہ کیڑے ڈال دیے جاوین فی الفور مر جاتے ہین
یعنی وہ حرکت اُنکی جاتی رہتی ہی مجامعت کے بعد جو عورت و مرد پیشاب کرتے ہین تو اُنکے پیشاب مین
خردبین کے ذریعہ سے یہ کیڑے دکھائی دیتے ہین اگر منی کو خشک کر کے مدتون کے بعد آب مقطر
نیمگرم مین ڈال کر بعد حل ہو جانے منی کے دیکھین تب بھی ان کیڑون کی صورت دکھائی دیتی ہی
اِس قاعدہ سے زنا بالجبر کے مقدمات مین بھی شہادت ڈاکٹر کی ادا کیجاتی ہی مقدار منی کے خارج
ہونے کا باعتبار قوت اعضا اور صحت مزاج کے مختلف ہی مگر باعتبار حساب اوسط کے سوا تولہ ہی

بیان اعضاء تناسل عورات-انکی بھی دو قسمین ہین ایک حصہ اندرونی دوسرا بیرونی-بیرونی-یعنی جو دیکھنے مین نظر آتے ہین چھ ہین ایک رُکب-دوسرا شفران کبیران-تیسرا بظر-چوتھا شفران صغیران-پانچوان مجراے بول-چھٹا غشاے عذرا-پس رُکب جسکو جبل الزہرہ بھی کہتے ہین یہ ایک توہ عظم عانہ پر اور یہ چربی کا جسم ہی جلد کے نیچے اسی پر موے زہار بعد بلوغ کے جمتے ہین اور شفران کبیرتان یعنی دو بڑے لب یہ دو کھالین شگاف دار بیرڑو کے نیچے نظر آتی ہین اُنکا بالائی سر رُکب سے ملا ہوتا ہی اور اسفل کا کنارہ مبرز کے قریب ایک انچھ کے تفاوت سے ہی اور ان دونون لبون کے درمیانی شگاف جسمین فرج کا سوراخ واقع ہی اور اُسمین سے پیشاب نکلتا ہی اُسکو خندق زورقی اور فرج کہتے ہین-اور بظر ایک جسم صغیر مستطیل شفرین کبیرتین کے ملتقی کی جگہ سے چھوٹے لبون کے بالائی سرون کے مابین واقع ہی اور مثل قضیب کے دو جسمون منحزب سے متکون ہوا ہی بوقت شہوت اسکو نعوظ (استادگی) ہوتا ہی-اور شفران صغیرتان یعنی چھوٹے لب بڑے لبون کے درمیان واقع ہین یہ بظر سے قریب ڈیڑھ انچھ کے ممتد ہو کر فرج کے پہلوؤن مین غائب ہو جاتے ہین ان لبون مین لعاب دار غدد اور اوردہ (درانہ) کا جال اور رطوبات دہنیہ ہوتی ہین-اور مجراے بول سوراخ فرج کے اوپر ڈیڑھ انچھ لمبا ہوتا ہی اُسی صورت کا جیسا کہ مَردون (ردغنی) مین ہوتا ہی اور سوراخ اسکا گول ہوتا ہی-غشاء عذرا یہ ایک جھلی ہی بعض مین ہوتی ہی بعض مین نہین ہوتی اسی سے فرج کا سوراخ جو بیضاوی شکل ہوتا ہی بعض مین بالکل اور بعض مین تھوڑا سا بند رہتا ہی اور کبھی یہ جھلی مُشبّک ہوتی ہی اور بوقت ازالۂ بکارت پھٹ جاتی ہی

تصویر نمبر ۲۳

اور حصۂ اندرونی ہین سات عضو ہین-ایک رحم-دوسرا عنق رحم (گردن بچہ دانی) تیسرا دو انبوبہ فلوبیوس (چھچھوندی نل کی) چوتھا دو علبہ رحم-پانچوان دو رباطین عریضین-چھٹا دو رباطین مدور-ساتوان مجراے بول عنق الرحم ایک جسم عضلاتی مجوّف خول کی طرح سے ہی اندرونی سر اُسکا رحم سے لگا ہوا ہی اور بیرونی سرے سے بوقت مجامعت
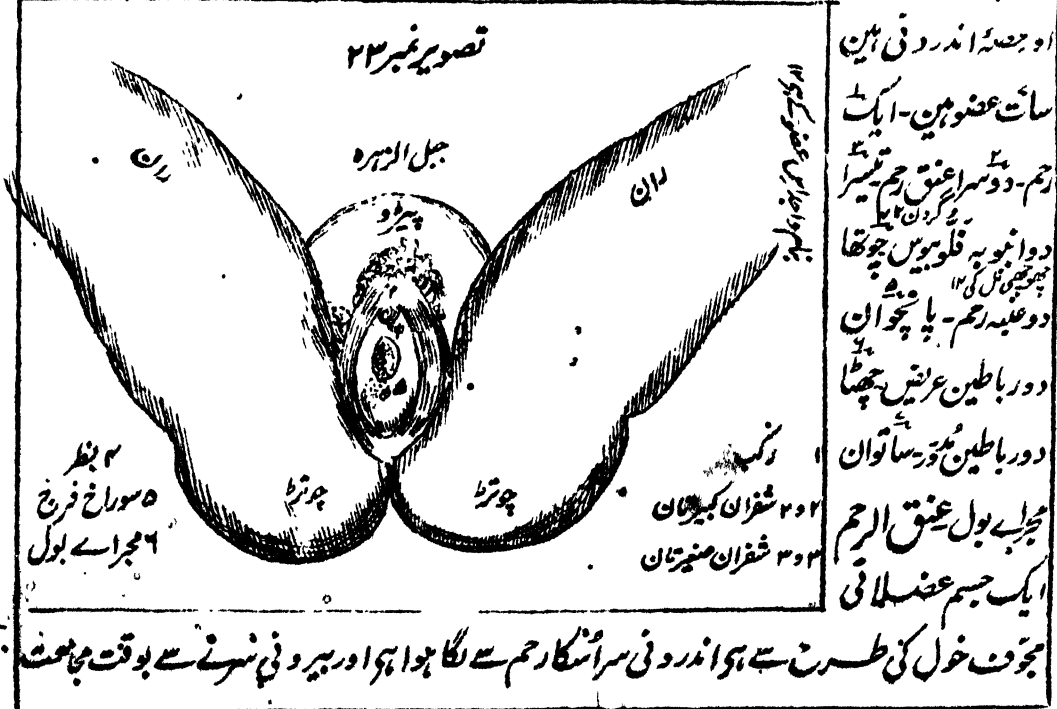
دخول ذکر ہوتا ہی اور اِسی سرے پر غشاے عذرا یعنی بکارت کی جھلی ہوتی ہی اور عنق الرحم باعتبار تفاوت
قد و قامت انسان سکے چھ انگل سے کم او بارہ انگل سے زیادہ نہین ہوتی ہی اور گوشت کا جرم
شکن دار ہی تاکہ طرفین کو استلذاذ ہوا اور دونون کے آلات صدمۂ اصطکاک سے محفوظ رہین اسکے
اندرونی سرے پر ایک فزونی ہوتی ہی اُسی کو فم رحم کہتے ہین اسکا مُنھ ہر وقت بند رہتا ہی مگر زمانۂ حمل مین
ایسا منضم ہوجاتا ہی کہ اگر ایک پتلی سلائی ڈالی جاوے تو وہ بھی نہین جاسکتی مگر بوقت مجامعت کے فم رحم
کھل جاتا ہی اور اُسکو منی کی طرف جذب ہی جبکہ ذکر مرد فم رحم کو مس کرتا ہی تو عورت کو بہت لذت ملتی ہی
اور منزل ہوجاتی ہی عنبۃ الرحم دونون خصیے عورتون کے ہین جس طرح مرد کے خارج مین دو خصیہ
ہوتے ہین اسی طرح عورتون کے داخل مین مبیضتین ہوتے ہین مگر مرد کے خصیہ بڑے اور گول لمبائی کے
ساتھ ہوتے ہین اور عورت کے چھوٹے اور گول اور چپٹے ہوتے ہین اور غائر ہوتے ہین اور ہر ایک
عنبہ کی غشا جداگانہ ہوتی ہی اور یمین و یسار رحم کے پہلو سے لگے ہوتے ہین اور اسکو خصیۃ الرحم
اور مبیض بھی کہتے ہین اور اسکے تین طبقے ہوتے ہین ایک اوپر کا غلاف اُسکو طبقہ مبیضاء کہتے ہین یہ
کثیف البنا شدید القوام ہی اسمین نسیج شبکی یعنی ہوتی ہی اسکے خلایا مین دس سے لگا کر بیس حویصلات
ہوتے ہین اُنکے اندر ایک ایک دانہ سفید زجاجی باجرہ کی مقدار سے مٹر کی مقدار تک ہوتا ہی اور یہ دانے
ابتداے عمر مین غائر ہوتے ہین جسقدر انکو نمو ہوتا ہی اُسیقدر بڑھتے جاتے ہین اور مبیض کی سطح ظاہر پر
آجاتے ہین اور انکو بیضہ کہتے ہین اور انھین انڈون سے جنین کی بنیاد قائم ہوتی ہی اور مرد کی منی براہ
اوعیہ منی قضیب مین آتی ہی اور عورتون کی منی بذریعہ قاذف نالیون کے رحم مین جاتی ہی اور عورتون کے
خصیہ بوقت جماع سخت ہوکر گردن رحم کو قائم رکھتے ہین تاکہ نطفہ مرد کا ٹپک کر رحم کے اندر چلا جاوے
اور انھین قاذف نالیون کو انبوبین فلوپوس کہتے ہین یہ دو انبوبہ بطور رگون کے مجوف بیضین سے
لگے ہوے خمیدہ ہوکر کوکھ کی طرف حالبین کے پاس سے بن ران سے مرتبط ہوکر رحم مین چلی گئی
ہین اور یہ نالیان تین یا چار انچھ لمبی ہوتی ہین اور چوڑی رباط کے دو پٹھون کے بیچ آڑی واقع ہین
بیان رحم یہ ایک چپٹا سہ گوشہ آلہ اندر سے مجوف اور خالی بشکل امرود ہوتا ہی اسی کے اندر جنین
نو مہینے تک پرورش پاتا ہی اور بعد مدت معینہ کے خارج ہوتا ہی اور [illegible] انجو ہر ہو مثانہ اور معاے
مستقیم کے درمیان مین موضوع ہی اور چھ رباطون سے جکڑا ہوا قائم اور ثابت ہی دو رباطون سے
آگے کی جانب اور دو رباطون سے پیچھے کی جانب اور دو رباطون سے داہنے بائین بندھا ہی
اور جانب اعلیٰ کو اسکے قاعدۃ الرحم کہتے ہین اور اکثر طول اسکا بقدر (۳) انچھ کے اور عرض بقدر

دو انچ کے ہوتا ہی اور اسکی تقسیم تین جزون پر کی گئی ہی ایک قاع کہ اسکو بحر بھی کہتے ہین دوسرا جسم تیسرا عنق - قاع اسکے طرف علوی عریض کو کہتے ہین اور جسم اسکا تدریجاً کم اور تنگ ہوتا جاتا ہی عنق تک اور عنق جانب اسفل مین ہی اسیکو فم رحم کہتے ہین - اور رباطین عریضین یہ دونون رباطین شکل صفاق سے ممتد ہو کر بالاے عنبوتین رحم اور عنبیتین رحم کے گذر کر جو ترڈون تک پہونچے ہین اور انمین بہت سی رگین لگی ہوئی ہین اور رباطین مستدیرتین دور باطین ہین انمین بہت سی عروق ہین مقام قعر کے دونون جانب سے مرور کرکے شحم شفرتین کبیرتین مین غائب ہو گئی ہین یہی دباط جب مسترخی ہوجاتے ہین تو ہبوط الرحم کا عارضہ ہوجاتا ہی یعنی رحم لٹک آتا ہی یہان تک کہ کبھی باہر نکل آتا ہی اور مجرلے بول کا بیان اوپر ہوچکا ہی
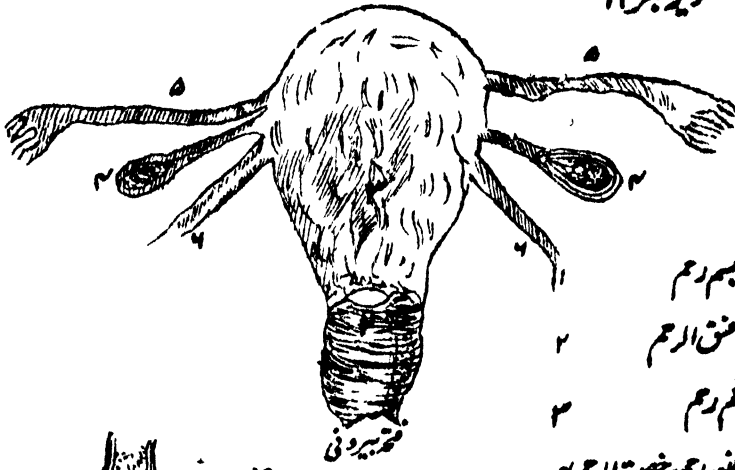
کیفیت طمث چونکہ عورات کے خون مین کسیقدر رطوبت ہوتی ہی اور بہت سی اور دہ کا منھ تجویف رحم مین لگا ہوا ہی اسواسطے آفریدگار تعالی شانہ نے ایک زمانہ خاص مقرر فرما دیا ہی کہ اسوقت رطوبات دمویہ کا تحالب خون سے ہو کر خون حیض خارج ہوا

تصویر نمبر ۴۴

جسم رحم	۱
عنق الرحم	۲
فم رحم	۳
عنبہ رحم - خصیۃ الرحم	۴
قاذف نالی	۵
انبوبتین فلوپیوس	
جوڑی رباط	۶
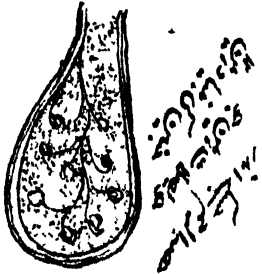
کرتا ہی اکثر ولایات باردہ مین پندرہ برس تک کی عمر سے قریب پینتالیس برس کی عمر تک خون حیض نکلتا ہی اور اس خون مین مثل عام خون کے بعد خروج انعقاد نہین ہوتا ہی بجہت اسکے کہ اس خون ردی مین رطوبات فضلیہ ملی ہوتی ہین اور مقدار خون حیض کا اور زمانہ ابتدا اور انتہاے خروج خون حیض کا اور ایام معینہ خروج خون حیض کے ہر مہینہ مین اور مدت عمر آغاز حیض اور بند ہونے حیض کی حسب مزاج عورات کے مختلف طور پر ہین کسی کو کم خون نکلتا ہی کسی کو زیادہ کسی کو عروج ماہ مین کسیکو آخر ماہ مین کسی کو اوسط ماہ مین حیض ہوتا ہی اور جب خون حیض بند ہوجاتا ہی تب اس سن کو سن ایاس کہتے ہین اور اقالیم اور موسم کو بھی اسمین دخل ہی مولف بیچمدان کی راے مین بار علوی کے اثر کی بھی کچھ مداخلت ہی واللہ اعلم

ماسوا آلات تناسل مذکورہ بالا کے دو غدتین، ثدیین یعنی پستان بھی داخل اعضاء تناسل ہین مرد کی پستان کو ثندوہ اور عورت کی پستان کو ثدی اور حیوانات کی پستان کو ضرع کہتے ہین اور یہ دو غدے نصف کرہ کی شکل کے صدر پر تیسری پسلی سے لیکر چھٹی یا ساتوین پسلی تک ہوتے ہین اور جانب قص سے ابط تک منبسط ہوتے ہین اور قبل بلوغ کے چھوٹے اور بعد بلوغ کے بڑھ جاتے ہین اور صغر اور عظم انکا بسبب شخص مختلف ہوتا ہی اور زمانہ حمل اور زمانۂ رضاعت مین بڑھ جاتے ہین اور سن شیخوخت مین انکو ہزال ہوتا ہی اور حلمہ کے گرد حلقہ بطور ہالہ کے سیاہی مائل ہوتا ہی اور زمانۂ حمل مین سواد اسکے رنگ کا زیادہ ہوجاتا ہی اور بعد رضاعت پھر اپنے لون اصلی پر آجاتا ہی اور تغیر رنگ کا دوسرے مہینہ سے حمل کے شروع ہوتا ہی اور یہ قوی دلیل وجود حمل کی ہی اور حلمہ یعنی سر پستان مین بہت سے سوراخ ہوتے ہین اور ثدی کے اندر چربی اور عروق اور اعصاب اور مجاری لبنیہ منحدرہ جانب حلمہ کے بہت ہوتی ہین اور قنوات لبنہ دنّس سے لگا کر بیس تک ہوتے ہین کہ انکے فوہات بتدریج تنگ ہوکر حلمہ کی جڑ مین مجتمع ہوجاتے ہین اور خون ثدیین مین طبخ پاکر مستحیل بہ لبنیت ہوجاتا ہی کما مرّ۔
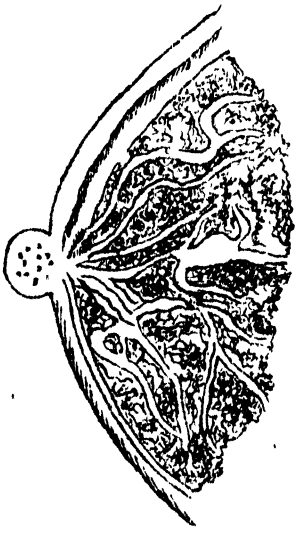
تصویر نمبر ۲۵

کیفیت استقرار حمل ہرچند اِس بحث کو ہم بشرح و بسط تمام رسالۂ جنین مین لکھ چکے ہین مگر بنظر رفع نقص کتاب کے یہان بھی کچھ مختصر کیفیت لکھتے ہین علاوہ اسکے جو اِس رسالہ مین لکھی گئی ہی اس مسئلہ مین اختلاف آرا بہت ہی یعنی متقدمین کی رائین بھی باہم مختلف ہین اور متاخرین کی بھی رائین باہم مختلف ہین اور ہر فریق اپنی رائے کی تائید مین دلائل قویہ پیش کرتے ہین مثلاً اسمین اختلاف ہی کہ قوت عاقدہ مرد کے نطفہ مین اور قوت منعقدہ عورت کے نطفہ مین ہی یا بالعکس اسکے ہی مگر اسکے بیان اختلافات اور دلائل سے ذہن کو انتشار ہوگا اور تطویل کتاب مین ہوجاویگی لہذا جو قول متفق علیہ فریقین ہی وہ لکھا جاتا ہی مع تحقیقات جدیدہ کے یعنی بغیر امتزاج نطفۂ مرد اور منی عورت کے تکون جنین کا ممکن نہین ہی خواہ منی عورت کو بلفظ منی تعبیر کیا جاوے یا بلفظ رطوبت بلغمیہ تعبیر کیا جاوے چنانچہ قرآن سے بھی تائید اسکی ہوتی ہی کہ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ غرض کہ جب عورت کو غایت درجہ کا استلذاذ ہوتا ہی اور منی مرد کی جوف رحم مین مع منی عورت کے پہونچتی ہی تو اسکے کیڑے بحرکت دودی بتدریج تا قاذف نالی کوشش کرتے ہین وہان سے ایک یا دو دانے جدا ہوکر رحم مین منی کے ساتھ

آتے ہین اور نہیان اُنکی پرورش شروع ہوتی ہی اور بسبب اسکے کہ منی مرد اور عورت کی ملجاتی ہی اور دونون ساتھ منزل ہوتے ہین رحم کا مُنھ بند ہوجاتا ہی مگر زمانۂ اجراے حیض مین استقرار نطفہ کا ممکن نہین ہی کیونکہ اُسوقت مین مُنھ رحم کا کھلا ہوتا ہی اور دم طمثی جاری ہوتا ہی وہان رطوبت منی کا استقرار کیونکر ممکن ہی اسیواسطے بنظر استقرار حمل کے اجراے حیض سے دو چار دن پہلے یا حیض سے پاک ہونے کے بعد صحبت کی جاتی ہی اور عورت تھوڑے زمانہ تک مستلقی رہتی ہی اور بول بھی نہین کرتی ہی اور بنظر اسی مصلحت اور بھی مصالح دیگر کے شارع نے فرمایا ہی ولاتقربوہن حتی یطہرن اور جب استقرار حمل ہوجاتا ہی اُسوقت سے عجیب عجیب تغیرات رحم مین واقع ہوتے ہین پہلے تو بمجرد استقرار کے قاذف نالی رحم مین دوران خون کی زیادتی ہوجاتی ہی اور طبقات بیضنیہ کے لوٹ پوٹ ہوجاتے ہین اور کئی طرح تغیرات بیضہ مین قاذف نالی کے اندر ہوکر اور چھ سات روز کے عرصہ مین بیضہ رحم کے اندر پہونچکر بارھوین تیرھوین روز ملفوف بنشا ہوجاتا ہی اور رحم کے اندر ایک موٹی جھلی بنتی ہی چوتھے ہفتہ سے پانچوین ہفتہ تک بچہ سر کی جانب موٹا پانون کی طرف پتلا ہوتا ہی اور آنکھون کے دو سیاہ نقطے اور مُنھ کا شگاف نمایان ہوتے ہین اور نہایت باریک ریشے شرائین کے پیدا ہوتے ہین چھٹے ہفتہ مین نقشہ جنین کا ظاہر ہوتا ہی آٹھوین ہفتہ تک سب اعضا بنجاتے ہین اور ایک انچھ لمبا ہوتا ہی دوسرے مہینہ بچہ ڈیڑھ انچھ لمبا ہوجاتا ہی اور علامات نر یا مادہ کی پائی جاتی ہی اور آنول تیار ہوجاتی ہی اسی طرح ہر مہینہ مین نشو و نما بڑھتا جاتا ہی یہان تک کہ ساتوین مہینہ (۱۱) انچھ سے (۱۲) انچھ تک اور آٹھوین مہینہ (۱۴) انچھ سے (۱۶) انچھ تک اور نوین مہینہ (۲۰) انچھ تک لمبا اور تین سیر سے کچھ زیادہ وزن ہوتا ہی علامات حمل بھی مثلاً ناخون حیض کا بند ہوجانا سستی کاہلی کا ہونا اگر تھرمامیطر یعنی آلہ مقیاس الحر فرج مین رکھکر دیکھین اگر حرارت معمولی سے زیادہ حرارت ہو تو حمل ہی ورنہ نہین حاملہ کا قارورہ (۴۰) گھنٹہ تک حفاظت سے چینی کے برتن مین رہنے دین اگر اُسپر ایک باریک سپید سی جھلی جم جاوے تو حمل ہی ورنہ نہین سر پستان کے گرد جو ہالہ رنگدار ہوتا ہی اگر اُسکے رنگ مین تیرگی نمایان ہو تو وجود حمل پر دلالت کرتی ہی فم رحم کا بخوبی منضم ہوجانا دلیل حمل کی ہی اور مسماعہ صدریہ لگانے سے آواز حرکت قلب جنین کی سنائی دیتی ہی سبب نر و مادہ اگر عورت کے داہنے مبیض کا دانہ رحم مین آوے اور منی مرد زیادہ مقدار سے رحم مین جاوے تو مرد ہوگا ورنہ عورت **شناخت نر و مادہ** حرکات قلب جنین کی مسماعہ سے دریافت ہوسکتی ہین پس اگر حاملہ کے پیٹ پر مسماعہ لگاوین اگر جنین کی حرکات انقباض قلب کی ۱۴۰ سے کم ہون تو لڑکا ہی اور زیادہ ہون تو لڑکی ہی مگر یہ بہت باریک بات ہی بدون مشاق کامل کے دریافت کرنا مشکل ہی۔

تتمہ علم تشریح مین تشریح جملہ حیوانات اور نباتات کی داخل ہی اور علم تشریح حیوانات کا ایک شعبہ تشریح انسانی ہی پھر اس تشریح انسانی کی بھی بہت قسمین ہین ایک وہ تشریح کہ جسمین صفات اعضا انسانی کا بیان ہو باعتبار نام اور وضع اور شکل وغیرہ کے جیسا کہ اس رسالہ مین بیان کیا گیا اسکو تشریح وصفی کہتے ہین دوسری قسم وہ ہی کہ جسمین منافع اور وظائف اور افعال اعضا بیان ہو اسکا بیان مختصر بھی کسی کسی موقع پر اس رسالہ مین ہوا ہی اسکو فیولوجی کہتے ہین تیسری تشریح اس بات کی ہی کہ بعد لاحق ہونے بیماری کے اس عضو بیمار کی کیسی صورت ہو جاتی ہی اور کس کس عضو مین کون کون بیماریان ہوتی ہین اسکو پاتالوجی کہتے ہین اس سے اس رسالہ مین بحث نہین کی گئی ہی چوتھی قسم تشریح جراحی ہی جسمین بیان اس بات کا ہی کہ لاش جو واسطے دریافت ضربہ وسقطہ یا کھلانے سموم وغیرہ کے یا واسطے معائنہ کرانے اور سمجھانے طلبا کے چیری جاوے تو اسکے طریقے اور آداب چیرنے کے کیا ہین پانچوین قسم تشریح عملی یعنی جب ضرورت اعمال ید کی پڑے تو اسکے چیرنے کے یا قطع وغیرہ کے طریقے کیا ہین چھٹی قسم صنعۃ المخزرات ہی یعنی کسی عضو کو بہت دنون تک بدستور رکھنا منظور ہی یا ہڈیون کا قوام دیکھنا منظور ہی تو اسکی کیا تدبیرین اور کیا طریقے ہین مثلا سلسلہ عظام یعنی ہڈیون کی ٹھٹھری بنانا منظور ہی تو مدتون لاش کو گرم پانی مین بھگا کر سڑاتے ہین جب گوشت پوست وغیرہ اجزا گل کر ہڈیون سے جدا ہو جاتے تب کالبد عظام جسکو اسکلٹین کہتے ہین تیار ہوتا ہی یا عروق واسعہ مین پچکاری کے ذریعہ سے سیماب بھر کر سلسلہ عروق کا قائم کرتے ہین یا کلیتین وغیرہ کو روح خمر مین منقوع کر کے رکھتے ہین اسکے بھی قواعد اور مسائل ہین ممکن نہین کہ اس کتاب مین بتفصیل بلکہ بالاجمال ان علوم تشریح کا بیان ہو سکے ہر ہر علم کے واسطے ایک ایک جلد ضخیم ہونا چاہیے بہرکیف بنظر رفع نقص کتاب کے جو یہ اقل قلیل بطور اجمال کے لکھا گیا ہی اگر بالاستیعاب بھی ایک فن لکھا جاتا تو بھی کتاب بہت ضخیم ہو جاتی اور طالب فن کو نفع نہوتا کیونکہ اسکے دقائق پر ذہن کا حاوی ہونا اور بخوبی سمجھ مین آنا بغیر مشاہدہ لاش کے ناممکن ہی جسقدر لکھا گیا فقط بصیرت بوجہ ما کے واسطے لکھا گیا کیا عجب ہی کہ ہمارے بعد یا ہمارے عصر مین کوئی ہمارا ہم خیال پیدا ہو کر کتب متعددہ علوم تشریح مین مدون کرے اسیطرح سے جملہ علوم کی تدوین ہوتی ہی امید ہی کہ ہمارے معاصرین ہماری جانفشانی اور خیرخواہی قومی پر نظر توجہ فرما کر اس فن کی تحصیل و تکمیل مین کوشش فرماوینگے۔ اب رسالہ سوم ختم ہوا اسکے بعد رسالہ چہارم بیان مین امراض کے علی العموم یعنے بقول کلی جسمین توضیح اسباب مذکورہ رسالہ اول کی ہوگی شروع ہوگا۔

رسالۂ سوم

رسالۂ چہارم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

اسباب امراض

اللّٰھم جاعل السبب لانجاح المرادات۔ ونُصلّی علیٰ نبیک ذی المعجزات۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین ہم ارباب الکمالات۔ اما بعد التماس کرتا ہی اصغر حسین ارزقہ اللہ حلاوۃ الدارین کہ یہ رسالۂ چہارم کتاب بحر محیط کا ہی بیان مین اسباب امراض کے اور اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین۔ **مقدمہ** بیان مین اسباب عامہ کے۔ **باب اول** بیان مین اسباب خارجیہ کے۔ **باب دوم** بیان مین اسباب داخلیہ کے۔ **باب اول** مشتمل ہی گیارہ فصلون پر۔ فصل[1] اول بیان تاثیر ہوا۔ فصل[2] دوم تاثیر اقالیم فصل[3] سوم تاثیر فصول۔ فصل[4] چہارم تاثیر مساکن۔ فصل[5] پنجم تاثیر ملابس۔ فصل[6] ششم تاثیر استحمامات فصل[7] ہفتم تاثیر دہانات۔ فصل[8] ہشتم تاثیر صنائع۔ فصل[9] نہم اسباب میخانکیہ۔ فصل[10] دہم اسباب معدیہ خارجیہ فصل[11] یازدہم بیان مین سموم کے۔ **باب دوم** بیان مین اسباب داخلیہ کے مشتمل ہی اور پر آٹھ فصلون کے فصل[1] اول بیان مین اغذیہ کے۔ فصل[2] دوم بیان مین اشربۂ اعتیادیہ کے۔ فصل[3] سوم بیان مین اشربہ مخمّرہ کے۔ فصل[4] چہارم بیان مین مخدرات کے۔ فصل[5] پنجم بیان مین ادویہ کے۔ فصل[6] ششم بیان مین اسباب مُعدّیہ داخلیہ کے۔ فصل[7] ہفتم اسباب بنیہ کے بیان مین۔ فصل[8] ہشتم بیان مین سموم کے اور اسمین ایک خاتمہ بطور ضمیمہ کے ہی۔ **مقدمہ** سبب مرض اُس اثر کو کہتے ہین کہ جو کوئی مؤثر داخل یا خارج سے بدن انسان مین پہونچکر اپنے اثر سے خلل انداز صحت کا ہووے یعنی اپنے اثر سے صحت کو دور کردے چنانچہ اسکا بیان اجمالی رسالۂ اول مین ہوا ہی یہان بالتفصیل لکھا جاتا ہی پس سبب کی دو قسمین ہین ایک اسباب مُہیّئہ دوسری اسباب متممہ اسباب مہیئہ اُنکو کہتے ہین کہ جسم مین پہونچکر جسم کو آمادہ اور مستعد قبول مرض کا کردیوین یعنی جسم مین استعداد قبول مرض کی آجاوے ظہور اور وقوع مرض کا چاہے ہو یا نہو اور اسباب متممہ وہ ہین کہ جو جسم مین مرض پیدا کردیتے یعنی اُنکے سبب سے ظہور اور وقوع اُس مرض کا ہوجاوے مثلاً تر لکڑی کو جب حرارت سے سوکھا دینگے تو اُسکی رطوبت خشک ہوکر لکڑی مین مادۂ قابل جل اُٹھنے کا اور شعلہ پکڑنے کا آجاویگا پھر جب اُس خشک لکڑی کو آگ مین جلا دینگے اُسوقت یہ حرارت سبب متمم احراق کی کہلاویگی لاجرم جسقدر اسباب مُہیّئہ ہین وہ سب اسباب متممہ ہین مثلاً ۱

رسالۂ چہارم

[2] اشربۂ اعتیادیہ وہ اشربہ ہین جنکے پینے کی لوگون کو عادت ہو اور مخمرہ وہ جو مسکر ہون ۱۲

ایک شخص نے سنکھیا اِس مقدار پر کھائی کہ اُس سے زندگی قائم رہی اور کوئی مرض نہ پیدا ہوا لیکن اُسمین استعداد اشتعال حرارت کی آگئی پھر اُسنے بار دوم اسقدر سنکھیا کھا لی کہ جس سے اُسکو تپ آنا شروع ہوئی اور حرارت مشتعل ہوگئی پس مقدار اول سبب مُهیّہ تھا مقدار دوم سبب متمم ہوا اسیطرح ایک شخص نے ہواے حار کا استنشاق کیا جس سے اُسکا بدن مستعد بقبول حرارت ہوگیا پھر اُسنے غذاے حار کھا لی جس سنے اُسکو تپ آگئی پس ہواے حار سبب مُهیّہ تھی اور غذاے حار سبب متمم ہوئی پھر ان اسباب مهیّہ اور متممہ کی دو قسمین ہین ایک وہ اسباب کہ خارج سے بدن مین اثر کرتے ہین دوسرے وہ کہ داخل سے اثر کرتے ہین

باب اول بیان مین اسباب خارجیہ کے یعنی وہ اسباب کہ بدن کو احاطہ کیے ہوے ہین یا بدن سے ملامست واقع ہوئی اور باعث مرض کے ہوگئے ایسے اسباب گیارہ ہین۔

فصل اول بیان مین ہوا کے۔ واضح ہو کہ ہوا ایک جسم رقیق اور لطیف کرہ زمین پر چارون طرف سے محیط ہی اور سطح زمین سے (۴۵) میل تک بلند ہی زمین کے قریب ہوا زیادہ غلیظ اور بھاری ہوتی ہی اور جسقدر بلند ہوتی جاتی ہی اُسی قدر رقیق ہلکی ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ ساڑھے تین میل تک سطح سمندر سے جانب اعلی کے ہوا ساڑھے اکتالیس میل تک کی ہوا کے مطابق وزن مین ہی اس سے ثابت ہوگیا کہ نیچے کی ہوا نہایت ثقیل ہی جو تھوڑی سی وسعت و فضا مین یعنی ساڑھے تین میل مین سما گئی اور اسی وزن کی مقدار کی ہوا ساڑھے اکتالیس میل مین بسبب اپنی لطافت اور سبکی کے پھیلی ہی اور سوا انچھ مربع زمین پر ہوا کا وزن قریب دو ماشہ کے ہوتا ہی اور اِس ہوا کے اجزاے ترکیبیہ مین بحساب فیصدی کے (۷۷) حصہ نیطروجن جسکو اصل النطرون طب جدید مین کہتے ہین اور (۲۳) حصہ اکسیجن جسکو اصل الحموضات طب جدید مین کہتے ہین شامل ہی اور اِس ہوا مین پانی کے بخارات یعنے شبنم اور کاربونک ایسڈ یعنی حموضہ فحمیہ ہزار حصہ مین ایک حصہ پائی جاتی ہی اور ایمونیا ہوا جو حیوانات کے بول و براز سے نکلتی ہی اِس ہوا مین شامل ہوتی ہی مگر نہایت قلیل اور حموضہ فحمیہ یعنی ہواے دخانی تنفس حیوانات سے پیدا ہو کر اسمین شامل ہو جاتی ہی اور کبھی اور بخارات ردیہ اِس ہوا مین ملکر ہوا کو خراب کردیتے ہین بہر کیف ہواے جو ایک شی ضروری بقاے حیات حیوانات کے واسطے ہی خفقہ گلو سے اسیواسطے انسان مرجاتا ہی کہ ہوا جسپر مدار زندگی ہی اندر بدن کے نہین جانے پاتی ہی بہت بڑا سبب زندگی اور صحت انسان کا ہواے صاف و لطیف ہی اور تمام اجسام کو یہ ہوا محیط اور ضاغط ہی اور ہر وقت اعضاے تنفس اور مسامات کی راہ سے ہوا بدن انسان کے باطن مین داخل ہوتی ہی اور اسکی دو قسمین ہین ایک نقی دوسری غیر نقی پس ہواے نقی متناسب الاجزا جو نہ خشک ہو نہ مرطوب ہو اور بخارات عارضی اسمین

شملے ہون گرد وغبار سے پاک ہو کوئی چیز اُسمین ایسی نہ ملی ہو جو کیفیت اعتبادیہ سے اُسے خارج کردیوے
ایسی ہوا موجب صحت اور زندگی حیوانات کی ہی اور جب اُسمین کوئی شی زائد اثر کرجاویگی تو وہ ہوا
بالضرور سبب مہیۃ امراض کی یا سبب متمم امراض کی ہوگی اپن ہواے غیر نقی کی دوقسمین ہین ایک ہوا رحار
دوسری بارد اور ان دونون کی دو قسمین ہین ایک ہواے جاف یعنی خشک دوسری رطب پس ہوا رحار کا
غلبہ اکثر تابستان کے موسم مین اور اقالیم حارہ مین ہوتا ہی اسیواسطے جب کوئی مرض حار لاحق ہو اور علاج
اُسکا صعب ہوجاوے تو واجب ہی کہ ہواے مسکن مریض منتقل (مکان یا بلد یا جسطرح ممکن ہو ہوا بارد مین
منتقل کرین یعنی پہاڑون پر لیجاوین یا خس کی ٹٹی اور مروحہ وغیرہ سے تبدیل ہوا کی کرین سطح پر کہ کسی قوت
ہواے حار دخل نہ پاوے اور ہواے بارد کا غلبہ موسم شتا مین اور اقالیم باردہ مین ہوتا ہی پس جب مرض
بارد صعب العلاج لاحق ہو تو اماکن حارہ اور اقالیم حارہ مین مریض کو رکھین اور ہوا ر گرم تر ایسے
اماکن حارہ مین ہوتی ہی جو دریا کے قریب ہون یا جہان تالاب یا نالے یا جھیلین وغیرہ ہون اور
ہواے بارد رطب کا غلبہ زمانہ بارش مین اکثر ہوتا ہی کہ بخارات مرطوب ہوا مین ملجاتے ہین پس یہ
چارون قسم کی ہوا بدن انسان مین اثر کرکے بدن کو مستعد لقبول امراض کردیتی ہی یا مرض پیدا کردیتی ہی
یعنی ہوا رحار یا یابس جسم کی رطوبات کو مستعد لقبول امراض حادہ کے کردیتی ہی لیکن اسکا اثر اقالیم بارد مین
کم ہوتا ہی اور ہواے بارد یابس مسامات بدن کو بند کردیتی ہی اور جسم کو قابل قبول امراض مادہ کے
کردیتی ہی اور افراز آب جو بدن سے نکلا کرتے ہین مثل پسینہ وغیرہ کے اُنکو روک دیتی ہی اور ارتداع
اُنکا موجب حدوث امراض ہوتا ہی اور ہواے گرم تر اور ہواے سرد تر ان دونون مین رطوبت متصعدہ
من الماء بکثرت ہوتی ہی پس جسم مین تاثیر قوی کرتی ہی اور امراض حادہ اور نزلیہ اور عمومیہ لاحق
ہوتے ہین کسواسطے کہ وجود رطوبت کا ہوا مین موجب تعفن بعض مواد کا جو ہوا مین موجود رہتے ہین
ہوتا ہی پس حرارت مع الرطوبت موجب تعفن ہوا ہوجاتی ہی اسی واسطے جس زمانے مین ہوا رحار یابس
یا بارد یابس چلتی ہی اُس زمانہ مین امراض کم ہوتے ہین اور یہ موسم اوسط موسم گرمی اور جاڑے کا ہی
اور جب ہوا گرم تر یا سرد تر چلتی ہی اُسوقت مین کثرت امراض کی ہوتی ہی اور اس قسم کی ہوا اکثر ربیع
اور خریف مین ہوتی ہی اسی واسطے خریف اور ربیع مین کثرت امراض کی ہوتی ہی کیونکہ عفونت لوازم
رطوبت سے ہی اور کبھی ہوا مین عفونت بباعث اسکے ہوتی ہی کہ اقسام حیوانات مردہ سڑ گئے ہون
اُنکے بخارات ہوا مین ملجاوین یا کثرت اجتماع اور ازدہام آدمیون کا ہو اُنکے تنفس کے فضلات ہوا مین
ملجاوین یا فضلات حیوانات مثل گوبر وغیرہ کے بخارات ہوا مین ملجاوین تو یہ ہوا مسامات بدن اور

تنفس کی راہ سے ریہ مین پہونچکر تمام بدن کے خون مین اثر کرکے امراض وبائی مثل طاعون اور
حماسے تیفوس وغیرہ کی پیدا کرتی ہی اور کبھی مواد نباتی سڑکے اُس سے بخار آجامی ہوا مین ملجاتے ہین
اور یہ بات اکثر کنارون پر تالابون یا جھیلون یا گڑھون وغیرہ کے جو درخت ہوتے ہین وہان پیدا ہوتی ہی
اور وہ بخارات راہ تنفس بدن مین پہونچکر امراض عامہ باری والے پیدا کرتے ہین جیسے تپ نوبت اور
امراض عصبانی وغیرہ اور کبھی مواد فحمی یعنی کاربان ہوا مین ملجاتا ہی تنفس سے آدمیون کے یا نباتات
خبیثہ سے یا بند مکان مین کوئلون کے سلگنے سے ہوا مین ملکر ہوا کو ایسا بھاری اور ثقیل کر دیتا ہی
کہ اکثر اندھے کنوئین اور کھوہون اور کہوف جبال مین یہ ہوا بسبب ثقل وزن کے مرتکز ہو جاتی ہی اُس
ہوا کے استنشاق سے آدمی مرجاتا ہی اور کبھی ہوا مین اجزار غبار یہ دقیقہ ملجاتے ہین جیسے اکثر
آندھیون کے چلنے مین ہوتا ہی پس یہ اجزا داخل بدن مین پہونچکر بدن کو مستعد لقبول امراض صدریہ
کر دیتے ہین اسی طرح جو لوگ خشت پزی یا چونہ پزی یا انہدام و تعمیر مکانات یا کارخانجات معادن مین مثل
سیماب اور مس اور گندھک اور زرنیخ وغیرہ کے مصروف رہتے ہین انکو امراض عصبی اور تشنجی وغیرہ لاحق
ہو جاتے ہین یا خوب گرم مکان مین سے خوب ٹھنڈے مکان مین دفعتاً آجاوے یا ٹھنڈے سے گرم مین جاوے
تو امراض حادہ متعلق بہ اعضا ہضم و اعضاء تنفس عارض ہوجاتے ہین یا مقابل مین ہوا سے شدید کے
کوئی شخص جلد و تیز چلے تو اُس سے امراض تنفس کے لاحق ہوئے ہین اور جس قدر مکان مرتفع پر انسان
سکونت کریگا اُسی قدر ہواے صاف و نقی کا استنشاق ہوگا اور جب مکانات منخفض اور مرطوب اور غیر
متجدد الهوا مین سکونت اختیار کریگا بسبب استنشاق ہوا ثقیل و رطب کے عرضہ امراض مزمنہ کا ہو جائیگا
مثل داء الخنازیر یا امراض سدد یا ساریقا وغیرہ امراض ضعف کے بلکہ اسکے ساتھ استعمال اغذیہ ردیہ کا
بھی معین کیا جاوے الغرض بقاے زندگی کے واسطے ہواے کرّی نقی موثر قوی ہی کہ خون وریدی کو مستحیل
بخون شریانی کر دیتی ہی جو باعث حیات ہر ذی روح کا ہی اسکے واسطے صحت و قوت اعضاء دوریہ یعنی ریہ
و قلب کی بھی ضرور ہی تا کہ جذب نسیم کا اچھی طرح ہو وے اگر اسمین کسی طرح کا فتور پڑا مثلا ہواء غیر نقی کا استنشاق
ہوا تو اُسکا نتیجہ سواے ہلاک کے اور کچھ نہین ہی اور باقی اعضا اور قواے انسانی مین امتداد زمانہ تک
قوت باقی رہتی ہی اور فعل اپنا کچھ نہ کچھ کیے جاتے ہین گویا غذاے اصلی اور حقیقی انسان کی ہوا ہی اور
جزو اعظم صحت کا ریہ اور قلب ہی اگر ہواے صاف دس منٹ تک بدن مین نہ پہونچے تو انسان فی الفور
مرجاتا ہی اور غذا اگر دس روز تک نہ ملے تو زندگی بسر ہو سکتی ہی لاجرم اکتساب ہوا صاف مہتم بالشان ہی
اسی واسطے چاہیے کہ صبح و شام ہر شخص اکتساب ہوا کے واسطے بغرض صحت جسمانی آبادی سے باہر جایا کرین

اور مرض کی حالت مین تدبیر ہوا کی بہ نقل مکان یا بلد یا اور تدبیرات سے کرین یعنی ہواے بارد کو حار اور ہواے
حار کو بارد بنا دین اور ہواے رطب کو جاف اور جاف کو رطب بنا دین یہان تک تو مختصر حال متعلق بعلم طب
بیان ہوا اب تھوڑا سا حال بالاجمال متعلق بہوا اردی علم کمشٹری کے جاننا مناسب ہی تاکہ بصیرت بوجہا
حاصل ہو جاوے واضح ہو کہ تغیرات ہوا کے چند طرح پر ہوتے ہین ایک یہ کہ ہواے کرہ ہی باعتبار
وزن کے ثقیل و خفیف ہوتی ہی جسقدر ہوا پست نیچی ہوگی نہایت ثقیل ہوگی اور مضر صحت ہوگی جیسے
مغارات کی ہوا اور جسقدر اوپر جائے بہت سبک ہوتی جاویگی جیسے جبال مرتفعہ کی چوٹیون کی ہوا لیکن
دونون ہوائین مضر حیات ہین نہایت درجہ کی ثقیل جیسے عمیق غارون کی ہوا مین انسان مرجاتا ہی
اسی طرح نہایت خفیف ہوا سے جیسے بلون پر سوار ہو کر جب غایت ارتفاع کو انسان پہونچے تب بھی
مرجاتا ہی۔ دوسرے یہ کہ آتش سیال کہربائی بھی ہوا مین ممزوج ہی پس کسی جگہ آتش کہربائی ہوا مین کم ہی
کسی جگہ زیادہ ہی آتش کہربائی کا اثر بذریعہ خون کے اعصاب پر پہونچتا ہی اور کبھی ریہ مین اور دورۂ خون مین
اثر اسکا ہوتا ہی چنانچہ آتش کہربائی ہمیشہ زمین سے نکلکر اوپر کو جاتی ہی جب تک ہواے جو مین بمقدار مناسب
ممزوج رہتی ہی تب تک صحت ابدان قائم رہتی ہی اور جب یہ حرارت کہربائی تمام جو مین نہین منتشر ہوسکتی ہی
اور ابر کے اجزا بیچ مین حائل ہو جاتے ہین اور حرارت کہربائی کو ابر اپنے مین جذب کرلیتا ہی اور
بمقدار مطلوب ہوا مین نہین مخلوط ہونے پاتی تو ابدان آدمیون کے بھاری ہو جاتے ہین اور ثقل و
کسل اور سستی اور کاہلی اعضا موافق استعداد امزجہ کے لاحق ہوتی ہی مثلاً عصبی مزاج اور ضعیف الدماغ
آدمیون کو اختلاج اور انصباب نوازل اور ضیق النفس وغیرہ عوارض ہوتے ہین ضعیف المعدہ
آدمیون کے مزاج مین سوء ہضم اسہال وغیرہ عوارض ہوتے ہین قروح کے التیام مین دقت واقع ہوتی ہی
بسبب انھین اجزاے آتش برقی کے ابر مین محتقن ہو جانے سے پس جب یہ آتش کہربائیہ بطنحاب ابر کے
تمزیق کرتی ہی تب گرج کی آواز آتی ہی جسکو رعد کہتے ہین یہی آتش کہربائیہ اگر ثقیل ہو جاتی ہی تو زمین پر
گرتی ہی جسکو صاعقہ کہتے ہین جس آدمی پر بجلی گرے اسکو ہلاک کر دیتی ہی اسی کی حفاظت کے واسطے
آلہ وقایۃ الرعد مکانون مین لگایا جاتا ہی تیسرے اسباب کیمیاوی سے صفائی ہوا مین تغیر آجاتا ہی
اسی طرح پر کہ اسمین کئی قسم کے غازات یعنی گیاسین یا بخارات ملجاتے ہین اور مادۂ حرارت حیوانیہ کو
فاسد کر دیتے ہین مثلاً جہان کارخانے شراب کے بنانے اور مخمر کرنے کے ہین وہان حموضت فحمی یعنی کاربونک
ایسڈ بہت پیدا ہوتا ہی وہ ہوا مین ملجاتا ہی جبکہ یہ غاز بقدر خمس کے ہوا مین ملی اسوقت تخدیر اطراف
اور انقباض صدر اور کبھی مرض اسفیکسیا لاحق ہوتا ہی حکماے متاخرین نے واسطے دریافت حرارت

ور برودت اور ثقل وزن ہوا وغیرہ تغیرات ہوائیہ کے میزان الآ ہو یہ بنائے ہین جس سے ٹھیک
کیفیت ہوا کی معلوم ہو جاتی ہی اور خانہ باغ جو بنا یا جاتا ہو وہان اکثر اشعہ شمسیہ کا فعل قوت کے ساتھ
ہین ہوتا ہی تو وہان کی ہوا مین کاربونک ایسڈ گیاس زیادہ ملجاتا ہی جو مضر صحت ہی لیکن اگر باغ
گھرون مین ایسی وسعت کے ساتھ ہو کہ اشعہ شمسیہ بخوبی اثر کرین تو وہان کی ہوا اچھی معین صحت ہی
ی طرح جواہر نباتیہ اور حیوانیہ کے سڑنے سے غاز ہیڈر وسلفیورک اور کلورواکسیڈ ہی سود یا پیدا ہو کرتی ہی
ی طرح بعض بخارات مصعدا ایسے ہین کہ بدون ایک آلہ کے جو واسطے دریافت کرنے خواص ہوا کے
صنوع ہوا ہی نہین دریافت ہو سکتے ہین اسی طرح بخارات معادن زیبق اور رصاص اور ملح اور روح التوتیا
ور انتیمون وغیرہ کے امتحانات علم کیمیا سے کیے گئے ہین اُسکی زیادت تفصیل سے طول کتاب اور انتشار ذہن
تصور ہی **فصل دوم بیان مین تاثیر اقالیم کے** جاننا چاہیے کہ خط استوا ایک خط موہوم ہی جو منصف
کرۂ زمین تصور کیا گیا ہی بمحاذات دائرۂ معدل النہار کے اور زمین کی مسافت باعتبار اسکے کہ آفتاب سے کسقدر
طول و عرض اسکا ہی باعتبار درجات طول و عرض کے ایک ایک اقلیم قرار دی گئی ہی اور بجہت قرب
و بعد کے آفتاب سے اقالیم حارہ اور اقالیم باردہ اور اقالیم معتدلہ مقرر کی گئی ہین لیکن مزاج اقالیم مین
کنات جو کو مثل ضوء شمس اور آتش کہربائی اور رطوبت میاہ اور حرکات ریاح کے بھی دخل ہی اسکے علاوہ
بہت سے اسباب ارضیہ بھی مُغیر مزاج اقلیم کے ہوتے ہین مثلاً نباتات اور حیوانات جو اُس سرزمین مین
پیدا ہوتے ہین یا زمین کے قطعات کی طبیعتین مختلف ہوتی ہین یا ہیئت وضع اماکن سے یا مزروعات کی
جہ سے مزاج اقلیم اور بلد مین تغیر آجاتا ہی اور احکام حکام سررشتہ حفظان صحت سے بھی فرق ہو جاتا ہی
قراط نے اِس مبحث مین ایک رسالہ مستقل تصنیف کیا ہی اور مزاج اقلیم یا بلد کا کبھی کبھی بدل جاتا ہی چنانچہ
جو اسباب تغیر مزاج اقلیم کے ہین بطور اصول وہ بیان کیے جاتے ہین حکیم متفطن ان اصول کی بنا پر مزاج
بلد کا دریافت کر سکتا ہی واضح ہو کہ مزاج اقلیم یا حار ہوگا یا بارد یا معتدل پس اقالیم حار ممتد ہوتی ہین
خط استوا سے (۳۰) درجہ عرض تک دونون جانب شمال و جنوب کے اور اقالیم معتدلہ وہ ہین کہ جنکا عرض
(۳۰) درجہ سے (۵۵) درجہ تک ہو اور چارون فصلین اُنکی معتدل ہون اور عرض ستین سے قطب تک اقالیم
باردہ ہین اور انہین دو فصلین ہوتی ہین گرمی کی فصل قصیر اور شتا کی فصل بہت طویل اور روشنی آفتاب کی
بدولت سے تمام حیوانات کی حیات قائم ہی پس روشنی آفتاب کی ہر سطح زمین پر یکسان نہین پہونچتی ہی البتہ
تمام خط استوا برابر ہی کیونکہ وہان دن رات ہمیشہ برابر رہتا ہی اسی واسطے یہان کی قوت نمو کے برابر
کہین قوت نمو نہین ہوتی ہی اور جب ہوا خشک ہوتی ہی تو آتش کہربائیہ زیادہ ہو جاتی ہی پس جس اقلیم کی ہوا

پانی مین ڈالی جاتی ہین ان اسباب سے تغیرّ ہوا ربلد مین اور پانی مین آجاتا ہو اِن سب امور کا لحاظ معالج پر واجب ہی

فصل سوم بیان مین تاثیر فصول کے

سال بھر مین چار فصلین یعنی موسم ہوتے ہین گرمی جاڑا ربیع خریف پہلی فصل ربیع کی ہی اُسکے بعد گرمی اُسکے بعد فصل خریف اُسکے بعد چوتھی فصل جاڑے کی ہی پس فصل ربیع کا آغاز اُسوقت سے ہوتا ہی کہ تحویل آفتاب کی برج حمل یعنی میکھ مین ہو اور یہ تقریباً (۲۱) مارچ یا ماہ آذار کہ جسکو فارسی مین فروردین اور ہندی مین چیت کہتے ہین واقع ہوتا ہی اور تین مہینے یہ فصل رہتی ہی یعنی (۲۱) مارچ سے (۲۱) اپریل یا نیسان تک ایک مہینہ اور (۲۲) اپریل یا نیسان سے (۲۱) مئی یا آیار تک دو مہینہ اور (۲۱) جون یا خریران تک تین مہینے اور مزاج اس فصل کا حارّ معتدل ہی پھر (۲۲) جون یا خریران سے تحویل آفتاب کی برج سرطان مین اور آغاز موسم گرمی کا شروع ہوتا ہی (۲۱) ستمبر یا ایلول تک اور مزاج اس فصل کا حار یابس ہی پھر (۲۲) ستمبر یا ایلول کو آفتاب برج میزان یعنی تلا مین آتا ہی اور آغاز فصل خریف کا ہوتا ہی اور یہ فصل بارد یابس ہوتی ہی پھر (۲۱) دسمبر یا کانون اول سے جب آفتاب برج جدی مین آتا ہی شتا یعنی موسم سرما شروع ہوتا ہی جب آفتاب برج حوت مین آتا ہی تب سال کا اختتام ہوتا ہی اور مزاج اسکا بارد و رطب ہی لیکن اسمین بھی اختلافات ہین کیونکہ تبدیل موسم بباعث تاثیر آفتاب کے ہی یعنی آفتاب کی سیر نصف کرۂ فوقانی زمین پر جو ہوتی ہی تو آفتاب خط استوا پر دو مرتبہ گذر کرتا ہی اس سبب سے دو اعتدال ہوتے ہین ایک اعتدال ربیعی جو (۲۰) شہر آذار یا مارچ کو ہوتا ہی دوسرا اعتدال خریفی جو (۲۰) شہر ایلول یا ستمبر کو ہوتا ہی اسوقت مین جو بلاد خط استوا کے ہین انمین اشعۂ شمسیہ بطور استقامت پڑتی ہین اور زمانہ لیل و نہار کا برابر ہوتا ہی اور (۲۰) مارچ سے (۲۱) جون تک شمس مائل ہوتا ہی نصف کرۂ شمالی جانب جہان آبادی ہم لوگون کی ہی پھر (۲۰) ستمبر سے (۲۱) مارچ تک نصف کرۂ جنوبی زمین مین جاتا ہی پس دو نون دوائر رجوع پر بھی سال بھر مین دو دفعہ گذر کرتا ہی چنانچہ نقطۂ انقلاب صیفی پر (۲۲) جون کو ہوتا ہی اُس روز نہایت میلان شمس کا نصف کرۂ شمالی کی جانب ہوتا ہی اور اشعہ خطوط شعاعی کی ہمارے ملکون مین بر سبیل استقامت واقع ہوتی ہین اور وہ دن ہمارا نہایت طول پر ہوتا ہی اور (۲۲) دسمبر کو نہایت میل شمس کا نصف کرۂ جنوبی کے طرف ہوتا ہی اور ہم سے بعید ہو جاتا ہی اُس روز ہمارا دن اقصر ایام ہوتا ہی تو آپ جاننا چاہیے کہ یہ تقسیم سال کی باعتبار فصول اربعہ کے نسبت اُن بلاد کے ہی جنمین ہم لوگ رہتے ہین اور نسبت ساکنین دوائر قطبین کے یہ بات نہین ہو سکتی ہی وہان فقط دو فصلین ہوتی ہین آٹھ مہینے سے نو مہینے تک سرما کی فصل اور تین مہینے گرمی کی فصل یہی طرح خط استوا کے مناطق کے

رہنے والون کے یہان دو فصلین ہوتی ہین ایک فصل مرطوب یعنی بارش کی دوسری فصل یابس پھر ہمارے
بھی یہان کی فصلین ہر سال ایک ہی نسق پر نہین ہوتی ہین یعنی یہ ضرور نہین کہ ہر سال ربیع کی فصل لطیف
ور معتدل ہووے بلکہ کبھی بارد اور ممطر ہوتی ہی اسی طرح گرمی بارش اور خشکی ہوتی ہی علیٰ ہذا القیاس کبھی
خریف بارد یابس ہوتی ہی اور اکثر مرطوب اور معتدل ہوتی ہی اسی طرح جاڑا کبھی شدید البرد والیبوستہ اور
کبھی بارد رطب اور کبھی معتدل ہوتا ہی اس بحث مین بھی ایک رسالہ بقراط کا بہت عمدہ ہی اسمین بقراط نے
لکھا ہی کہ فصول مرتبہ کو فصول غیر مرتبہ سے تمیز کرنا پر ضرور ہی اُسنے لکھا ہی کہ جب ربیع حار معتدل ہووے
ور باران لطیف برسے اور صیف حار یابس ہووے اور خریف بارد یابس ہووے اور شتا بارد رطب ہووے
و جسم انسانی پر مطابق ان حالات کے تغیرات مختلف ہوتے ہین اور انتظام کے ساتھ ہوتے ہین اور جب
فصول اپنے مزاج پر نہین ہوتی ہین تو تغیرات طرح طرح کے جسم انسانی مین ہو جاتے ہین ایک دن کچھ کیفیت
مزاج انسانی کی ہوتی ہی دوسرے دن اور کیفیت ہو جاتی ہی یا دن مین کچھ کیفیت ہوتی ہی اور شب مین
کچھ اور ہو جاتی ہی پس بحالت انتظام فصول کے جاڑون کے آخر مین جو فصل ربیع ہوتی ہی اُس فصل مین
حیوانات اور نباتات مین حرکت ہوتی ہی درختون مین پتے نکلتے ہین کلیان پھولتی ہین آگ سے تاپنا
دھوپ مین بیٹھنا ناگوار ہوتا ہی لباس سرما گوارا نہین ہوتا ابتدائے فصل مین خفیف سردی اور آخر فصل مین
خفیف گرمی اور اوسط مین اعتدال ہوا ہوتا ہی اکثر حیوانات بچے جنتے ہین دودھ بہت پیدا ہوتا ہی فوائد
جو ہوتے ہین زراعت کو بالیدگی ہوتی ہی جسم انسانی امراض التہابی کے واسطے مہیا ہو جاتا ہی بسبب
زیادتی تولید خون کے اور تپ دائمی یا منقطعہ یا جدری یا حصبہ لاحق ہوتے ہین اسکے بعد فصل گرمی کی آتی ہی
اس موسم مین گرمی کی شدت ہوتی ہی زراعت کاٹی جاتی ہی فواکہ پک جاتے ہین یہ بہتر فصل ہی اس مین
امراض کی کمی رہتی ہی لیکن جسم کو واسطے امراض قناۃ ہضمی کے مہیا کرتی ہی اور سر پر دھوپ لگنے سے امراض
دماغیہ کے واسطے سر کو مہیا کر دیتی ہی اگر اس موسم مین پسینہ نہ نکالا جاوے تو نزلات صدر پر گرتے ہین پھر
گرمیون کے آخر مین فصل خریف آتی ہی اسمین بسبب بارش کے نزلات کی کثرت ہوتی ہی اور امراض صدر
و امراض عین اور امراض قناۃ ہضمیہ لاحق ہوتے ہین یہ اردء الفصول ہی تغیرات جو سے بہت
احتیاط کرنا چاہیے اسکے بعد جاڑون کی فصل آتی ہی اسمین حرکت رطوبات سائلہ کو سکون آجاتا ہی
حیوانات مین بھی اور نباتات مین بھی اسیواسطے نباتات کا عصارہ کم نکلتا ہی اور پتے درختون کے خشک
ہو جاتے ہین اور ہوام اور حشرات الارض چھپ رہتے ہین یہ احمد الفصول ہی اور ہوا اسکی سرد و خشک
ہی اور تغیر جو مین بہت کم ہوتا ہی اگر احتیاط ہوا کی نہ کی جاوے تو نزلات صدر اور امراض التہاب پیدا ہوتے ہین

فصل چہارم بیان مین مساکن کے یعنی انسان جو اپنی حفاظت جسم اور مال اور آسایش کے واسطے اور جانوران موذی وغیرہ سے بچنے کے واسطے مکان سکونت بناتا ہی یہ بھی ایک سبب قوی اسباب مؤثرہ صحت مین سے ہی اسکا بھی نفع وضرر شدید ہوتا ہی پس طبیب پر واجب ہی کہ وضع مکان اور طریقہ بنا وغیرہ امور کا لحاظ تشخیص مرض مین کرے کسواسطے کہ بعض آدمی مثل اعراب بوادی بالون وغیرہ کے خیمون مین رہتے ہین بعض درختون کی ڈالیون اور پتون سے گھر بنا کر مٹی سے لیس کرکے رہتے ہین بعض گارے یا کچی اینٹ کا مکان بناتے ہین بعض خشت پختہ یا چونہ پتھر کا مکان بناتے ہین پھر وضع اماکن اور وسعت اور تنگی مین اور رخ مین مکان کے اختلاف ہوتا ہی جسقدر مکان زمین بلند پر اور وسیع متجدد الہوا ہونگے معین صحت ہونگے اگر ایک تنگ اور چھوٹے سے مکان مین زیادہ آدمی رہتے ہونگے اور ہوا متجدد اُنمین نہ آتی ہوگی بسبب کثرت دخانیت ہواے تنفس کے ہمیشہ امراض مین مبتلا رہینگے یا مکان سکونت مین بھیڑ بکری گاے گھوڑا وغیرہ جانور باندھے ہونگے ضرور اُنمین استعداد قبول امراض ردیہ کی آجاویگی اسیواسطے دیہات قلیل آبادی مین رہنا بہتر ہی بہ نسبت شہر گنجان اور آبادان کے دریاؤن کے کنارے پر یا نشیب کی زمینون مین یا بخارات آجامیہ کے قریب یا جبال ناریہ کے قریب رہنا بڑی بڑی بلند دیوارون مین رہنا جہان ہواے متجدد نہ آسکے یا تنگ گلیون مین جہان دھوپ اور ہوا نہ آتی ہو یا خندقون مین رہنا نہایت مضر صحت ہی یا تنگ مکان مین درخت عظیم الشان لگا لیا جسکے سایہ سے دھوپ کی صورت نہ دکھائی دے یا مکان کی دیوارین بلند ہون اور اُسکے صحن مین بقول بوئے ہون اُنمین پانی سینچنے سے نہایت ہوا خراب ہوجاتی ہی اور دیوارون مین اور زمین مین لونی پیدا ہوجاتی ہی اور مکان مین کیچڑ کا ہونا اور مزابل کا قریب ہونا یا مذابح یا نیل کی کوٹھی کا ہونا مضر صحت ہی یا بارود بنانے کا یا پٹاخون کے بنانے کا کارخانہ یا تیزاب گوگرد کھینچنے کا یا نوشادر یا نجی یا دہن لاکارع یا قرون البہائم کا کارخانہ ہو وہان بھی بیتوتت نہ چاہیے بلکہ مکان صاف اور ہوادار اور کشادہ ہو پس طبیب کی نظر سبب اسباب مُہیّہ اور متممہ پر رہنا واجب ہی

فصل پنجم بیان مین ملابس کے مؤثرات خارجیہ سے محفوظ رہنے کے واسطے انسان کو لباس پہننا واجب ہی اور لباس باعتبار فصول سال اور رواج ملک اور تمول اور غربت کے مختلف ہوتے ہین اور لباس کی تاثیر بدن انسان مین کئی طرح سے ہوتی ہی ایک یہ کہ حرارت اور برودت اور رطوبت خارجیہ کو جلد مین اثر کرنے نہین دیتا ہی اسوجہ سے وظائف جلد مین ہرج نہین واقع ہوتا ہی دوسرے لباس کی سطح جلد پر موجود رہنے سے ایک حرارت پیدا ہوتی جسکی وجہ سے پسینہ آجاتا ہی تیسرے جس مادۂ حیوانی یا نباتی سے لباس بنایا گیا ہی اُسکا اثر ہوتا ہی چوتھے رنگ لباس کا اثر ہوتا ہی

سلہ بخارات آجامیہ جہان پانی اور دلدل ہو اور نرکل وغیرہ ... بخارات ...

سلہ جبال ناریہ کوہ آتش فشان یعنی جن پہاڑون سے آگ نکلتی ہی

[illegible]

پانچوین ہیئت لباس کا اثر ہوتا ہی پس مادہ حیوانیہ صوف اور حریر اور بال اور جلد بعض حیوانات کی ہی
اور مادہ نباتیہ کتان اور روئی اور قش یعنی گھانس ہی اور انمین حرارت کہربائیہ بلحاظ قلت وکثرت کے
ہوتی ہی پس صوف کے لباس مین یہ خوبی ہی کہ حرارت جو اعضاء باطن سے براہ مسامات خارج ہوتی ہی
اسکو منتشر نہین ہونے دیتا ہی جلد پر گھر ارہنے دیتا ہی دوسرے اپنی طرف سے جذب حرارت جسم کا
نہین کرتا ہی تیسرے جب حرارت ہوا جو کی ہوا ہے جسم کی حرارت سے زیادہ ہو جاتی ہی یعنی گرمی کا موسم
ہوتا ہی تو اُس حرارت زائدہ کو ہمارے جسم کے اندر داخل نہین ہونے دیتا ہی۔ اور جو کپڑے کتان اور
قنب سے بنائے جاتے ہین وہ موصل حرارت اور بھی آتش کہربائی کے ہین خصوصاً جبکہ صفیق بنی ہو وین
اور پسینہ کو جذب کر دیتے ہین اسیواسطے انمین برد محسوس ہوتا ہی اور جلد مین برودت اور رطوبت
پیدا کرتے ہین اور ردی حرارت جسم کا طرد کرتی ہی اور اجزار عرق غیر محسوس کو تشرب کر لیتی ہی اور
متحمل بعید آتش کہربائیہ کی ہی فصول اور اقالیم بارد رطب کے مناسب ہی اور حریر موصل قوی حرارت کا
نہین ہی اور لطیف ہی ثقیل نہین ہی اور صوف کی خشونت کے سبب سے کبھی باعث تہیج جلد کا ہوجاتا ہی
کبھی اس سے خراز اور پھنسیان جلد پر پیدا ہو جاتی ہین البتہ فربہ اندام اشخاص یا جنکے اعضا مین ضعف ہو
یا اُنکے احشا یا اعضاے تنفس مین فساد ہو تو استعمال اسکا ضروری ہی۔ اور رنگین پارچہ مین نسبت
سپید کے حرارت ہوتی ہی استعمال پارچہ رنگین کا موجب حفظ حرارت غریزی کا ہی پس بلاد باردہ مین
خوب گہرے رنگ کے کپڑے اور بلاد حارہ مین ہلکے رنگ کے اور امراض چشم مین سبز یا نیلے رنگ کے یا ہلدی کے
رنگے ہوے پہننا چاہیے اسی طرح کپڑے کی بناوٹ کو بھی صحت و مرض مین دخل ہی پس جو کپڑہ صفیق یعنی گفص
بنا ہوگا یا غفص نہوگا مگر اُسمین خمول یا جنت ہو وہ حفظ حرارت غریزی کا بہ نسبت مہلہل بناوٹ کے
زیادہ کرتا ہی اسی طرح ہیئت اور تفصیل ملابس کو بھی حفظ صحت اور مرض مین دخل ہی پس اقالیم حارہ مین
کپڑا ڈھیلا ڈھالا چاہیے بہت تنگ وچست نہو اور اقالیم اور فصول باردہ مین کپڑا تنگ وچست چاہیے
تاکہ بدن مین کسیقدر انضغاط کرے مگر اسقدر انضغاط نہو کہ جریان خون کو روکے اور لفافا یعنی رطوبات بلغمیہ کو
سیر و سیلان سے باز رکھے گلوبند خصوصاً کس کے باندھنا یا ہر موسم مین باندھنا مضر صحت ہی صدریہ بھی بہت
تنگ وچست مضر صحت ہی اور پیٹی باندھنا مفید عضلات ہی اور قمیص چاہیے کہ سوتی یا کتانی ہو اور
صدریہ کا استعمال صاحب خفقان کو نہایت مضر ہی اور شرابات یعنی سلیپے یا تابون کا ہمیشہ پہنے رہنا
درنث دوالی اور اودیما کا ہی اور سراویل قصیرہ یعنی گھٹنا مانع دوران خون ہی اور سراویل طویلہ اُن سے
فرمن کم ہی اور حمائل السراویل یعنی فلیتہ جو بجاے ازاربند یا کمربند کے کندھون پر ڈالا جاتا ہو نافع ہی

اور آستین عبا اور قبا وغیرہ کی ڈھیلی ہونی چاہیے اور بھاری عمامہ سر اور دماغ کے واسطے مضر ہی اور
قلنسوہ یعنی ٹوپی سب مین بہتر اور حافظ صحت طربوش ہی یعنی ترکی ٹوپی جسمین پھندنا ہوتا ہی اسی طرح
عورت و مرد کے لباس اور سن کے لباس یعنی طفل نوزائیدہ اور فطیم اور شبان اور کہول اور
شیوخ کے لباسون مین فرق ہی بخوف تطویل فروگذاشت کیا گیا بہرکیف لباس مواسم اور فصول کے
جداگانہ ہین پس اگر جاڑے کا لباس گرمی مین پہنا جاوے تو اُس سے ضعف کے امراض پیدا ہوتے ہین
اور اگر گرمی کا لباس جاڑے مین پہنا جاوے تو اُس سے موثرات جو کا اثر قوی بدن مین پہونچتا ہی
اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہین اگر ایک لباس مدت تک بدن پر رہے اور تبدیل نہ کیا جاوے تو
امراض جلدیہ لاحق ہوتے ہین اور تسدید مسامات ہو جاتی ہی اور ہوام موذیہ مثل جون وغیرہ کے پیدا
ہو جاتی ہین غرضکہ تبدیل لباس اور غسل اور نظافت جسم کو حفظ صحت مین دخل عظیم ہی اور گیلا کپڑا
پہننا سخت مضر ہی اس سے امراض اعضاء تنفس اور اعضاء ہضم اور دورہ کے لاحق ہو جاتے ہین اور
تبدیل فرش اور بساط پلنگ کی جسپر آدمی سوتا ہی ضروری ہی اور حالت نوم مین کپڑا اوڑھنا واجب ہی
کسواسطے کہ بحالت نوم موثرات جو کا اثر زیادہ ہوتا ہی اور غطا اور فرش کا تبدیل کرنا موافق موسم بھی
واجبات سے ہی لیکن عادت کو بھی اسمین دخل ہی گنوار اکثر برہنہ رہتے ہین بسبب عادت کے اُنکو ضرر
نہین پہونچتا ہی فصل ششم بیان مین استحمامات کے بدن پر جو میل داخل یا خارج سے پیدا ہوتا ہی
اُسکی نظافت کے واسطے غسل کرنا ضروری امر ہی اور غسل تین طرح پر ہوتا ہی ایک پانی جسم پر بہانا
دوسرے دریا مین یا نہر مین یا حوض مین غسل کرنا غوطہ لگا تا تیسرے حمام مین نہانا لیکن تینون طرح کے
غسل مین تھوڑی دیر کے واسطے حس حرارت و برودت کی بڑھجاتی ہی کسواسطے کہ نہانے مین بجاے
ہواے محیط کے احاطہ پانی کا بدن پر ہو جاتا ہی اور جلد کو مماست ہوا سے باز رکھتا ہی دوسرے جلد مین
ترطیب بکسیقدر آجاتی ہی کیونکہ جلد اجزاے رشیہ کو مسامات کی راہ سے ممتص کر لیتی ہی اسوجہ سے جلد
نرم اور کثیر الحس ہو جاتی ہی پس اگر گرمیون مین بوقت مناسب ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جاوے
تو حرارت دور ہو جاتی ہی قلب کو فرحت ہوتی ہی پسینہ کا نکلنا کم ہو جاتا ہی تغیرات ہوائیہ کو مفید ہوتا ہی
سستی و کاہلی دفع ہوتی ہی اور دریا مین نہانا اس سے قوی الاثر ہی اور امزجہ حارہ مین زیادہ مفید ہی
اور شیوخ کو مضر ہی کیونکہ انمین حرارت غریزی کم ہوتی ہی اور جن اشخاص کو آب سرد سے
انزعاج حاصل ہوتا ہی آب سرد مفید نہین ہی اور جسوقت مین کہ پسینہ نکل رہا ہو بدن پسینہ سے تر ہو
یا ضعف و نقاہت ہو یا اورار طمث ہو یا خون بواسیر جاری ہو یا امراض صدر یا عضلات مین مبتلا ہون

یا معدہ مین غذا ہضم ہو رہی ہو انحدار نہوا ہو ایسی حالتون مین غسل کرنا نہ چاہیے اور جاڑون مین آب گرم سے غسل کرنا چاہیے (۲۰) درجہ سے (۳۰) درجہ تک حسب برداشت جلد کے پانی گرم ہووے آب گرم جب بدن پر پڑتا ہی تو بھلا معلوم ہوتا ہی احشا کو مفید ہی جلد کو نرم کرتا ہی امتصاص مسامات مین ترقی ہوتی ہی اور کلال اور تعب کو دور کرتا ہی اور شیوخ اور عورات اور اطفال شب کے امزجہ کے موافق ہی حوامل اور مرضعات کو بھی جائز ہی اور بہت گرم پانی سے نہانا موجب حدوث امراض التہابیہ کا ہی اور حمام کے چار کمرے دو طرح کے ہوتے ہین ایک بیوت جاف یعنی خشک درجہ اور ایک رطب یعنی ترکمرہ جو پانی کے بخارات سے گرم کیا جاوے اور ایسے حمامون مین علاجا اور دوا نہانے کی یا بیٹھنے کی یا تمریخ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہی فائدہ حمام مین اصحا کو غسل کرنے کا وہی ہی جو اوپر مذکور ہوا اگر حمام کے غسل مین قوت اثر ہی اور تعب اور تکان بہت جلد جاتا رہتا ہی اور بلغمی مزاجون کو بھی نافع ہوتا ہی اور بدن کا ملوانا غسل مین انفع اور موجب نظافت ہی اور تمریخ یعنی ابٹنا ملوانا بھی بہت مفید ہی اور صابون سے بدن ملوانا اکثر امزجہ مین مفید ہی اور جنکا خون بہت حاد ہی انکے خون مین کبھی صابون سے غلیان ہو جاتا ہی خصوصا جب صابون مین صوڈا کا جزو زیادہ ہووے بہرحال ہمیشہ استحمام حار سے امراض مؤثرات جو کے پیدا ہوتے ہین یعنی مداومت اسکی ہر موسم مین بدن کو مستعد کردیتی ہی واسطے قبول اثر موثرات جو کے اور مداومت استحمام بارد کی بدن کو مہیا کردیتی ہی واسطے قبول امراض باردہ کے اور ترک استحمام بھی موجب حدوث امراض ہی

فصل ہفتم بیان مین دہانات کے یعنی خوشبودار عطر یا تیل ملنا

فرحت اور خوشبو کے واسطے استعمال عطر کا کیا جاتا ہی اور بالون کی حفاظت کے واسطے یا بدن کی خشکی دفع کرنے کے واسطے پھلیل وغیرہ کا استعمال کرتے ہین مگر بعض بلاد ہند مین مثل بنگالہ کے اور بھی اور بلاد مین اقالیم حارہ مین واسطے تقویت بدن اور حفظ صحت کے ابتدائے عمر سے تیل جسم پر ملتے ہین اگر استعمال اسکا چھوڑ دین تو مبتلائے امراض ہوجاتے ہین امراض جلدیہ اور کبھی تپ بھی لاحق ہو جاتی ہی یہان تک کہ بعض اشخاص بلاد غیر کے سوڈان مین بتقاضائے آب و ہوا اور رواج ملک کے معتاد تدہین کے ہوگئے پھر جب وہ اپنے وطن کو بعد مدت مدید آئے تو تپ وغیرہ امراض انکو لاحق ہوے اور تدہین سے انھون نے صحت پائی اور ساکنین بلاد متمدنہ فقط بنظر تعطیر و تفریح کے استعمال عطر کا یا پھلیل کا کرتے ہین اس جہت سے کہ بعض عطر مشک مین دم دیے جاتے ہین ایسے عطرون کی مداومت سے امراض عصباقی پیدا ہوتے ہین اور بعض امزجہ ایسے ہین کہ عطر کے بسبب سے انکو تحریک نوازل ہو جاتی ہی ایسے اشخاص کو اسکے استعمال سے احتیاط چاہیے اور بعض ادہان اسیواسطے ملے جاتے ہین کہ رنگ و رونق

بدن مین پیدا ہونے اس قسم کے ادہان مین جواہر معدنیہ مثل سیماب اور رصاص اور مار قشیشا ملایا جاتا ہی
اسکے استعمال سے بدن مستعد قبول امراض کا ہوجاتا ہی اور بعضے واسطے رنگ بالون کے جواہر نباتیہ اور
معدنیہ کا مثل مازو اور پوست انار اور برادہ مس یا حدید وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا نیل اور برگ حنا
لگاتے ہین اس سے بالون کو بھی ضرر پہونچتا ہی اور امراض جلدی اور عصبانی لاحق ہوجاتے ہین اور
کبھی ان ادہان کے جواہر منترحہ کو معدہ تک پہونچاتے ہین جس سے عوارض قنات ہضمی کے لاحق ہوجاتے ہین
مثل ہیچش یا قبض کے مؤلف ہیچمدان کو یہ تجربہ ہوا ہی کہ برکت اللہ خان نامے ایک پٹھان شاہجہان پور کے
رہنے والے تھے انکو عارضہ جذام کا آغاز ہوا مین نے علاج انکا کیا بعنایت شافی حقیقی کے آرام ہوگیا
دوسرے سال ایام ربیع مین پھر آغاز مرض ہوا پھر علاج کیا آرام ہوگیا اسی طرح چار برس تک یہی کیفیت
رہی پانچوین برس ایک فقیر انکے پاس آیا اور کہا کہ مین سنکھیا کا تیل نکال دونگا اسکی مالش سے پھر یہ مرض
عود نہ کریگا چنانچہ اسنے سنکھیا کا تیل نکال دیا اور کہا کہ اسکی مالش کیا کرو اور وہ فقیر چلا گیا انھون نے براہ
حسن عقیدت وہ تیل دھوپ مین بیٹھکر خوب بدن مین ملوایا اور حسب معمول سو رہے آخر کار مصرع
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم انکو جگا جگا کر ٭ سوتے ہی مین روح نکل گئی کسی طرح کی تکلیف تہوع
یا قی یا درد وغیرہ کی کچھ نہوئی اس فقیر نے سوائے سنکھیا کے اور کچھ اجزا بھی ملا کر تیل نکالا تھا اسیواسطے
بعلم کی دوا سے احتیاط چاہیے فصل ہشتم صنائع کے بیان مین پیشہ اور حرفت کو بھی صحت و مرض
کے معاملہ مین دخل عظیم ہی اور بضرورت معاش کے کوئی صنعت یا حرفت اختیار کی جاتی ہی اور صنعت
یا حرفت کے اقسام بکثرت اور بہت مختلف ہین پس بعض صنائع ایسے ہین جو متعلق آنکھ کی محنت سے
ہین جیسے شغل تحریر یا گھڑی سازی یا خیاطت اس سے بیشتر امراض بصر پیدا ہوتے ہین اور بعض
حرفے ایسے ہین کہ جنکو تعلق حرکت سے ہی جیسے قاصدی یا ہرکارہ کا پیشہ یا حراثی یعنی کشتکاری یا
وقاقی یعنی آٹا بنانا اور پیسنا یا حمالی وغیرہ یہ پیشے امراض تخمہ کے واسطے جسم کو مہیا کرتے ہین اور بعضے پیشے
اور اشتغال غوص و فکر سے متعلق ہین جیسے صنعت اختراع و ایجاد یا علم یا شعر گوئی وغیرہ ذالک یہ امور دماغ کو
واسطے قبول امراض مختہ کے آمادہ کرتے ہین بعض پیشے ایسے ہین جن مین استنشاق اہویہ فاسدہ سے
گزیر نہین ہی جیسے جیار یعنی چونہ پز یا طحان یعنی چکی پیسنے والا وغیرہ ان حرفون سے امراض صدر اکثر
عارض ہوتے ہین اور بعض پیشے ایسے ہین کہ جنمین حرارت سے برودت کی طرف یا برودت سے
حرارت کی طرف منتقل ہونا پڑتا ہی جیسے نانبائی طباخ حمامی وغیرہ اس سے امراض نوازل پیدا ہوتے ہین
بعضے پیشے ایسے ہوتے ہین جنمین موثرات جو کا اثر زیادہ ہوتا ہی جیسے صیاد و ملاح ان لوگون کو امراض مختلف

جیسے امراض صدر و امراض بطن وغیرہ لاحق ہوتے ہین اور بعض پیشے متعلق بآواز ہین جیسے گانا بجانا وعظ کہنا
وغیرہ ان لوگون کو امراض عضلے صوت اور صدر کے عارض ہو جاتے ہین پس ان اشخاص کو چاہیے کہ
مراعات اپنے امراض کی ہمیشہ ملحوظ رکھین

فصل نہم بیان مین اسباب میخانکیہ کے - میخانک
معرب ہی میکانک کا اور طب جدید مین میخانک کی جگہ میکانک کا بھی استعمال کرتے ہین میکانک اُس
علم کو کہتے ہین جس سے کلین مثل قفل کنجی گھڑی وغیرہ آلات جر ثقیل کے بنا سکتے ہین اور بدن انسانی
دو قسم کی چیزون سے مرکب ہی ایک ترکیب کیمیاوی یعنی عناصر بسیطہ سے دوسرے ترکیب میکانکی جیسے
مفاصل اعضا اس ترکیب سے واقع ہین کہ انسان جب چاہے بیٹھ جاوے جب چاہے لیٹ جاوے
مٹھی چاہے بند کرے چاہے کھول دیوے رباطات کی طنابین لگائی گئی ہین کہ دل اپنے مقام پر معدہ
اپنی جگہ پر کبد اپنی جگہ پر معلق ہی سلسلہ ہڈیون کا اس حکمت سے بنایا گیا ہی کہ جسکے بوجھ سے مستقیم القامۃ
چل پھر سکتا ہی ساعد عضد سے جانب وحشی نہین مل سکتا ہی جانب انسی مل جاتا ہی اسیطرح صدہا کلین
جسم انسانی مین ہین انھین کلون کی مشاقی سے نٹ لوگ بعض بعض کثرتین عجیب و غریب تعجب خیز
دکھاتے ہین بہرکیف ان کلون مین جو کسی سبب خارجی سے فتور پڑ جاتا ہی اُسکو اسباب میخانکی کہتے ہین
پس یہ اسباب ہیئت و بنیۂ انسانی مین خلل انداز ہوتے ہین از انجملہ آلات راضّہ ہین جو گوشت کو کچل
ڈالتے ہین جیسے لاٹھی سونٹا وغیرہ دوسرے آلات ناریہ ہین جیسے بندوق تیسرے آلات حادّہ ہین
جیسے تلوار چوتھے آلات واخزہ ہین جیسے نیزہ و تیر وغیرہ یا آگ یا جواہر کاویہ یعنی جلانے اور زخم ڈالنے والے
جیسے تیزاب شورہ اور بہت سے موثرات خارجیہ ہین اور انکو اسباب بادیہ بھی کہتے ہین اور اسمین ضربہ
اور سقطہ بھی داخل ہی ضربہ اُسکو کہتے ہین کہ کوئی شی انسان پر آکر گرے مثل پتھر یا لٹھ کے اور سقطہ
اُسکو کہتے ہین کہ انسان کسی پر گرے مثلاً انسان کوٹھے پر سے گر پڑا اور حرق النار اور حرق الماء اور حرق الدہن
اور حرق الصاعقہ بھی انھین کے ذیل مین ہی اور جراحت یعنی تفرق اتصال جلد مین یا گوشت مین ہو جاتا ہی
جب تک اسمین ریم نہ پڑے تب تک اُسکو جراحت کہتے ہین اور زخمون کے بھی اقسام ہین ایک جراحت
بطن جسمین انتین نکل پڑتی ہین اسکو جائفہ کہتے ہین دوسرے قاشرہ کہ جلد سے زخم متجاوز ہوا ہو
تیسرے ملحمہ کہ گوشت بھی کٹ جاوے چوتھے مُوضحہ کہ جھلی کٹ کر ہڈی تک پہونچے پانچوین ہاشمہ کہ
جسمین ہڈی ٹوٹ جاوے چھٹے ناقلہ کہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ کر نکل آوے ساتوین مامومہ کہ جراحت
سر غشاء ام الدماغ تک پہونچ جاوے غرض کہ ان سب کا بیان تفصیلی اپنے مقام پر آویگا

فصل دہم بیان مین اسباب معدیہ خارجیہ کے - یہ وہ اسباب ہین کہ اپنی قسم کا مرض

دوسرے شخص مین بھی پیدا کردیتے ہین اور انکو امراض متعدیہ بھی کہتے ہین جسطرح حصبہ اور جدری جب چیچک ایک گھر مین کسی لڑکے کو نکلتی ہی تو بالضرور اور ون کو بھی نکلتی ہی اسکی تعدیہ کی نوبت یہان تک پہونچی ہی کہ اس سے عمل تلقیح یعنی ٹیکا لگانا جاری کیا گیا ہی اسکو تطعیم بھی کہتے ہین طریق اسکا یہ ہی کہ تھوڑا سا مادہ چیچک کا لیکر بازو پر بچہ صحیح کے اندکے خراش کرکے یہ مادہ لگا دیتے ہین اُس سے بخار اُسی طرح کا بچہ کو عارض ہو جاتا ہی جس طرح چیچک کے نکلنے کے قبل آتا ہی اور اُس موضع مخدوش پر آبلہ پڑ جاتا ہی جس مین تمام مادہ چیچک کا بھرا ہوتا ہی اُس آبلہ کو تراش کر مادہ نکال ڈالتے ہین یا داءِ افرنجی کہ جسکو دا زہری بھی کہتے ہین یعنی آتشک اگر کسی عورت کو ہووے تو اُس سے صحبت کرنے سے مادہ آتشک جانب ثانی کے جسم مین بھی اثر کرکے آتشک ہو جاتی ہی یا بعض اشخاص مین ایسا مادہ قابل ہوتا ہی کہ اگر درد کرتی ہوئی سرخ آنکھ کو دیکھ لیوین تو انکی آنکھ مین بھی اُسکا اثر پہونچ جاتا ہی یا مرض جرب یعنی خارش مین باریک اور نہایت چھوٹے کیڑے ہوتے ہین اور وہ کیڑے میکرسکوپ سے دکھائی دیتے ہین یہ کیڑے نہایت سریع الانتقال اور سریع النفوذ جلد مین ہوتے ہین جو شخص دوسرا اُسکی جلد سے ملامست کرے فی الفور خارش کا کیڑا دوسرے کے جسم مین نفوذ کرکے خارش پیدا کردیتا ہی اور بعض حکمانے اسباب نوعیہ کو بھی اسباب متعدیہ مین شامل کیا ہی وہ کہتے ہین کہ اسباب متعدیہ کبھی ہوا رجو مین منتشر ہو جاتے ہین وہ اشخاص متعدد مین نوع واحد کا مرض پیدا کردیتے ہین اسی کو وبا کہتے ہین مثلاً مادہ طاعونی ہوا ارض مین مل گیا اُس سے ایک جماعت مرض طاعون مین مبتلا ہوگئی یا حمیات دائمہ یا حمائے تیفوس یا حمیات منقطعہ یا ذوسنطاریا وغیرہ امراض کا مادہ ہوائے جو مین منتشر ہو گیا اُسکے سبب سے یہ امراض پھیل جاتے ہین لیکن محققین اسکو قسم جداگانہ قرار دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہوائے جو بسبب عفونت مادہ حیوانی یا نباتی کے فاسد ہو جاتی ہی اُس ہوا کے استنشاق سے یہ امراض لاحق ہوتے ہین فی نفسہ ان مرض مین مادہ متعدی نہین ہی تعدیہ بجہت ہوا کے ہوا ہی۔

باب دوم بیان مین اسباب داخلیہ کے مشتمل اوپر آٹھ فصلون کے

فصل اول بیان مین اغذیہ کے۔ ظاہر ہی کہ واسطے قائم رہنے بنیہ انسانی اور حصول طاقت اور اصلاح بدن اور عوض تحلیل کے استعمال غذا کا ضروری ہی اور تمام چیزین دنیا کی تین قسم پر ہین جنکو موالید ثلثہ کہتے ہین یعنی نباتات اور جمادات اور حیوانات اور انسان کی غذا مین منجملہ جمادات کے فقط نمک داخل ہوتا ہی یہ جزو ضروری حیات کا ہی باقی کوئی چیز داخل غذا نہین البتہ نباتات اور حیوانات داخل غذائے انسانی کے ہین حبوب مین اکثر حبوب کا مثل گیہون وغیرہ کے آٹا پیس کر روٹی پکا کر کھاتے ہین

والین اسکی کھاتے ہین چاول پکا کر کھاتے ہین خامی کی حالت مین مثل چنے وغیرہ کے کھاتے ہین اور
میوون مین اکثر بغیر طبخ یا طبخ کے ساتھ کھائے جاتے ہین جیسے سیب ناشپاتی اننّاس وغیرہ اور طرح طرح کے
بقولات استعمال مین ہین اسی طرح گوشت انڈا دودھ وغیرہ کھانے مین آتے ہین گرم مصالحون مین لونگ
الاچی کالی مرچ وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہی اور ان سب چیزون کے مزاج اور خواص مختلف ہوتے ہین اور
اجزاے جوہریہ انکے بھی مختلف ہین اور جانوران وحشی اور انسی دونون طرح کے ماکولات مین داخل ہین اور
انسان کے لحاظ سے بھی بچے اور جوان اور بوڑھے کھائے جاتے ہین پھر ہر جانور کا مزاج بھی مختلف ہے
گوشت بھی کسی کا ثقیل کسی کا سریع الہضم ہی کوئی جانور بحری ہی مثل مچھلی وغیرہ کے کوئی بری ہی گوشت مملح
یعنی نمک سود یا پرانا متعفن یا جلا ہوا یا قدید کھانے مین آجاتا ہی یہ سب ردی الجوہر ہوتے ہین اکثر
اسسے امراض پیدا ہوتے ہین اور یون بھی غذا کا اثر جسم انسان مین پیدا ہوتا ہی یا ترکیب غذا کی یا طریقہ
پکانے کا خراب ہوتا ہی وہ بھی مورث امراض ہی یا مقدار غذا مین تکثیر ہو جاتی ہی اُس سے تخمہ وغیرہ
لاحق ہو جاتا ہی آٹے مین اکثر غش ہوتا ہی یا گیہون خراب قسم کے ہوتے ہین وہ باعث بیماری کا پڑتے ہین
یا چاولون مین کنی رہ جاتی ہی یا گرم مصالحہ زیادہ پڑ جاتا ہی اُس سے خون مین فساد آجاتا ہی ہندوستان مین
مرچ سُرخ اور ہلدی کا زیادہ رواج ہی اس سے بھی صحت مین فتور ہوتا ہی خون مین احتراق ہو جاتا ہی اسیطرح
فواکہ کی تاثیرات اور امزجہ مختلف ہین اور بھی باسی اور تازہ کا نضج اور غیر نضج کا فرق ہوتا ہی خشک و
تر مین بھی فرق ہی نمک باوجودیکہ حافظ صحت ہی مگر اسکی بھی کمی و زیادتی مقدار سے امراض پیدا
ہوتے ہین اور بعض اوقات اسکے جوہر مین اختلاط بعض اور جواہر مُضرہ کا ہو جاتا ہی بہر حال بیشتر
غذا سے امراض پیدا ہوتے ہین بس مناسب ہی کہ ہمیشہ غذاے لطیف سریع الہضم صالح الکیموس
جید الجوہر کھائی جاوے روٹی اگرچہ اکثر حبوب کی پکائی جاتی ہی مگر سب سے بہتر نان گندم ہی جس کے
گیہون خوب صاف کیے جاوین مُنمنہ چنا وغیرہ شوائب کی آمیزش سے پاک ہوا ور عمدہ پانی مین
آٹا گوندھا جاوے اور عیش رومی جو ایک قسم نان پاؤ کی ہی سب اقسام مین عمدہ ہوتی ہی اور ترکاریون
مین شلغم کدو توری اور سویا میتھی کا ساگ اور پالک کا ساگ اور خرفہ کا ساگ اور گاجر مناسب اکثر
امزجہ کے ہین اور بطاطیس یعنی آلو تو بشرط ہضم نہایت عمدہ غذا ہی اسی طرح بھنڈی بھی اچھی ہی
اور اثمار مین انجیر اور انگور اور سیب اور بہی اور پرتقال یعنی ولایتی نارنگی اور توت اور موز یعنی
کیلہ مفید ہین مگر سب میوے اُسوقت کھائے جاوین جب خوب پکجاوین اور غذاؤن مین بعض نیمبرشت
دودھ اور گوشت حلوان عمدہ غذا ہی لیکن انڈا اگر زیادہ پک جاوے خصوصًا سپیدی انڈے کی

جو گرم پانی مین پکائی جاوے عسیر الہضم ہوتی ہی اور دودھ جن لوگون کے موافق مزاج ہی بہت اعلےٰ
غذا ہی اور جنکو دست لاتا ہی یا نفخ کرتا ہی یا بلغم بکثرت پیدا کرتا ہی اُنکو استعمال اسکا نہ چاہیے اور قشطہ
یعنی بالائی مقوی غذا ہی جنکے معدہ مین اسکے ہضم کی طاقت نہین ہی اُنکو کھانا نہ چاہیے اور گھی تازہ
خوشبو ہووے بدبو گھی نہایت مضر ہی اور بٹیر اور لوا وغیرہ طیور کا گوشت سبک اور خفیف ہوتا ہی اور چوزہ
مرغ سے بہتر کوئی گوشت نہین ہی اور روہو مچھلی کا گوشت بھی بہت مقوی ہی اور مصالحہ مین بعض نباتات
ہین جیسے پیاز لہسن دھنیا لونگ الاچی دارچینی تیزپات آدرک وغیرہ اُنکا مقدار نہایت قلیل ہونا چاہیے
اور حموضات مین سرکہ و لیمو و حصرم یعنی انگور ترش و خام و دہی و انبہ خام بھی قلیل المقدار چاہئین اور
بلاد باردہ مین اور موسم شتا مین استعمال لحوم کا اور بلاد حارہ اور موسم حار مین استعمال اغذیہ نباتی کا ضروری ہی
مگر مداومت اغذیہ نباتیہ کی معدہ کو ضعیف کر دیتی ہی اور مقدار غذا اُتنا ہی چاہیے جسقدر ہضم ہو سکے
جب تھوڑی بھوک باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا چاہیے اور مقدار ہضم سے زیادہ کھانا
قطع نظر تولید امراض کے عمر کو کوتاہ کرتی ہی اور جس روز انسان کو ثقل غذا معلوم ہو اُس روز فاقہ
کرنا واجب ہی اور تداخل یعنی ایک غذا ہضم نہ ہونے پاوے اُسپر دوسری غذا کھا لینا نہایت مضر ہی
اور بمجرد خلو معدہ کے فی الفور غذا کھانا مناسب نہین ہی کیونکہ معدہ کو تھوڑی دیر راحت دینا واجبات سے
ہی اور بہترین اوقات طعام اہل ہند کے واسطے زمانہ شتا مین مابین نو اور دس بجے دن کے اور مابین
آٹھ نو بجے شب کے اور گرمیون مین مابین دس اور گیارہ بجے دن کے اور قبل از مغرب شب کے
واسطے مناسب ہی مگر ترتیب اوقات انضباط کے ساتھ ضروری ہی اور شب مین کھانا کھانے کے تین
چار گھنٹہ کے بعد سونا چاہیے اور ایک وقت کھانے کی عادت ڈالنا مضر اور مضعف ہی اور غذا کو
جسقدر چبا کر باریک کیا جاویگا اور لعاب دہن خوب اُسمین ممزوج ہوگا اُسی قدر ہضم غذا اچھا ہوگا مگر ایک
گھنٹہ سے زیادہ دیر کھانے مین نہ لگانا چاہیے اور جب انفعالات نفسانی مثل غصہ اور رنج وغیرہ کے
لاحق ہون اُسوقت نہ کھانا چاہیے اور بھی کھانا کھانے کے وقت ذکر یا خیال رنج کے امور کا یا کثیف باتون کا
نہ کیا جاوے بلکہ فرحت اور سرور کی باتین ہووین اور پھول وغیرہ مفرحات پیش نظر ہووین اور کھانے
کے درمیان مین ایک بار سے زیادہ پانی نہ پیا جاوے وہ بھی قلیل المقدار ہووے اور بعد غذا کے دو گھنٹہ
یا تین گھنٹہ کے فاصلہ سے پانی پینا چاہیے **فصل دوم بیان مین اشربہ اعتیادیہ کے** یعنی معمولی
پانی جو بطور عادت پیا جاتا ہی بنا بر اعانت ہضم غذا کے اور واسطے بدل ما یتحلل سائلات بدن کے
پانی پینا ضروری ہی اور یہی پانی خون کو رقیق کر کے مجاری خفیفہ مین پہونچاتا ہی اور بھی مواد سائلہ کے

فضلات پانی کے ذریعہ سے خارج ہوتے ہین جیسے بول اور پسینہ اور جس طرح ہوا مین اور اشیاء یہ مضرہ
ممزوج ہوتی ہین اُسی طرح پانی مین بھی مواد مضر ممزوج ہو جاتا ہی جیسے چونا۔ مگنیشیا۔ سلفیورک ایسڈ (ہوائین ۱۲) یعنی تیزاب
گوگرد۔ اور کلورین۔ اور سوڈا۔ اور نوشادر۔ اور شورہ وغیرہا اور طب جدید مین مشروبات کی تین قسم
کی ہین ایک مشروب مُبرِّد اسکی دو قسمین ہین ایک پانی دوسرا مشروب مائیہ مُبرِّدہ جیسے افشرۂ لیمون جسمین
پانی اور قند اور عرق لیمو ملایا جاوے یا آب زلال آلو یا آب زلال تمر ہندی یا شیرۂ بادیان یا شیرۂ تخم
خیارین وغیرہا دوسرا مشروب مخمر بسیط جیسے خمر و نبیذ وغیرہ تیسرا مشروب مخمر مستقطر اسکو روحیات
کہتے ہین پس مشروبات مبردہ مین افضل پانی ہی اور اسی کا استعمال ہوتا ہی اور یہی (ٹپکایا ہوا چوایا ہوا ۱۲) معین حیات ہی لیکن
اسکو زیادہ مقدار مین پینا ہضم مین فتور ڈالتا ہی اور قطعًا نہ پینا بھی مضر ہی اور امزجہ عصبیہ مین یا جنکے
مزاج مین یبوست ہی یا گرم مزاج ہین اُنکے واسطے شربت بار ضروری اور اوفق ہی اور پانی پینے کے واسطے
ایسا چاہیے کہ ٹھنڈا اور صاف اور شفاف اور بے بو اور عدیم الطعم (ذائقہ ۱۲) یعنی نہ میٹھا ہو اور نہ نمکین ہو اگر
صابون کو اُسمین حل کیا جاوے تو خوب حل ہو جاوے اور اُسمین جھاگ یا بلبلے نہ ہو وین اور دال
اور بقول جو اُسمین پکائی جاوین جلد گل جاوین اور پانی کو خوب جوش دینے سے بخارات بنکر
اُڑجاوین اور کوئی چیز اُسمین باقی نہ رہے اور آب باران سب سے بہتر ہی مگر اسکے لینے کی بہت سی
شرائط ہین ایک یہ کہ اول باران کا نہ لیا جاوے دوسری پارچہ صاف مین لیا جاوے تیسری یہ کہ
قبل اُس بارش کے آندھی نہ آئے گرد و غبار نہ چھایا ہو چوتھی بہت بجلی نہ کڑکی ہو رکھنے مین اسکے بہت
احتیاط و نظافت چاہیے تاکہ کیڑے نہ پڑ جاوین اور برف گل کر جو پانی ہوا ہو وہ بھی ثقیل ہی اور چشمون کے
پانی مین اکثر جواہر مختلفہ ارضیہ ملجاتے ہین اور بہت گہرے کنوئین کا پانی اوفق ہی اور آب راکد
اور نالون کا پانی یا جس پانی مین مواد حیوانی یا نباتی یا ترابی (ارضی خاکی ۱۲) ہووے اُسکا استعمال نامناسب ہی اور
پانی کے صاف کرنے کے کئی طریق ہین ایک یہ کہ بطور عرق کے کشید کر لین دوسرے یہ کہ کوئلے اور
کنکر اور بالو سے تین گھڑون مین ٹپکا لین جیسا کہ یہ طریقہ بالفعل اشہر اور مُروّج ہی تیسرے یہ کہ فلٹر کر لین
اسکی بوتلون اور ظروف کا بھی رواج ہو گیا ہی اور پھٹکری یا نرملی وغیرہ (مشہور زیادہ ۱۲) ادویہ سے صاف کرنا مناسب
نہین ہی اور ظرف رصاص مین پانی کا رکھنا بہت مضر ہی اور مشروبات مائیہ مبردہ کا استعمال موسم
گرما مین امزجہ حارّہ کو مفید ہوتا ہی کوئی شربت لیمو کوئی شربت انارین کوئی لعاب بہیدانہ کوئی خالص پانی
اور قند کا شربت پیتا ہی اسکا استعمال موافق عادت اور مزاج کے چاہیے (یعنی شربت انار شیرین و ترش ۱۲) اور امزجہ بلغمیہ مین شہد خالص
اور پانی ملا کر شربت پینا نافع ہی **فصل سوم** بیان مین اشربہ روحیہ اور مخمرہ بسیطہ کے۔ شراب کی

دو قسمین ہین ایک وہ کہ شراب کو چھان لی جاتی ہی اُسکو مخمرہ بسیطہ کہتے ہین دوسری وہ کہ شراب کو تقطیر کر لیجاتی
ہی اُسکو مشروب روحیہ کہتے ہین مخمرہ بسیطہ کی نسبت مشروب روحی قوی اور اظہر النتایج ہوتی ہی
اسکے کثرت استعمال سے ضعف معدہ اور غلظ غشاء مخاطی معدہ اور فقدان اشتہا ہوجاتا ہی پھر بتدریج ضرر اسکا
بقیہ اعضا تک پہونچتا ہی بڑھاپا قبل از وقت آجاتا ہی حس تمام اعضا کی کم ہوجاتی ہی فالج ہوجاتا ہی اور
اور امراض اسی قبیل کے ہوجاتے ہین اگر کمیت قلیلہ کے ساتھ اماکن باردہ مین استعمال کیا جاوے تو نافع ہی
بشرطیکہ پانی سرد ملا کر پی جاوے اور خلاء معدہ مین سخت مضر ہی اور مخمر بسیطہ جیسے نبیذ ہی اسکو بہت
طرح پر بناتے ہین اور جس چیز سے امتزاج اسکا کرتے ہین اُسکی رائحہ محسوس ہوتی ہی اور نبیذ الشعیر
اور نبیذ التفاح اور نبیذ الکشمی وغیرہ اسکے اقسام ہین امزجہ بلغمی کو اور جن شخصون کو اشغال متعبہ
عضلات درپیش ہین موسم سرد مین استعمال اسکا نفع دیتا ہی اور امزجہ صفراویہ اور دمویہ کو اس سے اجتناب
واجب ہی اگرچہ طب جدید مین کسیقدر اسکو نافع بیان کیا ہی مگر ہمکو بڑا افسوس اور تعجب شیخ الرئیس پر آتا ہی
کہ اُنھون نے اسکے مدائح قانون مین بمبالغہ تمام بیان کیے ہین حالانکہ ہم بلا لحاظ مذہب فقط اپنے تجربہ
چہل سالہ کے روسے بیان کرتے ہین کہ ہم نے کبھی کسی شخص کو اس سے منتفع ہوتے نہین دیکھا بلکہ صدہا
اشخاص کو اس سے ضرر اُٹھاتے دیکھا البتہ موسم بارد مین بلغمی مزاجون کو صرف اسقدر نفع فوری ہوتا ہی
کہ شکایت برد جاتی رہتی ہی اور کسل و کاہلی دفع ہوجاتی ہی تھوڑی دیر کے واسطے پھر جب خمار کے وقت
غلبہ تشنگی ہوا اور انھون نے آب سرد پیا اُس نفع سے زیادہ ضرر لاحق ہوجاتا ہی ہمنے صدہا آدمیون کو
طرح طرح پر اس سے متضرر ہوتے دیکھا ہی ہر ایک قسم کے ضرر کی ایک ایک حکایت لکھتے ہین —
ایک وکیل کایتھ تھے فی الجملہ طب مین بھی مداخلت رکھتے تھے مگر میخواری کی عادت اُنسے نہین چھوٹتی تھی
بتدریج اُنکو ضعف بصارت نے یہان تک ترقی کی کہ آخر کار نابینا ہوگئے اور ابتداءً جب اُنکو ضعف بصر
شروع ہوا اُسوقت یہ کیفیت تھی کہ انکی آنکھون کے آگے غبار اُسوقت معلوم ہوتا تھا کہ جس وقت وہ
شراب پیتے تھے اور جس روز وہ اپنے اوپر جبر کر کے کم پیتے تھے تو ضعف بصر مین بھی کمی ہوجاتی تھی لیکن
مآل کو یہ بھی جاتی رہی اور بالکل نابینا ہوگئے۔ دوسرے ایک کایتھ داروغہ افیون تھے اُنکو میخواری سے
عارضہ اسہال لاحق ہوا مطب مین آئے اُنسے کہا گیا کہ خمر سے اجتناب کرو بعنایت ایزدی اُنکو صحت ہوئی
اُنھون نے استعمال سے جاری کردیا پھر اسہال لاحق ہوا پھر معالجہ اور ترک شراب سے صحت ہوئی اسیطرح
تین بار دورہ ہوا چوتھے مرتبہ کے دورہ مین مرگئے۔ تیسرے ایک مسلمان حلوائی کو دیکھا کہ کثرت مےنوشی سے
سکتہ ہوکر مرگیا۔ چوتھے ایک نواب صاحب فرخ آباد کے بادہ نوشی کے سبب سے مبتلاے استسقا ہوکر

عالم بالا کو سدھارے۔ پانچوین ایک نواب زادے بعارضۂ تپ محرق علیل ہوے معتاد شراب کے بہت تھے انکو
ممانعت شدید کردی گئی جب استعمال مبردات و مطفیات سے افاقہ ہوا اُسی روز بمجرد پینے شراب کے اشتداد
اور اشتعال حرارت کا یہان تک ہوا کہ سرسام ہوکر مرگئے۔ چھٹی ایک سقہ کو دیکھا کہ بسبب کثرت میخواری
کے بعارضۂ فالج و سکتہ راہی فنا ہوا۔ ساتوین بہت سے یورپین کو بحالت نشۂ شراب کے خودکشی کرتے
ہوے سُنا اور ایک کو بچشم خود دیکھا۔ آٹھوین ایک کرانی کو اسی شراب سے مجنون ہوجاتے دیکھا۔
نوین ایک رئیس کو دیکھا کہ جسوقت استعمال خمر کا کرتے تھے اختلاج قلب اس شدت سے تکلیف دیتا تھا
کہ موت کا سامنا ہوجاتا تھا مگر اُنسے ترک اسکا نہو سکا آخرکار اسی مین جان دی۔ غرضکہ ایسے واقعات
صدہا مطب مین پیش آئے اور کتب جدید مین بھی ایک جنون کی قسم جنون خمری لکھی ہے کہ ادمان خمر کی وجہ سے
ہوجاتا ہے اسکے علاوہ مشاہدہ اور بداہت شاہد ہے کہ جسوقت شراب حلق سے اُتری دماغ مین فتور آیا
پانون مین لغزش ہوئی اعصاب کا اقلال جاتا رہا عقل و حواس رخصت ہوے پس ضرر دماغی تو پہلا
مرتبہ اسکا ہے اور جو کثرت ہوئی تو غثیان اور قے لاحق ہوئی جو دلیل قوی فساد معدہ کی ہے جب اسکا
اثر پورا ہوچکا تو اب کبد مین اسکے اثر نے سرایت کی تشنگی کا غلبہ ہوا حیف ہے کہ جس مضر چیز کا ضرر
ایسا بدیہی ہو اُس سے اجتناب نہ کیا جاوے بلکہ کہا جاوے شعر چہ پیت دانی بادۂ گلگون مصفی جوہرے
حسن را پروردگارے عشق را پیغمبرے ۔ افسوس ہے ایسی سمجھ پر۔ اسیواسطے بالفعل اکثر عقلاء
فرنگ نے اسکے انسداد رواج کے واسطے مجلس شوری قائم کی ہے اور اسکے انسداد کی تدابیر
سوچی جاتی ہین خدا اُنکی سعی کو مشکور کرے۔ ہزار نفرین اُس قوم پر جسکے یہان یہ اُم الخبایث بحکم معبود
منہی ہو اور وہ اُسکا استعمال کرین اور خسر الدنیا والآخرۃ قرار پاوین **فصل چہارم بیان مین**
مخدرات کے۔ ایک قہر الٰہی بنی آدم پر یہ نازل ہے کہ اکثر بندگان خدا کو عادت کسی نہ کسی چیز
کے استعمال کی ہوتی ہے اور اُس شی کا استعمال کرنا موجب حفظ صحت یا سرور و فرحت کا اپنے
ذہن مین یقین کرتے ہین یہ اشیا دو قسم کی ہوتی ہین یا منشی اور مخدر یا منبہ یعنی منعش
حرارت غریزی کی پس منشیات معتادہ مین ایک شراب ہے جسکا بیان اوپر ہوچکا دوسری
بھنگ ہے طب جدید مین اسکو حشیشہ لکھا ہے اسیکو حشیشۃ الفقرا اور بنگ اور قلاس میرا اور فلک تاز
اور سبز پری وغیرہ کہتے ہین اسکے استعمال سے بھی دماغ مین فتور آتا ہے مخبوط و نامردی نہایت درجہ کی
ہوجاتی ہے معدہ مین ایسی تخمہ پیدا کرتی ہے کہ گو مقدار ہضم سے زیادہ غذا کھائی جاوے مگر امتلاء
ظاہری شکم کا نہین ہوتا ہے اسیواسطے آلات غذا مین فتور آجاتا ہے اور قابض اور ممسک ہے بعض اسکی

برفیان بنا کر کھاتے ہین اسکو معجون کہتے ہین استعمال اسکا بھی مضر صحت اور مورث امراض دماغی اور تفنات ہضمی کا ہی اکثر اشخاص معتاد افیون کے ہوتے ہین اسکا ضرر شراب سے بھی بڑھکر ہی کسی قسم کا نفع اسمین نہین ہی بجز اسکے کہ دوا نزلہ کو اسہال کو روکتی ہی اور کسیقدر ممسک ہی لیکن اسکی عادت کرنا متلف صحت اور ممیت ارواح اور مخدر دماغ ہی عمر کو تاہ ہوتی ہی اور بدن مین خارش پیدا کرتی ہی نیند جاتی رہتی ہی جسم لاغر ہو جاتا ہی قبض شدید لاحق ہوتا ہی اشتہا کم ہو جاتی ہی قلب کو سخت مُضر ہی ہم نے مطب مین دیکھا کہ ایک شخص شاکی اختلاج قلب اور خفقان شدید کا آیا ہر چند مُفرحات اور مُسکنات قویہ کا استعمال کرایا کچھ سُود مند نہوا اور وہ شخص تین ماشہ افیون صبح کو اور تین ماشہ شام کو کھاتا تھا اُس سے کہا گیا کہ معجون مُبدل المزاج کا استعمال کراکے افیون ترک کرادی جاویگی اُسوقت یہ عارضہ قلب کا جاتا رہیگا اُسنے کہا کہ مجھسے ترک اسکا ہرگز ممکن نہین ہی پھر چند مہینے بعد وہ شخص پھر آیا اور وہی شکایت خفقان و اختلاج اور اضطراب قلب اور گھبراہٹ کی بیان کی پھر اُس سے کہا گیا اُسنے انکار کیا آخرکار جب چوتھے مرتبہ وہ پھر آیا تو اسکو زجر اور بداخلاقی کے طور پر کہا گیا کہ ہمارے پاس مت آؤ ہم کبھی تمھارا علاج نہ کرینگے اُسوقت سے اُس شخص کو کچھ ایسی غیرت آئی کہ چُپ چاپ اپنے گانون کو جہان کا زمیندار تھا چلا گیا اور اپنے دل مین عہد کر لیا کہ اب قطعًا افیون نہ کھاؤنگا آٹھ روز تک برابر اعضا شکنی اور بیچینی کے شدائد اُسنے جھیلے اور ایک دانہ اُسکے مُنھ مین نہ گیا بیخود پڑا رہتا تھا نوین روز اسنے غذاے قلیل کھائی غرض کہ ایک مہینہ کامل تک ترک افیون کی اذیتین جھیلین بعد اُسکے مطب مین آکر سرگذشت بیان کی اُسکو مُقویات قلب اور مفرحات کا استعمال کرایا عارضہ خفقان دفع ہو گیا اسی طرح ایک پنساری معتاد با فیون تھا اُسکے معدہ مین فتور آگیا تھا قبض شدید اور درد معدہ رہتا تھا معجون ازاراقی کے استعمال سے بتدریج افیون ترک کراکے علاج معدہ کا کیا تندرست ہو گیا۔ اسی طرح ایک رئیس کا معالجہ کیا گیا اکثر آدمی ٹھیکرے پھانکتے ہین اُس سے بیشتر عارضہ استسقاء لحمی کا ہو جاتا ہی اور مدک بازون اور چنڈو بازون مین صدہا ایسے دیکھے کہ نوبادہ جوانی سرسبزی و کامرانی کے ساتھ لہلہاتا چلا آتا ہی کہ اُنھون نے مدک یا چنڈو کا استعمال شروع کر دیا چند ہی روز مین مُرجھا کر افسردہ و پژمردہ بلکہ بدتر از مردہ ہو گئے دنیا مین کسی کام کے نہ رہے چند معززین کی اولاد کو دیکھا کہ بحالت فارغ البالی اُنھون نے یہ شغل جاری کیا مدت قلیل مین از کار رفتہ ہو گئے نان شبینہ کو محتاج ہو گئے کسی طرح کا اپنا قوت لایموت پیدا نہین کر سکتے تھے اور عین شباب مین طائر روح اُنکا پرواز کر گیا پس استعمال سے ایسی چیزون کے اجتناب کلی کرنا چاہیے

اور ہمکو ایک طرح کا قہر آلہی جاننا چاہیے مصرع خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے + اور بعض چیزین عادت کی ایسی
ہین کہ وہ مسکّن اور مخدر اور علی العموم مضر صحت نہین ہین مگر عام طور سے عادتًا رائج ہین جیسے چاء اور قہوہ کہ بلاد
عرب مین قہوہ بکثرت اور چاء کم مستعمل ہی اور اَور بلاد مین چاء بکثرت اور قہوہ کم مستعمل ہی انکے استعمال سے
نہ سُکر ہوتا ہی اور نہ مخ اور دماغ کو ضرر شدید پہونچتا ہی البتہ تھوڑی دیر کے واسطے انتعاش حرارت
غریزی کا ہوجاتا ہی اگر صفراوی جوان عمر اسکا استعمال کرین تو نیند جاتی رہتی ہی مزاج مین یبوست
آجاتی ہی قلب مین حرارت پیدا ہوتی ہی منی رقیق ہوجاتی ہی خلاء معدہ کے واسطے مُضر ہی البتہ بلاد بارده
مین اور کہول اور شیوخ کو اور موسم سرد مین نافع ہی ہندوستان مین پان کھانے کا بہت رواج ہی
یہ بھی انتعاش حرارت غریزی کا کرتا ہی بوے دہن اور ذائقۂ زبان کو خوش آیند کرتا ہی مقوی دماغ
اور قلب ہی لیکن افراط اسکی بھی مُضر ہی باعث چونہ کے مسوڑے خراب ہوجاتے ہین دانت کم زور
ہوجاتے ہین اکثر پان کے ساتھ تماکو کھائی جاتی ہی اگرچہ ریاح معدہ اور تفتیح اور رفع قبض کو مفید ہی
اور رطوبات معدہ کا اخراج کرتی ہی مگر بشدت مضعف قلب ہی اسی طرح تماکو حقہ مین پینا تحلیل ریاح اور
رفع قبض کرتا ہی دانتون کو صدمہ نوازل سے بچاتا ہی مگر قلب اور ریہ کے واسطے مُضر ہی علی ہذا ناس کا
سونگھنا نزلہ کو ناک کی طرف رجوع کرتا ہی آنکھون کے واسطے مفید ہی مگر قوت شامہ اور دماغ کو ضرر
کرتا ہی بہتر یہی ہی کہ انسان جس فطرت پر مجبول ہوا ہی اُسی طرح رہے کسی چیز کی عادت نہ ڈالے
صدہا بندگان خدا ایسے بھی ہین کہ وہ ان چیزون کا استعمال نہین کرتے ہین اور تنومند اور صحیح البنیہ اور
قوی المزاج ہین اور ان اشیاء معتادہ سے اگرچہ چند روز کے واسطے موجب تفریح یا تسکین عوارض کے
ہوتے ہین لیکن وہ فرحت چند روزہ منجر بملال مدت العمر کے ہوجاتی ہی مصرع سلعتے عیش و غصہ سال چند +
کا مضمون صادق آتا ہی اور جسم آمادہ قبول امراض متنوعہ کا ہوجاتا ہی اور امراض اعصاب و امراض ضعف
گھیر لیتے ہین اپنے ہاتھ سے اپنی عمر کا تلف کرتا ہی فصل بیچ بیان مین ادویہ کے ظاہر ہی کہ دوا مین ایک
جوہر ایسا ہوتا ہی کہ وہ بدن مین اثر کرتا ہی اور کیفیت زائدہ پیدا کرتا ہی اور ڈاکٹری مین اکثر دواؤن کی
روح اور وہی جوہر مؤثر کا استخراج کرتے ہین اسی واسطے دوا انگریزی کی تاثیر جلد اور قوی ہوتی ہی
اور مقدار مین بھی نہایت قلیل دی جاتی ہین اگر وزن معینہ سے اندک زائد دی جاوے تو ضرر عظیم
پہونچتا ہی اور امراض مُہلکہ پیدا ہوتے ہین اور بھی اکثر سموم کا استعمال دوائر کیا جاتا ہی اِس
صورت مین بڑی احتیاط اور ہوشیاری استعمال دوا مین واجب ہی اور طب قدیم مین بھی کوئی دوا
ایسی نہین ہی کہ کسی نہ کسی عضو کے واسطے ضرر نہ کرتی ہو اور ظاہر ہی کہ مرض بغیر استعمال دوا کے دفع

نہین ہوتا ہی پس استعمال دوا کا واجب ہوا اس صورت مین اگر بسبب بے احتیاطی اور غفلت کے یا بباعث
غلطی تشخیص کے کوئی دوا ر مضر استعمال مین آگئی تو بیشک اُس سے کوئی مرض پیدا ہوگا مثلاً کلومل کہ
سیماب مکلس ہی اکثر رفع قبض اور نضج مادہ اور امراض زہریہ یعنی آتشکی مرضون کے واسطے دیا جاتا ہی
اور یہ احتیاط رہتی ہی کہ قدر معین سے زاید نہو اور بھی زمانہ مقررہ سے زیادہ دنون تک نہ استعمال
کیا جائے اور دانتون اور مسوڑون کو نہ لگنے پاوے اگر ان شرائط مین فرق آویگا ضرور مسوڑے ورم
کرجاوینگے رال بہیگی منھ آجاویگا گلے مین غدد ورم کر آوینگے کیفیت استسقاے لحمی کی عارض ہوجائیگی
یا تیزاب گندک یا تیزاب شورہ یا تیزاب نمک دفع امراض کے واسطے دیا جاتا ہی اگر قدر شربت سے زیادہ
بدن مین پہونچیگا بسبب اسکے کہ اکال ہی معدہ مین خراش کریگا درد پیدا ہوگا بڑہ داطراف ہوجاویگا ایسطرح
لیکیور اُمونیا یعنی نوشادر محلول کے زیادہ پی جانے سے گلے مین سوزش پیدا ہوجاتی ہی عسر البلع کا
عارضہ ہوجاتا ہی خون کی قے آتی ہی معدہ مین درد ہونے لگتا ہی اسہال الدم ہوجاتا ہی یا سب جتنے
مسہلات حادہ ہین اگر قدر شربت سے زیادہ دیے جاوین تو قئات ہضمی مین تہیج پیدا کرتے ہین
پیچش اور مغص ہوجاتی ہی اور دست زیادہ آتے ہین مریض ضعیف ہوجاتا ہی یا مقدار معین سے کم
دی جاوین تو تعب و بےچینی اور کرب اور اضطراب قلب لاحق ہوتا ہی بدانست مؤلف اکثر ادویہ
انگریزیہ مین اِسی قسم کا ضرر شدید ہی اور طب جدید کی ادویہ مستعملہ مین اس سے کم ضرر ہی اور
ادویہ مستعملہ طب قدیم اس سے بھی زیادہ اخف الضرر ہین لیکن ویسی ہی اخف النفع بھی ہین حقیقت
مسلک طب جدید کا بہتر ہی بہرکیف دوا کے استعمال مین خوب جودت اور ردائت اور کہنگی اور
تازگی اور کمیت اور کیفیت استحضار دوا کا لحاظ اور سن اور قوت مریض اور فصل اور ہوا اور اقلیم
اور پیشہ وغیرہ کی مراعات واجب و اقدم ہی۔ **فصل ششم بیان مین اسباب مُعدیّہ و اخلیّہ کے**
یعنی اکثر امراض متوارثہ ہوتے ہین کہ اگر والدین مین کسی کو وہ بیماری ہی تو اولاد کو بھی ہوویگی چنانچہ
آتشک یا جنون یا برص یا نزلہ یا ضعف کسی عضو کا اگر مان یا باپ مین ہوگا تو اولاد کو بھی خوف اسکا ہی
مگر یہ امر ضروری نہین ہی کہ خواہ مخواہ والدین کے امراض اولاد کو بھی ہوا کرین اگر ایسا ہوتا تو بعض
امراض بھی جو متوارثہ ہین مخصوص بقبائل و شعب اور خاندان کے ہوجاتے ہان ایسا اتفاق ہوتا ہی
کہ اگر باپ کو آتشک کا مادہ موجود ہی اُسوقت مین جو نطفہ استقرار پاویگا تو بیشتر اُس بچے کو بھی
یہ مادہ ستاویگا یا اُس بچے مین استعداد قبول اُس مرض کی حاصل ہوگی یا اگر باپ کا دماغ ضعیف ہی
اور اُسکو نزلہ کا خلل رہتا ہی تو بیٹے کو بھی نزلہ ہوگا یا استعداد حدوث نزلات کی اس مین ہوگی

رسالہ چہارم

فصل ہفتم بیان مین اسباب مہبۂ انسانی کے۔ یہ اسباب وہ ہین کہ بنیۂ انسانی مین موجود ہون جیسے
مزاج اور سن اور استعداد شخصی مثلاً ایک شخص کا مزاج دموی ہی اُسکی جہت سے امراض خون کے لاحق
ہوا کرتے ہین یا سن شیخوخت ہی اسکی وجہسے ضعف یا فتور ہضم یا درد آنتون مین ہوتا ہی یا سپید ہوجانا
بالون کا لاحق ہووے یا مرض موروثی لاحق ہوجاوے اگرچہ اسکا بیان ضمن مین اسباب مُعدیہ
کے کیا گیا ہی لیکن یہ اسباب مُعدّیہ اور مہبہ دونون مین شامل ہین مُعدّیہ مین باعتبار عدوی کے اور اسباب
مہبہ مین باعتبار داخل مہبہ ہونے کے یا ارتداد عرق کی جہت سے کوئی بیماری ہو یعنی ہمیشہ پسینہ
نکلتا تھا پھر اُسکا نکلنا موقوف ہوا اس جہت سے بیماری پیدا ہوگئی یا بسبب انسداد اور حبس حیض
یا نفاس کے کوئی بیماری لاحق ہووے یا خون بواسیر کے محتبس ہوجانے سے یا کثرت غیظ و غضب
یا افراط حزن وغیرہ اعراض نفسانی سے عارضہ پیدا ہو تو یہ اسباب مہبہ کہلاتے ہین کسواسطے کہ مہبہ کے اندر
موجود ہوتے ہین چنانچہ امزجہ بنیہ مین موجود ہین اور مہبہ کو واسطے قبول مرض اپنے جنس کے مہیا
کرتے ہین مثلاً مزاج دموی بدن کو واسطے قبول امراض دمویہ کے مستعد اور مہیا کرتا ہی جیسے رُعاف
یا بواسیر یا نزیف رحمی یا حمیات التہابیہ دمویہ وغیرہ امراض کے یا مزاج عصبی واسطے قبول امراض مخ کے
مثل جنون اور اختلاج عصب اور وجع مفاصل وغیرہ امراض عصبیہ کے مہیا کرتا ہی یا مزاج لنیفاوی
واسطے قبول امراض بلغمیہ کے یا امراض باردہ مزمنہ کے جسطرح غُدد بلغمیہ یا سمن مفرط وغیرہ کے جسم کو
مستعد کرتا ہی یا مزاج صفراوی واسطے اکتساب امراض صفراویہ کے مثل حمائے صفراوی اور امراض کبد
اور امراض قناب ہضمی وغیرہ کے بدن کو مہیا کرتا ہی اسی طرح سن ایک طفولیت کا ہوتا ہی اُسکی دو قسمین
ہوتی ہین ایک طفولیت اول جسکا زمانہ سات برس کی عمر تک ہی اُسوقت مین بسبب ضعف مہبہ اور
سُرعت امتصاص کے ہر قسم کی بیماریان خصوصاً امراض مخ اور امراض قناب ہضمی اور امراض صدر
اور امراض جلد کو اکتساب کرتا ہی اُسکے بعد سن طفولیت ثانی مین یعنی پندرہ برس کی عمر تک استعداد
اکتساب امراض التہابیہ اور امراض مخ اور امراض ریہ اور امراض جلدیہ کی رہتی ہی پھر سن فُتوت یعنی
عنفوان جوانی کا پچیس برس تک رہتا ہی اس سن مین امراض حادّہ مثل حمیات وغیرہ کی استعداد
ہوتی ہی پھر پچاس برس تک سن کہولت ہوتا ہی اسمین جیسا سبب لاحق ہوگیا اُسکے موافق بیماری
ہوتی ہی پھر ساٹھ برس تک سن شیخوخت ہی اسمین امراض مثانہ اور بول کے لحوق کی استعداد ہوتی ہی
اسکے بعد سے سن ہرم شروع ہوتا ہی اس سن مین یبوست کا غلبہ ہوتا ہی دوران خون کی حرکت بطی
ہوجاتی ہی حرارت غریزی کا جمود شروع ہوتا ہی حواس خمسہ ظاہری مین ضعف آجاتا ہی

اختتام عمر کا خوف ہر وقت لگا رہتا ہی اور امراض موروثہ ہین ولد کو اپنے ابتداے تکون شخصی سے مادہ حدوث امراض کا جو اُسکے والدین یا فقط والد یا فقط والدہ کو ہو موجود رہتا ہی مثل صرع جذام سل وغیرہ امراض عسیر البرء کے اور ارتداع عرق اور خون وغیرہ کا وجود بنیہ مین اظہر ہی اسی طرح اعراض نفسانیہ بھی داخل بنیہ ہین

فصل ہشتم بیان مین سموم کے

زہرون مین ایک جوہر ایسا ہوتا ہی کہ اُسکا اثر کامل منجر بہلاک کر دیتا ہی پس سموم تین قسم کے ہین معدنی نباتی حیوانی اور انکا اثر بھی تین طرح پر ہوتا ہی ایک بباعث حرافت اور قراض اور قطاع ہونے کے دوسرا بجہت تخدیر کے تیسرا بباعث اہلاک روح کے فی الفور پس سموم معدنی سنکھیا اور جو چیزین کہ اُس سے تیار کی جاتی ہین اور رہرتال اور مردہ سنگ اور سلیمانی یعنی کاسٹک وغیرہ ہین ان سموم کا یہ خاصہ ہی کہ اغشیہ وغیرہ اعضا جہان تک پہونچتے ہین کھا لیتے ہین اور فاسد کر دیتے ہین اور موجب ہلاک شخص کے ہوتے ہین اور تیزاب گوگرد اور تیزاب شورہ بھی سموم معدنیہ کے ذیل مین ہین یہان تک کہ ظروف مسی بغیر قلعی کے بھی اسمین داخل ہین انمین جب زنگ لگ جاتا ہی اور اُس سے طعام متغیر ہو جاتا ہی تو وہ غذا بھی داخل سموم ہی اور اسکو تسمیم نحاسی کہتے ہین اور سموم نباتی بہت کثرت کے ساتھ ہین پس سموم حریفہ نباتیہ وغیرہ مثل خانق الذئب وغیرہ کے اور مخدر مثل جوہر افیون اور دھتورہ وغیرہ کے انمین سے بیشتر سموم جو مقدار قلیل مین مہلک نہین ہین اُنکا استعمال معالجات مین اکثر امراض کے بقاعدۂ ڈاکٹری بزمان سابق بہت تھا مگر تھوڑے روز سے رواج انکے کثرت استعمال کا جاتا رہا تاہم بہ نسبت طب قدیم یا جدید کے زیادہ ہی اور طب قدیم مین قطعًا سموم سے مداوات نہین کرتے ہین شاذ و نادر کوئی نسخہ کسی مرض صعب کا ایسا ہی جسمین کوئی جزو سمی بھی داخل ہی اور یہ بات بدانست مؤلف نہایت اسلم اور خالی از خطر ہی اور طب جدید مین بھی اسکا رواج بہت کم ہی اور جس جگہ ہی وہ بے محل نہین ہی اور چونکہ سمیات کا استعمال دوائر زیادہ ہو گیا ہی لاجرم تعداد مستحضرات سمیۃ کی بڑھ گئی ہی بہ نسبت طب قدیم کے چنانچہ ہم بالاختصار بیان اسکا کرتے ہین

خاتمہ واضح ہو کہ زہر کی تاثیر دو طرح پر ہوتی ہی ایک یہ کہ بمجرد ملامست کے جلد سے ہلاک کر دیتے ہین جس طرح ہیرے کی کنی یا زجاج نیم کوفتہ یا بُرادۂ سیسہ یا کھولتا ہوا پانی جب حلق کے نیچے اُترتا ہی تو انسان کو ہلاک کر دیتا ہی دوسری تاثیر یہ ہی کہ جسم کے اندر پہونچکر تحلیل اجزاء ہو کر باعث کیمیاوی ہلاک کرتا ہی پھر اسکی بھی تین قسمین ہین ایک یہ کہ جسم پر جہان ملامست کرے اُسکو گلا دیوے جیسے حجر الجہنم یعنی کاسٹک دوسری خون مین جذب ہو کر اعضاء بعیدہ تک اپنا اثر پہونچا وے جیسے افیون تیسری ملامست سے عضو کو گلا بھی دیوے اور اثر بھی اعضاء بعیدہ تک پہونچاوے جیسے سنکھیا

پھر اثر سمیت کی کئی قسمین ہین ایک یہ کہ جس عضو سے زہر ملاصق ہو اُس جگہ کو فاسد کردیوے جیسے سنکھیا سے معدہ اور امعا مین سوزش پڑجاتی ہی اور زخم ہوجاتا ہی اور کبھی سوراخ ڈال دیتا ہی دوسری جہان ملاصقت کرے وہان کے اعصاب مین تخدیر پیدا کردیوے جیسے لفاح یعنی بیلاڈونا یا افیون تیسری ہوا کی حالت مین زہر ہووے وہ شش مین پہونچکر سمیت پیدا کرے اور دم رک کر انسان مرجائے جیسے کاربونک ایسڈ یا مارشل گیاس اور بعض زہر ایسے ہین کہ اُنکی ایک تاثیر خاص ضرور ہوتی ہی مثلاً سنکھیا خون مین ملکر سمیت پھیلاتی ہی مگر معدہ اور امعا کی لعاب دار جھلی مین اور کسی قدر پھیپڑے کی لعاب دار جھلی مین ضرور سوزش کریگی یا دھتورہ یا لفاح ہذیان پیدا کریگا یا دیجی ٹیلس قلب کی حرکت کو ضعیف کردیگا یا کچلہ تشنج اور اختلاج اعضا پیدا کریگا یا سیماب سے مسوڑون مین سوزش اور کثرت لعاب دہن اور جڑون مین سڑن ہوجاتی ہی فاصفورس سے خون کا پیشاب آتا ہی انٹیمون کے مرکبات کا اثر پھیپڑے اور لعاب دار جھلی پر اکثر ہوتا ہی اور نحاس کا اثر بیشتر جگر پر ہوتا ہی اور زہر جسقدر مقدار مین زیادہ ہوگا اُسیقدر جلد ہلاک کریگا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ زہر کھانے سے اسقدر قے آتی ہی کہ زہر خود نکل جاتا ہی اور آدمی صحیح ہوجاتا ہی چنانچہ سنکھیا کھائے ہوے اور افیون کھائے ہوے کو دیکھا گیا کہ قے متواتر ہوئی اُسمین سنکھیا اور افیون بتمامہ نکل گئی اور مریض اچھا ہوگیا اور اکثر سموم معدہ مین پہونچکر حل ہوجاتے ہین مثلاً سیسہ کے زہر پانی مین حل نہین ہوتے ہین اور معدہ مین حل ہوجاتے ہین اسیواسطے جو زہر پانی مین حل ہوجاتے ہین اُنکے اوپر پانی پلانا سخت مضر ہی اور نباتی زہرون پر سرکہ پلانا اور افیون پر تیل پلانا مقوی اُنکی سرعت تاثیر کا ہی بعض زہر ایسے ہین کہ اگر کم مقدار سے عادت ڈالی جاوے تو اُنکا اثر سمیت کا نہین ہوتا ہی جیسے شراب تماکو افیون بھنگ کچلہ دھتورہ وغیرہ ملکر آہستہ آہستہ بتدریج خفیف اثر ضرور ہوتا ہی مثلاً افیون اخیر کو دبلا کردیتی ہی پینک آنے لگتی ہی کاہلی مزاج مین آجاتی ہی اسواسطے اس قسم کی چیزون کی عادت عمر کو کوتاہ کرتی ہی بعض امزجہ خاص ایسے ہین کہ وہ زہر کے متحمل ہوجاتے ہین مگر ایسے مزاج کے آدمی کم ہوتے ہین اور بعض امراض ایسے ہین کہ اُنہین سم فائدہ کرتا ہی مثلاً فالج مین کچلہ یا میٹھا تیلیہ بہت مفید ہوتا ہی کسی قدر زیادہ مقدار اُسکا قاتل نہین ہوتا **بیان استحضارات زرنیخیہ** کا ایک اُوکسیڈ الزرنیخ جسکو زرنیخ ابیض اور حمض الزرنیخوز بھی کہتے ہین یعنی سنکھیا اسکو انگریزی مین آرسناک اور آرسنی اس ایسڈ کہتے ہین اور حمض الزرنیخیک جسکو زرنیج اور کبریتور الزرنیخ کہتے ہین یعنی سنکھیا اور گندھک کی ترکیب سے تین چیزین بنتی ہین اُنکو سلفائڈ آف آرسناک کہتے ہین ازانجملہ ایک بائی سلفائڈ آف آرسنک ہی جسکو منیسل کہتے ہین اور طب جدید مین زرنیخ احمر کہتے ہین دوسرا ٹرسلفیورٹ آف آرسنک ہی اسکو ہرتال طبقی کہتے ہین تیسرا اینٹی سلفائڈ آف آرسنک ہی اسکو

ہرتال کہتے ہین اور ایک زرنیخ اسود جسکو سم الذباب بھی کہتے ہین یعنی سیاہ سنکھیا اور نجابیہ زرنیخیہ رایب کو
ان سب کی تاثیر سمی ایک ہی انکے کھانے سے زبان مین ایک طرح کی حرافت اور گلے کا رکنا اور غثیان
اور قی اور ثقل اور حرارت اور الم معدہ اور شراسیف مین محسوس ہوتا ہی اور اگر پاخانہ ہووے تو
سیاہ یا سبز بدبو پیچش کے ساتھ ہونے اور نبض سریع اور متواتر اور غیر منتظم ہووے اور جلد مین گرمی معلوم ہو
اور زیادتی تشنگی اور ٹھنڈا پسینہ آوے اور کوتہ دمی ہو اور دل خوفناک ہو اور چہرہ بھیانک ہوجاوے اور
حرکت مین تشنج ہووے اور مقدار زائد کھانے مین یہ علامات کم ظاہر ہوتی ہین بلکہ فی الفور مرجاتا ہی بعد مرنے
کے چاک کرنے سے غشا مخاطی ہضمی مین یعنی لعاب دار جھلی معدہ اور امعا مین اثر التہاب کا پایا جاتا ہی یعنی جلد
سرخ ہوتی ہی اور کبھی اسمین قروح غانغرایا بھی پائے جاتے ہین طریقہ علاج کا یہ ہی کہ فی الفور قی کرائی جائے
آب گرم سے دودھ یا گھی ملاکر اور اگر اسطرح قی نہ آوے تو ادویہ مقیہ سے قی کرا دین اور غلاصمہ یعنی کوے کو
پر یا ہاتھ سے گدگدا کر قی کرین یہان تک کہ تمام بقیہ سم جو تحلیل وجذب بدن مین نہ ہونے پایا ہو نکل جاوے
اور محبس ذو القناتین ایک آلہ ہی کہ اسکو اسٹامک پمپ کہتے ہین اُس سے زہر نکال ڈالین اسکے بعد
مضادات السم یعنی ادویہ تریاقیہ کا استعمال کرین جنکو ادویہ فادزہریہ بھی کہتے ہین یہ وہ دوائین
ہین کہ معدہ مین پہونچکر زہر مین ملکر بعمل کیمیاوی ایک نئی شی ایسی بنا دیتی ہین جسمین سم کی خاصیت
نہین ہوتی اور بعض ادویہ ایسی بھی ہین کہ عمل کیمیاوی سے نہین بلکہ اپنی خاصیت سے مفید
ہوتی ہین اسکے بعد وہ دوائین چاہیین کہ جو اعراض کہ سم کے سبب سے لاحق ہوسے ہین انکو
مفید ہون چنانچہ سنکھیا مین سیسکوئی اوکسید الحدید الایدرائی یعنی ہڈرٹڈ پراوکسائڈ آف آئرن شکر کے
شربت کی مقدار وافر مین ملاکر تھوڑا سا یا ماء الکلس یا منیشیا یا دودھ یا آب خطمی یا آب مصمغ یا لعاب
بزرکتان ملاکر بار بار تھوڑا تھوڑا پلادین اور ہلکا خیسانیدہ مازو کا (آب آہک) اور کوئین کا پانی اور مرکبات انتیمونیہ
اور طرطیر مقی اور زبدۃ الانتیمون اور قرمز معدنی اور انتیمون مزتج اور پوست درخت قصطل اور مشک بید
اور خیسانیدہ چاہ دیوین اور تین گرین تک افیون بھی کھلاتے ہین اور اگر سم امعا تک پہونچا ہو تو
مسہل سے نکالتے ہین اور مولف کا تجربہ یہ ہی کہ پہلے شیر گاو بقدر پاو سیر لیکر اسمین طرطیر مقی یعنی
ٹارٹر اٹیک پلادیا اسکے تھوڑے زمانہ کے بعد آثار غثیان کے پیدا ہوتے ہین اُسوقت سیر بھر دودھ مین
پاوسیر گھی اور سیر بھر آب گرم ملاکر قی کرائے اور قی کرانے مین بہت مبالغہ کیا جاتا ہی زان بعد سپیدی
بیضہ مرغ کی شربت قندی مین ملاکر پلوادیا اگر غثیان کسی وقت محسوس ہوا تو سنگترہ شیرین یا پرتقال
یعنی ولایتی نارنگی یا انار شیرین کھلوایا اگر جوان عمر اور زیادہ حار مزاج ہی تو بجائے سپیدی بیضہ کے

لعاب بیدانہ شیرین عرق کیوڑہ اور شربت انار شیرین کے ساتھ پلوایا اور رات کو سونے نہ دیا اور آب
انار اور عرق کیوڑا یا عرق گاؤزبان بروقت تشنگی کے دیا اور بعض امزجہ مین عرق چولائی خاردار کو مروق
کرکے دنیا مبطل سمیت سم فار کا پایا ہی اور ہرتال یا سینسل کے واسطے عرق مروق برگ شاہترہ تازہ کو نہایت
مفید دیکھا ہی اور کبھی لعاب بیدانہ مین کاربونیٹ آف آئرن اور قند ملا کر پلایا ہی اور کتھ اور گولر کی چھال کا
جوشاندہ بھی دیا ہی اور غذا مین فرنی دیتے ہین یعنی ایک چھٹانک چاول پیسکر دودھ سیر بھر مین پکا کر قند سے
شیرین کرکے بوقت شب ظرف سفال مین رکھکر صبح کو کھلائی ہی اور زہرمہرہ گلاب مین گھسکر بار بار چٹانا
سودمند ہی اور فالودہ چاول کا شربت قند اور تخم ریحان کے ساتھ بھی دیا ہی اور واسطے دفع ضرر سمیت
اور وتات الفضہ یعنی نائٹریٹ آف سلور کے جسکو کاسٹک یا حجر الجہنم کہتے ہین از روے طب جدید کے نمک
پانی حل کرکے پلانا چاہیے طب قدیم مین اِس سم کا ذکر بھی نہین ہی نہ ہمارے مطب مین کوئی ایسا مریض آیا
اور کلورو الذہب یعنی پروٹو کلورائڈ آف گولڈ اور ٹر کلورائڈ آف گولڈ یہ دونون سفوف ہین پہلا سفوف
سبز رنگ کا سونے کو کلورین کے ساتھ ممزوج کرنے سے اور دوسرا زرد سرخی مائل سونے کو نائٹرومیورئٹک مین
حل کرنے سے تیار ہوتا ہی یہ بھی سم ہی اسکا علاج وہی ہی جو استحصارات زرنیخیہ کے علاج مین مسطور ہوا
اور طب قدیم مین اِس سے بحث نہین ہی اور نہ ہندوستانیون کے مطب مین اِس قسم کے مریض آتے ہین
کسواسطے کہ اس قسم کے سموم سے معالجہ ڈاکٹری مین کیا جاتا ہی پس بوجہ بے احتیاطی وغیرہ کے جو ضرر
اس قسم کے سموم سے پہونچتا ہی وہ وہین تک محدود رہتا ہی اس سے آگاہی طب قدیم والون کو نہین ہوئی ہی
مگر علاج سموم معدنیہ کا بطور کلیات اور اصول کے طب قدیم مین البتہ موجود ہی جسکی وجہ سے طب قدیم کا
عامل عاری بحث نہین خیال کیا جا سکتا ہی۔ اگر استحصارات زیبقیہ سے مثل زیبق حلو یعنی کیلومل
یا سلیمانی اکال یعنی بروٹو او کسائڈ آف مرکیوری یا اوکسائڈ آف مرکیوری کہ کاشٹک اور پٹاس کے
امتزاج سے بنایا جاتا ہی یا زنجفر یعنی شنگرف یا راسب احمر یعنی پر اوکسائڈ آف مرکیوری یا بن
اوکسائڈ آف مرکیوری سے مسموم ہوا ہو تو بھی وہی علاج ہی جو اوپر مذکور ہوا اور طب قدیم مین اگرچہ
جملہ مرکبات زیبقیہ مسطور نہین ہین مگر سیماب اور شنگرف کے واسطے قے کرانا اور عمل سے امعا کا پاک کرنا اور
لعابات باردہ کا سیالی استعمال کرانا لکھا ہی اور مربا بے پیٹھہ کھلانا مفید ہی اور معمول مؤلف یہ ہی کہ بعد قے کے
روغن بیدانجیر ولایتی گلاب مین ملوا کر پلایا ہی بعد تنقیہ کے استعمال شیرۂ برگ لیموے کاغذی کا مفید پایا گیا ہی
اور اگر خلات الرصاص یعنی جو مرکب اوکسائڈ آف لیڈ اور تیزاب سرکہ سے بناتے ہین اُسکو شوگر آف لیڈ کہتے ہین
اور اسفیداج یعنی سپیدہ اور مرتک ذہبی یعنی مردہ سنگ سے مسموم ہوا ہو اُسکو کبرتیورا لیو تاسوم یعنی

سلفائڈ آف پٹاشیم پانی مین حل کرکے پلاتے ہین اور طب قدیم مین بھی مردہ سنگ اور رصاص اور سپیداب کا علاج مرقوم ہی قی اور اسہال مین مبالغہ کرین اور مدرات قویہ دیوین - اور اگر مستحضرات قصدیر یعنی (مرکبات رانگ ۱۲) رانگ سے مسموم ہوا ہو تو وہی تدابیر سابقہ کی جاوین اور دودھ مین پانی ملا کر بار بار پلاوین - اور جو تیزابات سے مسموم ہوا ہو تو ماء الکلس پلانا مفید ہی تاکہ اجزاے ترکیبیہ تیزاب کے باطل ہوجاوین جیسا کہ جس شدید الحموضت شی مین آب آہک ملایا جاوے اسکی حموضت باطل یا ناقص ہوجاتی ہی اسی بنا پر اکثر آدمی کمرک مین کہ نہایت ترش میوہ ہی چونہ لگا کر کھاتے ہین - اور جو حمض السیانوایدریک یعنی سینائڈ آف پٹاش کے تیزاب سے مسموم ہوا ہو تو روح النشادر یعنی لیکئور امونیا پانی مین ملا کر دینا ضرور ہی - اور جو کھار یعنی قلویات سے مثل پوٹاس اور صوڈا یا آہک آب نارسیدہ وغیرہ سے مسموم ہوا ہو تو اشربہ حامضہ سے علاج کرنا چاہیے کسواسطے کہ قلویات حموضات کو باطل کرتے ہین اور حموضات قلویات کو باطل کرتے ہین - اور جو فصفور یعنی فاسفورس کے مستحضرات سے مسموم ہوا ہو تو غرویات سے علاج کرین - اور اگر ذراریح یعنی تلینی مکھی سے جسکو بلسٹرنگ فلائی کہتے ہین مسموم ہوا ہو تو معتشیا اشربہ غرویہ مین ملا کر پلاوین اور پیٹ کو اور اعضاء تناسل کو تکمید کرین اور کافور کا استعمال کراوین کہ یہ باخاصیت مضاد اسکا ہی اکثر استحضارات ذراریح قوت باہ کے واسطے کھائے جاتے ہین اور کافور اسکا مضاد ہی اور نیم گرم حمام فاتر مین دیر تک قیام کرین اور فصد ہفت اندام کھولین اور التہابات معدہ کا علاج کرین جو اپنے محل پر لکھا جاویگا - اور جو کانچ سے مسموم ہو تو ایسی غذا کھلاوین جسمین ریزہ کانچ کے چمٹ جاوین جیسے بطاطیس یعنی آلو ادبالے ہوے یا ثرید یا فالودہ یا ارارروٹ وغیرہ اور بعد دفع ہوجانے سمیت کے جو عوارض باقی رہین انکی تدبیر بالضد کیجاوے اور طب قدیم مین بھی علاج اسکا بعد استفراغ کے فصد اور استعمال العبہ باردہ اور شیر تر کا اور مٹھے سے غسل کرانا اور اغذیہ چرب کھلانا وغیرہ تدابیر لکھی ہین - اور اگر جواہر مخدرہ سے مسموم ہوا ہو مثل بیلاڈونا یعنی لفاح یا افیون یا مارفیا کہ جوہر افیون کا ہی یا نارکوٹین کہ مارفیا کو ایتھر مین محلول کرکے بناتے ہین یا اٹروپین یعنی ایٹروپیا سے جو جوہر بیلاڈونا کا ہی یا اسٹرکنیا یعنی کچلے سے یا جوز ماثل یعنی دھتورے کے پھل سے اور دیجی تال فرفیوری یعنی ڈجیٹلس فرلیا وغیرہ مخدرات سے مسموم ہو تو ثقل سر اور سبات اور خدر اور تہوع اور نوم اور غشیان اور ذہول اور چہرہ اور آنکھون کا انتفاخ اور آنکھون کا بیٹھ جانا اور حدقہ کا وسیع ہوجانا اور پلک کم مارنا اور ترہل عضلات اطراف اور کبھی حرکت تشنجی کا بعض اعضا مین محسوس ہونا اور ابتداء نبض قوی اور ممتلی ہوتی ہی اور آخر کو ضعیف اور غیر منتظم ہوجاتی ہی اور ایک طرح کا تعب قلب مین محسوس ہوتا ہی آخر کو اسہال شروع ہوجاتا ہی بعد موت کے لاش چاک کرنے

کسی قسم کا التہاب اعضاء باطنی مین نہین پایا جاتا پھیپڑہ کا رنگ سرخ تیرگی مائل ہوجاتا ہی اور اسکے دبانے سے صریرہ ہوا کی نہین معلوم ہوتی ہی اور پھیپڑہ مین اور قلب مین خون سائل موجود ہوتا ہی اور کبھی جامد پایا جاتا ہی علاج اسکا یہی ہی کہ قے کرا کے اور محبس یعنی ایر پمپ سے زہر نکال کر شربت حوامض نباتیہ کے پلا دین اور فصد لیوین اگر دماغ اور ریہ مین احتقان معلوم ہوتا ہو مگر حموضات کا استعمال اُسوقت کرنا چاہیے جب سم معدہ مین نہ باقی رہا ہو کیونکہ حموضات مخدرات کو گلاتی ہین اگر سم باقی ہوگا تو اُسکو حموضت رقیق کردیوے گی اُسوقت اعضاے باطنی امتصاص اُسکا بہ آسانی کرینگے اور یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حموضات کو بطلان مین اثر مخدرات کی تاثیر عظیم ہی اور عمدہ علاج یہ ہی کہ پھیپڑہ مین ہوا پہونچائی جاوے اور استعمال کہربائیہ کا کیا جاوے یعنی بجلی لگائی جاوے اور بقاعدۂ طب قدیم بھی جوشاندہ شبت اور تخم ترب سے قے کرا کر دودھ اور گھی سے قے کراتے ہین اور بید انجیر کی کوپل پیس کر پلاتے ہین اور جند بیدستر اور دارچینی شراب کہنہ مین حل کر کے دیتے ہین اور تریاق فاروق اور فادزہر دیا جاتا ہی بزمان سابق ہمنے ایک رسالہ موسوم بہ تریاق اکبر لکھا ہی اسمین سب بیان مفصل سموم کا اور اُنکے معالجات کا لکھدیا ہی اسواسطے یہان تفصیل اور تشریح کی زیادہ ضرورت نہ معلوم ہوئی سانپ کے زہر کا بیان۔ سانپ صدہا اقسام کے ہوتے ہین سب مین زیادہ زہریلا سانپ افعی ہی اُسکے بعد وہ سانپ جسکے سینگ ہوتا ہی پھر کالا سانپ اور ثعبان ساجاتی اور جلجلی یعنی اُسکی دُم مین جو قشور ہوتے ہین وہ غصہ مین یا چلنے کے وقت ایک دوسرے سے لگتے ہین تو اسمین ایک آواز نکلتی ہی جسکو ساجات اور جلاجل سے تشبیہ دی ہی انکا زہر تمام جسم مین بہت جلد سرایت کرتا ہی اور ورم پیدا کردیتا ہی اور جلد پہلے زرد ہوجاتی ہی پھر سپید پھر سرخ پھر کبود اور نبض صغیر اور شدید اور متواتر اور غیر منتظم ہوتی ہی اور بیہوشی اور اغما اور قے اور کوتہ دمی لاحق ہوتی ہی اور سرد پسینہ بکثرت نکلتا ہی اور ضعف بصر اور ہذیان ہوتا ہی اور موضع لسع سڑ کر زرد آب نکلتا ہی معالجہ اسکا یہ ہی کہ جسوقت سانپ کاٹے محل لسع سے تھوڑی دور اوپر کو ایسا کس کر باندھ دیا جاوے کہ جریان خون نہو سکے اور موضع لسع کو اور اُسکے حوالی مین از قسم زنبق یعنی کاسٹک سے یا آہن تفتہ سے داغ دیوین یا تیل سے جلادیوین اور لیکٹورا مونیا اُسپر ٹپکا دین اور بھی پلادین اور صوف گرم اُس زخم پر باندھین اور امریکا مین ایک نبات پیدا ہوتی ہی اُسکو (ہواکوا) کہتے ہین وہ بھی اسکے واسطے انفع ہی اور مؤلف کا تجربہ یہ ہی کہ بند باندھکر موضع لسع پر سیلی بارود انگریزی دھکار آگ لگادین کہ بارود شعلہ دیکر جلجا دیگی اور ملسوع کو کچھ تکلیف حرق محسوس نہوگی اسی طرح بارود سے بار بار داغین یہان تک کہ ملسوع کو تکلیف حرق کی محسوس ہونے لگے اُسوقت داغنا موقوف کر کے لیکٹورا مونیا وہان پر ٹپکا دین اور تھوڑا گلاب مین

ملا کر پلا دین اور یہ گولی کھلا وین مغز جمال گوٹہ پردہ دُور کر کے آٹھ ماشہ کالی مرچ آٹھ ماشہ کافور مُصَعَّد اور زعفران ایک ایک ماشہ عرق لیمو مین کھرل کر کے ایک ایک گولی بقدر دو رتی کے بنا کر بتدریج تین چار گولی تک کھلا وین اور جو مشہور ہی کہ جمال گوٹہ عرق لیمو مین پیسکر آنکھ مین ملسوع کے لگا دیوین اسکا تجربہ بھی ہمکو اسطرح پر ہوا ہی کہ ایک عورت کو سانپ نے کاٹا جب وہ بیہوش ہو گئی تو اُسکے وارثون نے جمال گوٹہ عرق لیمو مین گھسکر لگا دیا عورت تو اچھی ہو گئی مگر آنکھین اُسکی جاتی رہین اُسی کے علاج کے واسطے مطب مین لائے تھے چونکہ زمانہ زیادہ گذر گیا تھا علاج سے فائدہ معتد بہ نہ مرتب ہوا بعض قسم کا سانپ ایسا شدید السمیت ہوتا ہی کہ فقط پھنکار سے اُسکے انسان مرجاتا ہی اس قسم کے تجربے ہمنے اور مؤلفات مین اپنی درج کیے ہین اور بند باندھنے مین اَحوط طریقہ یہ ہی کہ موضع لسع سے دو چار اُنگل اوپر ہٹ کر بند باندھین اور بھی دو چار اُنگل نیچے ہٹ کر بند باندھین یعنی دو بند باندھین (زیادہ تر احتیاط کا طریقہ ۱۲) اور دیوانہ کُتے کے کاٹنے کے باب مین طب جدید مین اور بھی ڈاکٹری مین خوب بیان واضح اور معالجات اہتمام کے ساتھ نہین ہی بلکہ سنہ ۱۸۷۹ء مین پیشگاہ محکمہ پارلیمنٹ سے ایک اشتہار باین مضمون جاری ہوا تھا کہ جو کوئی زبان انگریزی مین ایک رسالہ مشتمل بر بناء اصلی کیفیت دیوانگی کُتے کی اور طریقہ انسداد دیوانگی کُتہ کا اور کیفیت اور صفات تبدیلات جسمانی سگ دیوانہ اور وجہ ظہور دیوانگی کی انسان معضوض مین اور تغیرات جسمانی اشخاص سگ گزیدہ کے اور اُسکے آثار و علامات اور شناخت اور وجہ دیر تک مخفی رہنے اثر سمیت اور اُسکے معالجات غرہ جنوری سنہ ۱۸۸۰ء تک مدرسہ طبیہ شاہی واقع لندن مین بھجوا دیگا بشرط پسند ہزار روپیہ صلہ تصنیف پاویگا چنانچہ مؤلف نے ایک رسالہ زبان اردو مین نہایت شرح و بسط کے ساتھ تالیف کیا اور سنہ ۱۸۸۰ء مین وہ رسالہ مطبوع ہو گیا مگر نوبت اُسکے ترجمہ کرنے کی زبان انگریزی مین اور لندن بھیجنے کی نہین آئی اُسمین بالتفصیل مندرج ہی جنکو مطلوب ہو اُس رسالہ کو ملاحظہ فرما دین اور جو کُتہ کہ دیوانہ نہو اُسکے کاٹنے کے واسطے بھی علاج کرنا ضرور ہی طب جدید مین کیلومل اور افیون اور کافور کی گولی کھانا مفید ہی اور موضع ملسوع پر پچھنے لگا دین اور داغ دیوین مؤلف کا طریقہ یہ ہی کہ موضع عض کلب پر لہسن پسوا کر (گزیدن سگ ۱۲) بندھوا تا ہی تا کہ زخم نہ مندمل ہونے پاوے اور کاسٹک سے بھی داغ دیا جاوے اور مسہل بھی دیکر تنقیہ بالغ کیا جاتا ہی اور کلونجی آب تازہ کے ساتھ بھگوائی جاتی ہی اور ایک قسم لحم السمک ہی یعنی سرطان وغیرہ کو بھی داخل سمک قرار دیا ہی پس ایک قسم کا سرطان ہی چھوٹا سا ہوتا ہی اُسکو (ڈیمرڈی) اور زرآو کہتے ہین اور طب قدیم مین بھی اسکا پتہ چلتا ہی لکھا ہی کہ سرطان بحری کی قسم مین ایک سرطان سپید رنگ بصورت چھچھوندر کے نہایت چھوٹا ہوتا ہی گوشت کھانا اُسکا قاتل ہی دوسری قسم

رسالہ ابوجام

(مؤل) ہی کہ وہ ایک قسم سیپ کی ہی اور یہی قسم کے جانور برش اور اسکومبرو غیرہ ہین کہ انکا گوشت جب
معدہ مین پہونچتا ہی تو پہلے ثقل اور گرانی معدہ مین معلوم ہوتی ہی اور بشدت درد سر ہوتا ہی اور سر
گھومتا ہی اور گرمی شدید معلوم ہوتی ہی اور چہرہ سُرخ اور منتفخ ہوجاتا ہی اور عطش مفرط ہوتی ہی اور جسم پر
دانہ پڑجاتے ہین اور نبض صغیر اور سریع اور متواتر ہوتی ہی اور تشنج بھی ہوجاتا ہی اسکے علاج مین بھی
قی کراتے ہین اور ایتھر شراب خوشبو مین ملا کر پلاتے ہین اور سموم حیوانی مین لسع ہوام بھی ہی عقرب یعنی
بچھو اور رُتیلا جو ایک قسم مکڑی کی ہی اور اسکی بہت قسمین ہوتی ہین سرطان کے برابر مکڑا ہوتے ہین
اسکے کاٹنے سے اور بھی کھا لینے سے مرجاتا ہی حرارت شدید لاحق ہوتی ہی مُنھ مین بو آتی ہی اور درد
شدید اور ورم اور قی اور تہوع اور خدر ہوتا ہی یہ سب سموم قتالہ ہین طب قدیم مین بھی تشریح و تفصیل
مبین ہی اور جو دہن لوز المر یعنی بادام تلخ سے سمیت ہو تو قہوہ پلا دین اور چند قطرات روغن تارپین اور
بھی اشربہ حامضہ پلا دین اور مکھی شہد کے اور حشرات الارض کے اور برو غیرہ کے ڈنک مارنے یا کاٹنے سے
خوف جان کا نہین ہی موضع ملسوع پر روغن زیتون اور روح نوشادر لگا دینا یا تماکو اور نمک مل دینا
یا فاسفورس یا کروشین آئل مل دینا کافی ہی اگر اُسکی لسع سے باطن مین کچھ کسل معلوم ہو تو روح نوشادر کے
چند قطرات شربت قند مین پلا دیوین اگر بچھو کا ڈنگ ٹوٹ کر رہجاوے تو اُسکو سوئی سے یا ملقاط سے
یا کسی شی لازق سے نکال ڈالین اگر موضع لسع پر الم شدید معلوم ہو تو پچھنہ لگا دین اور ایک طرح کی
تسمیم بالغاز ہے یعنی گیاس ردی کے سبب سے جو ہوا فاسد ہوجاوے اُس ہوا کے استنشاق سے
آدمی مرجاتا ہے پس ایک غاز حمض الکبر بونیک یعنی کاربانک ایسڈ ہے اکثر نشیب کے بند مکانون مین
یا جس مکان کے منفافذ بند کرکے کوئیلے سلگائے گئے ہون یا چونہ پکانے کے بھٹون مین یا جہان انگور
سڑایا جاتا ہی یا خمیر شراب کا اُٹھایا جاتا ہی یا جہان گڑھون مین پانی بھر کر نباتی یا حیوانی اجزا اُسمین منقوع
ہو کر سڑ جاتے ہین یا جہان پتھر کے کوئلے کی کان کھودی جاتی ہی یا پُرانے کھتے یا اندھے کنوئین جہان
ہوائے متجدد نہین آتی ہی ایسی جگہ کی ہوا ریہ مین پہونچکر سمیت پیدا کرتی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ درد سر
اور بھاری ہوجانا سر کا اور کنپٹیون کا بیٹھ جانا اور سر گھومنا اور کانون مین آواز طنین کی آنا
اور کبھی اُبکائی آنا اور سانس رُکنا کبھی یہ عوارض ہو کر خود بخود زائل ہوجاتے ہین اور جریان خون کا
کم ہوجانا اور اغما اور بیہوشی ہوتی ہی اور پسینہ نکلتا ہی اور سینہ مین درد ہوتا ہی اور حس اور حرکت
باطل ہوجاتی ہی اور چہرہ کا رنگ کبھی سُرخ ہوتا ہی کبھی بنفسجی کبھی باہت کبھی رصاصی مرنے کے بعد لاش کو
چاک کرنے سے اعضا متورم اور اوعیہ وریدیہ اور شحم مین خون سیاہ اور سائل پایا جاتا ہی اور شرائین مین

نہایت خون کم ہوتا ہی اور عضلات ڈھیلے ہوتے ہین اور لسان المزمار کھڑی ہوتی ہی علاج اسکا یہ ہی
کہ ہوائے خالص ونقی مین رکھین اور ہوا آکسیجن ریہ مین پہونچاوین اسکے واسطے ایک آلہ ربڑ کا ہی
کہ حنجرہ مین ہوا پھونک کر پہونچاتے ہین اسکو انبوبہ حنجریہ کہتے ہین آٹھ یا دس انچھ کا لمبا ہوتا ہی اور اسکے
دوسرے کنارے پر منفاخ ہوتا ہی اور اسمین ایک ڈاٹ ہوتی ہی جسکی جہت سے ہوا پہونچائی جاتی ہی
اور منعشات حرارت غریزیہ کا استعمال کراتے ہین اور عمل کہربائی یعنی بجلی کا آلہ لگاتے ہین اسطرح پر کہ ایک
قطب اسکا منہہ مین اور دوسرا قطب معاے مستقیم مین رکھتے ہین اور اسکو روح النشادر یا اثیر سونگھاتے ہین اور
قلب پر عطر خوشبو کی مالش کرتے ہین اور شراب پلاتے ہین اور رائی کا پلاسٹر تلوون پر اور پنڈلی پر اور
رانون پر لگاتے ہین اور آب گرم سے شراسیف کو سیکتے ہین اور سینہ پر پچھنے لگاتے ہین بعد صحت جو درد سر
یا تشنج رہجاوے اسکا علاج کرتے ہین اسی طرح حمض الکبریت ایدریک جسکو ایدروجین المکبرت بھی کہتے ہین
چونکہ ہیڈروجن ایک قسم کی ہوا ہی جس سے تکون پانی کا ہوتا ہی تمام نباتات اور حیوانات مین فیصدی
پانچ حصہ موجود ہی اور گندھک کے ہمراہ ملکر ایدروجین المکبرت یعنی ہیڈروجن السلفر بناتی ہی وہ سم
قاتل ہی اسیطرح غاز کبریت ایدروالنوشادر کہ اسکو غاز کبریتور النشادر بھی کہتے ہین یہ ہوا بھی پیشاب
حیوانات مین موجود ہی اور حیوانات اور نباتات کے سڑنے سے بہت پیدا ہوتی ہی اور کبھی نوشادر
اور چونہ سے اس ہوا کو بناتے ہین یہ ہوا بھی سونگھنے سے قتال ہی اکثر غلیظ نالیون اور گھورون پر جہان
تمام شہر کی غلاظت ڈالی جاتی ہی اکثر یہ گیاس پیدا ہوتی ہی پس اگر ان ہواون کا کم استنشاق ہوا ہی تو
اسکو ایک تہوع اور بدمزگی اور برودت اور سوء تنفس اور عدم انتظام نبض عارض ہوگا اور جو زیادہ
استنشاق کیا ہی تو آنکھین ٹلکا جاوینگی اور منہہ مین کف آویگا اور کوتہ دمی ہوویگی اور تشنج ہوگا اور عضلات
مین اہتزاز ہوگا اور جذع پیچھے کو کھچ جاویگی اور چیخ کر ایک آواز گاے بیل کی طرح نکل کر بیہوش ہوجاویگا اور مرجاویگا
بعد موت کے جو لاش چاک کیجاوے تو قصبہ ریہ اور ریہ مین مخاط بھرا ہوگا اور پھیپڑہ منتفخ ہوگا اور قلب اور
اوردہ مین خون سیاہ اور غلیظ پایا جاویگا اور عضلات سرخ بہ رنگ سیاہی مائل اور جھلیان کم زور اور
سہل التمزق ہوجاوینگی اسکا علاج بھی مثل علاج مذکورہ بالا کے ہی اور چونہ کے استحصارات بھی دیتے ہین
اور غسل کراتے ہین اور فصد بھی لیتے ہین اسی کے ضمن مین ایک عارضہ اور ہی کہ اسکو اسفکسیا یعنی اختناق
کہتے ہین چونکہ کتب طب جدیدہ مین یہ عارضہ بھی ذیل مین سموم کے بیان کیا جاتا ہی لہذا ہم بھی اسی جگہ
لکھتے ہین یعنی تنفس کا منقطع ہوجانا اسکی دو صورتین ہین ایک انقطاع کامل دوسرا غیر کامل یہ مرض قریب
اس مرض کے ہی جسکو طب قدیم مین سکتہ کہتے ہین پس اسفکسیا کے بہت سے اسباب ہین از انجملہ ایک یہ

کہ ہواے صاف حافظ حیات نہ پہونچے جیسا کہ اکثر جبال شامخہ [بلند ۱۲] پر ایسی ہوا ہوتی ہی یا قبب طیارہ یعنی بلون پر
اڑنے مین یا اُس زمین پر جہان برد شدید یا حر شدید ایسا ہو کہ قابل سکونت حیوانات کے نہوا ایسے اماکن مین
جانے سے ابتدائی کیفیت یہ ہوتی ہی کہ سانس پہلے جلد جلد چلتی ہی پھر کوتہ دمی ہوتی ہی پھر کھکھار مین خون
آتا ہی پھر سر گھومتا ہی پس جہان شدت بڑہی وہان کیفیت خدر معلوم ہوتی ہی اور نیند آتی ہی اُسکے بعد
انقطاع تنفس ہوجاتا ہی پس جہان اسفکسیا بسبب نہ پہونچنے ہوا کے ہو جیسے گلا گھوٹنے سے یا پھانسی
دینے سے یا ڈوب جانے سے تو اسکے علاج جدا گانہ ہین یعنی بحالت غرق [ڈوبنے ۱۲] کے اُسکے کپڑے اُتار کر
بدن پونچھکر ہوا مین رکھین اور چت لٹا دین مگر سر و سینہ اندکے بلند رہے اور لیکیور امونیا یا سرکہ
یا پیاز یا لہسن سونگھا دین اور موٹے اُونی کپڑے سے تمام جسم پر خصوصاً ہتیلی اور تلودن اور اطراف کو
خوب مالش کرین اور بتی یا پر سے ناک کو اور اوپر کے ہونٹ کو گدگدا دین اور تلوے اور ہتیلیان خوب
سیکین اور نتھنے بند کرکے اُسکے [فتیلہ ۱۲] منھ مین منھ لگا کر قوت کے ساتھ ہوا پھونکین یا آلہ مذکور سے ہوا پہونچا دین
اگر اس سے فائدہ نہو تو آب گرم اور نمک کا حقنہ کرین اور اگر چہرہ غریق کا سرخ ہو اور اطراف گرم ہون
تو فصد لیوین ہفت اندام کی اگر جسم ٹھنڈا ہو تو ہرگز فصد نہ لین اور پیٹ کو لوہے سے یا صوف سے داغ دین
جب ہوش مین آجاوے اُسوقت اشربہ منبہ پلوا دین اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اسکے جسم مین بسبب
ڈوبنے کے پانی بھر گیا ہی اسکو سنکوس کر دیتے ہین اور بعض ٹانگین پکڑکے گھماتے ہین یہ سخت بُری بات ہی
اس سے اگر حشاشہ باقی ہوتا ہی تو وہ بھی نکل جاتا ہی اس حرکت جاہلانہ سے باز رہنا چاہیے اور اگر بحالت
جنون پھانسی لگا لیوے یا کوئی دشمن [بقیہ جان ۱۲] گلا گھونٹ جاوے یا کسی وجہ سے خنق ہو تو چاہیے کہ قبل خروج
روح کے اسکا تدارک کیا جاوے اگر پہاڑ پر ہو فی الفور اُتر آوے بلون کو نیچا کرے اور واضح رہے کہ
اتنی گھنٹے تک روح بدن مین رہ سکتی ہی پس وہی معالجہ کرنا چاہیے جو اوپر مذکور ہوا مگر اسمین فصد زیادہ
مفید ہی۔ بیان مین سموم کے اور اُنکے معالجات مین بنظر تطویل کتاب بامین وجہ اختصار کیا گیا کہ اس باب مین
دو رسالے مبسوط ہمارے تالیف موسوم تریاق اکبر اور تسکین القلب موجود ہین اور ابھی طب جدید مین
بہت کچھ لکھنا باقی ہی فائدہ طب جدید مین لکھتے ہین کہ اکثر لوگون کو گمان ہی کہ شیر کی موچھ کا بال یا
دم حیض سم قاتل ہین یہ محض خیالی اور وہمی بات ہی اسکی کچھ اصل نہین ہی از روے علم کیمیا کے جو تجربہ
کیا گیا اور تحلیل اجزا اُسکے کیے گئے تو کوئی جزو سمی اسمین نہین پایا گیا اسی طرح جو لوگون مین مشہور ہی کہ اگر
زہر ایام طفولیت مین کھایا ہو تو اُسکا اثر یعنی ہلاک و تلف جوانی یا بڑھاپے مین محسوس ہوتا ہی
بے اصل بات ہی مدتون تک زہر کا بدن مین موجود رہنا اور اثر نہ کرنا پھر ایک مدت ممتد کے بعد اثر کرنا

خلاف عقل ہی کوئی دلیل اسپر قائم نہین ہوسکتی ہی اور بھی جو اطباء سابقین نے مثل شیخ داؤد انطاکی کے اپنے
تذکرہ مین بحث حرف ب مین لکھا ہی کہ باک زہر لفظ فارسی ہی اور معرب اسکا فادزہر ہی یہ دوا زدوالخاصیۃ
والتریاقیۃ ہی اور اب مخصوص ایک حجر معدنی کا نام ہوگیا ہی جو اقصیٰ بلاد فرس سے آتا ہی اُسکو فاذہر معانی
کہتے ہین اور بھی بعض حیوانات کے بطون مین متکوّن ہوتا ہی مثل فادزہر بقری اور ایلی وغیرہ کے
اور جالینوس نے اپنی مبادی مین اور ابن اشعث نے اپنے معربات مین لکھا ہی کہ اجود فادزہر
وہ ہی کہ زیتونی شکل اور ضارب الی الصفرۃ اور حیوانی ہو اور فادزہر معدنی اقاصی چین اور کنار ہند
متصل سراندیپ سے آتا ہی اور وہ مرکب ہوتا ہی زیبق و کبریت سے فقط یہ بات محض بے اصل ہی
اور بھی جو طب قدیم مین لکھا ہی کہ مار مُہرہ سانپ کے مرارہ یا دماغ مین پیدا ہوتا ہی اور موضع
ملسوع پر چپٹ جاتا ہی اور تمام زہر جذب کرکے گر پڑتا ہی پھر دودھ مین ڈالنے سے تمام زہر اُسکا
مستفرغ ہوجاتا ہی اور جو شخص مداومت فادزہر کے پینے کی کرتا ہی اُسکو سُم اثر نہین کرتا ہی یہ سب باتین
بے اصل محض ہین جس حجر کو فادزہر کہتے ہین اُسکے اجزاے کیمیاوی تحلیل کرکے دیکھا گیا تو اُسمین
بھی مثل اور احجار کے اجزا پائے گئے البتہ مصنوعی فادزہر مین مارقشیشا ہوتا ہی وہ مُقی ہی قی ہونے سے
کچھ فائدہ ہوتا ہی اور علم کیمیا سے یہ بات بالبداہتہ ثابت ہوگئی ہی کہ ہر قسم کے سُم کی سمیت جداگانہ ہی
اور علاج اُسکا جداگانہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اسقدر البتہ ہی کہ کسی زہر کا اثر جلد اور کسی کا اثر بدیر ہوتا ہی
لیکن برسون کا انتظار ممکن نہین ہی ہماری راے فادزہر کے باب مین یہ ہی کہ بے شبہ زمانہ موجود مین
وجود فادزہر کا مثل بیضۂ عنقا کے ہی لیکن اسقدر زمانہ دراز تک باوصف تفحص ایک جماعت عقلا کے
بے وجود شی کا قائم و باقی رہنا اور کسی کو متقدمین سے اسمین انکار نہ کرنا ایسی بات ہی کہ عقل اسکو جلد
تسلیم نہین کرتی ہی خواص اشیا کی حقیقت بطور مفہوم کلی مسلم ہی اور مصنوعات الٰہی کا احاطہ اذہان
ممکنات سے خارج ہی آئندہ العلم عند اللہ و لا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء

تمام ہوا رسالہ چہارم

رسالہ چہارم

رسالۂ پنجم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف

حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

بیان مین

عمر مرض اور زمانۂ ابتدا و اشتداد و توقف و انحطاط کے

اور بحران اور تشخیص مرض کے

الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم۔ والصلوٰۃ علی نبیہ الاکرم۔ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الذین ہم اولوالہمم۔ اما بعد عرض کرتا ہی ہیچمدان اصغر حسین ستر اللہ عیوبہ فی الدارین کہ یہ رسالہ پنجم جلد اول بحر محیط کا ہی بیان مین عمر مرض اور زمانہٴ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط اور منذرات مرض اور بحران اور تشخیص مرض کے اور مشتمل ہی اوپر چار فصل کے **فصل اول** بیان مین اوقات اور عمر مرض کے اور منذرات کے **فصل دوم** بیان مین بحران کے **فصل سوم** بیان مین طریقہ تشخیص مرض کے **فصل چہارم** بیان مین علامات عامہ امراض کے ومن اللہ التوفیق وعلیہ التکلان **فصل اول** بیان مین اوقات مرض کے اور عمر مرض کے اور منذرات کے۔ جاننا چاہیے کہ مرض کے چار وقت قرار دیے گئے ہین۔ ایک زمانہ ابتدا کا یعنی جب مرض کے آثار آمد کے بدن کو معلوم ہووین اور مرض کا آغاز ہو جاوے اور مرض ظاہر ہو جاوے۔ دوسرا زمانہ تزید کا ہی یعنی جب تک مرض کی زیادتی ہوتی جاوے۔ اور تیسرا زمانہ توقف یا انتہا کا ہی یعنی جب وہ زیادتی ایک حد کو پہونچکر ٹھہر جاوے اُس کیفیت سے نہ گھٹے نہ بڑھے۔ چوتھا زمانہ انحطاط کا ہی یعنی جب اُس کیفیت مین جو بڑھکر ٹھہر گئی ہی کمی نظر آوے اور شدائد اور عوارض اُسکے کم ہونا شروع ہون وہ زمانہ انحطاط ہی مثلاً پہلے دن سستی اور گرانی اور اعضا شکنی معلوم ہووے اور بدن تھوڑا گرم ہو گیا تو یہ زمانہ ابتدا مرض کا ہوا دوسرے دن تپ آئی مگر پہلے روز کی حرارت سے کچھ حرارت بڑھی ہوئی تھی تیسرے دن حرارت اور زیادہ بڑھی تو یہ زمانہ تزید کا ہی چوتھے دن حرارت اُسیقدر آئی جسقدر تیسرے دن آئی تھی اور پانچوین چھٹے دن بھی ویسی ہی حرارت آئی تو یہ زمانہ توقف کا ہی ساتوین دن پھر حرارت آئی مگر چھٹے روز سے کم تھی اور آٹھوین روز اُس سے کم آئی تو یہ زمانہ انحطاط کا ہی ہر مرض کے واسطے یہ چار دن زمانہ ضروری ہین اسی مین بعض ناواقفون کو دوا کی جانب سے کمی عقیدت آجاتی ہی یا عقیدہ بڑھجاتا ہی مثلاً ابتدا کے زمانہ مین مریض کو دوا پلائی گئی اور بزمانہ تزید کے زیادتی مرض کی ہوئی تو ناواقف یہ خیال کرتا ہی کہ اس دوا نے میرے مرض کو بڑھا دیا حالانکہ دوا نے مرض کو گھٹایا ہی یعنی جسقدر بغیر دوا پینے کے

رسالہ پنجم

زیادتی ہوتی اُسقدر نہوئی مگر مریض بوجہ اپنی ناواقفیت کے نہین سمجھتا اور طبیب پر الزام لگاتا ہی یا آنکہ
زمانہ انحطاط کا قریب آگیا تھا اُسوقت دوا دی گئی اور بوجہ اثر دوا کے بہت کمی ہوگئی تو وہ کہتا ہی کہ
نہایت سریع الاثر دوا ہی حالانکہ اگر اُسوقت وہ دوا نہ پیتا تو بھی کسیقدر کمی مرض مین محسوس ہوجاتی
پس یہ چارون زمانے امراض منقطعہ مین یعنی امراض دوریہ مین دو وقت پر ہوتے ہین مثلاً ایک شخص کو
پہلے روز تجار لرزہ سے آیا مگر نہایت خفیف آیا تو یہ زمانہ ابتدا کا ہوا دوسرے روز تیسرے روز لرزہ و بخار
مین زیادتی رہی یہ زمانہ تزید کا ہوا چوتھے روز بدستور رہا یہ زمانہ توقف کا ہوا پانچوین روز کمی شروع ہوئی یہ
زمانہ انحطاط کا ہوا اور بھی ان ایام مین ہر روز چارون زمانے ہوتے ہین مثلاً بوقت احساس سردی
اور آمد بخار کے زمانۂ ابتدا ہی اور جب ہاتھ پانوٗن گرم ہوکر بخار نے ترقی شروع کی وہ زمانۂ تزید ہی اور
جب تھوڑی دیر تک گرمی ایک حال پر رہی وہ زمانۂ توقف ہی مگر جب وہ گرمی کم ہونا شروع ہوئی تب
زمانۂ انحطاط ہی پس ہر روز ہر دفعہ کے بخار مین یہ چارون زمانے ہوجاتے ہین اور عمر مرض کی بھی یا قصیر
ہوتی ہی یعنی تھوڑے زمانے مین جاتا رہتا ہی یا طویل ہوتی ہی کہ زمانۂ دراز مین دفع ہوتا ہی اسی کو سیر مرض
کہتے ہین یعنی روز لحوق بیماری سے جو اعراض لاحق ہوتے ہین وہ جس مدت تک برابر چلے جاتے ہین
اگر تھوڑی مدت تک رہکر دفع ہوگئے تو وہ سریع ہی جیسے امراض حادّہ کہ دفعتاً لاحق ہوکر جلد دفع
ہوجاتے ہین یا بہت مدت تک رہے تو اُسکو سیر بطی کہتے ہین جیسے امراض مزمنہ کہ آہستہ آہستہ تبدریج
شروع ہوتے ہین اور مدتون رہتے ہین اور اگر امراض دوری ہین کہ ایک زمانہ مین لاحق ہوے اور جاتے رہے
پھر چند روز بعد لاحق ہوے اور جاتے رہے تو وہ سیر منقطعہ کہلاتی ہی پھر اسکے دورہ کی کیفیت اگر انتظام کے ساتھ ہی
یعنی زمانہ مقرر ہی کہ دوسرے دن یا تیسرے دن دورہ ہوتا ہی تو اُسکو سیر منقطع منتظم کہتے ہین اور اگر انتظام کے
ساتھ نہین ہی بلکہ کبھی آٹھوین روز کبھی دسوین کبھی پندرھوین روز دورہ ہوا تو وہ سیر منقطع غیر منتظم کہلاتی ہی
پس زمانہ ابتداے مرض کا انتہاے مرض تک اگر قصیر ہی تو وہ امراض حادّہ کہلاتے ہین اور اگر طویل ہی
تو امراض مزمنہ یا متطاولہ کہلاتے ہین اور زمانۂ انتہا کی کئی صورتین ہین اگر انتہا اسکی دفع مرض اور شفا کے
ساتھ ہوئی تو اُسکو انتہاے محمود یا بحران محمود کہتے ہین اسمین پسینہ یا رعاف یا کثرت بول وغیرہ ہوکر شفا
ہوجاتی ہی یا اُس مرض سے شفا ہوکر دوسرا مرض خفیف اور اسلم لاحق ہوجاتا ہی جسکا تدارک سہل و اسلم ہی
اور انتہا اُسکی شفا ہی مثلاً بدن پر پھنسیان نکل آئین یا کوئی پھوڑا ہوگیا یا اور کوئی مرض متطاول لاحق ہوگیا
اور اگر انتہا مرض کی منجر بموت ہوئی یا کوئی مرض شدید یا خوفناک زیادہ مرض اول سے ہوا تو انتہاے مذموم
یا بحران ردی کہتے ہین پس امراض حادّہ کی مدت سیر بہت تھوڑی ہوتی ہی جیسے حمیات یومیہ کی عمر

ایک دن سے تین دن تک کی ہی یا حمیات منقطعہ بسیطہ کی عمر سات دن سے بارہ دن تک کی ہی یا
حصبہ وجدری کی عمر پانچ دن سے بارہ دن تک کی ہی اور کبھی انتہا ایسے امراض کی بھی ہلاک ہی جیسے
ہیضہ یا طاعون یا حمیات خبیثہ اور جو مرض سریع السیر ہوگا اُسکے اعراض کھلے ہوئے ہونگے اور امراض
بطی السیر کی بھی انتہا کبھی شفا ہوتی ہی اور کبھی ہلاک جیسے خارش کہ اسکی انتہا صحت ہی یا سل کہ اسکی
انتہا ہلاکت ہی اور اسکے اعراض اکثر خفی ہوتے ہین اور کبھی اعراض ظاہر ہوجاتے ہین اور کبھی مخفی ہوجاتے ہین
پھر ایک مدت کے بعد ظاہر ہوتے ہین اور امراض متقطعہ منتظمہ کے اعراض مستکن رہتے ہین ایک وقت معین پر
ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ حمائے ربع خمس وغیرہ اور امراض متقطعہ غیر منتظمہ کے اعراض ایک مدت تک
مستکن رہتے ہین پھر ظاہر ہوجاتے ہین بلا نظام پھر انتہا امراض کی یا شفاء تام ہوتی ہی کہ مرض بالکل جاتا رہا
اور صحت تامہ حاصل ہوگئی اور یہ انتہا کبھی از جانب طبیعت کے ہوتی ہی یعنی طبیعت نے خود مادہ کو
دفع کردیا اسکو انتہاء طبعی کہتے ہین پس یہ مدافعت طبیعت بطور بحران ہوتی ہی کہ مریض کو پسینہ زیادہ
نکلا یا اسہال عارض ہوا یا نکسیر چھوٹی یا پیشاب زیادہ ہوا یا پھنسیان بدن پر نکل آئین اسمین پہلے پہل
مریض کو نہایت بیچینی اور اضطراب ہوکر بحران ہوتا ہی اُسکے بعد صحت کامل ہوجاتی ہی یا انتہا بواسطۂ
علاج کے ہوتی ہی کہ طبیب نے فصد کھلوائی یا مقیئات کا استعمال کیا یا مسہلات دیے یا مدرات طمث
دیے یا خون بواسیر جاری کردیا یا حراریق وحمصہ وغیرہ سے بثور جلد پر پیدا کیے اور زمانہ مادہ کا باطن سے
خارج کی جانب کردیا اور استحالہ امراض حادہ کا طرف امراض مزمنہ کے اسطرح پر ہی کہ ایک شخص کو نزلہ
اور تپ اور کھانسی ہی معالجہ سے تپ جاتی رہی کھانسی باقی رہ گئی پس کھانسی امراض متطاولہ اور
مزمنہ سے ہی اور انتہا بالہلاک اسطرح پر ہی کہ قلب یا مخ یا ریہ یا کبد یا معدہ وغیرہ کسی عضو رئیس و شریف مین
فساد تام آگیا اُسوجہ سے مریض مرگیا اِس حالت مین ضعف شدت کا ہوجاتا ہی قواے عقلیہ مین فتور آجاتا ہی
سرد پسینہ بکثرت نکلتا ہی نبض کے قرعات محصور نہین ہوسکتے تو اتر شدید ہوتا ہی سوء تنفس ہوجاتا ہی
جسکو گھڑہ لگنا کہتے ہین آنکھون مین گڑھے پڑجاتے ہین چہرہ سپید یا زرد یا بھیانک ہوجاتا ہی ہاتھ پاؤن
سرد ہوجاتے ہین حس وحرکت کا بطلان شروع ہوتا ہی پلکین چمٹ جاتی ہین آنکھین پھٹ جاتی ہین اکثر
ایک ہچکی کے ساتھ دم نکل جاتا ہی اور کبھی بتدریج یہ حالت نہین ہوتی بلکہ فجاءۃً مرجاتا ہی یہ بات
اُسوقت ہوتی ہی کہ ناگہان قلب وغیرہ کسی عضو رئیس پر صدمہ پہونچ جاوے اور وہ فاسد ہوجاوے
یا پھٹ جاوے اُسوقت دوران خون بند ہوکر مریض مرجاتا ہی منذرات مرض عبارت اس سے ہی
کہ مریض کے مزاج اور مرض کے مزاج اور تغیرات طبیعت اور سیر مرض اور انتہاے مدت مرض

اور اسباب اور عوارض اور ہیئت اور قیافۂ مریض کو طبیب دیکھکر حکم کرے کہ اِسکو فلان مرض ہونے والا ہی
یا یہ مرض فلان مرض کی طرف منتقل ہوجاویگا یا ہلاک ہوجاویگا گویا یہ بھی ایک نتیجہ تشخیص کا ہی لیکن یہ بات
بہت دقیق ہی اسمین بہت احتیاط اور سوچ سمجھ کو دخل ہی اسمین کبھی خطا بھی ہوجاتی ہی اسکا ٹھیک ٹھیک
دریافت کرنا بہت مشکل ہی اور جب تک تجربہ بکثرت نہوا ہو تب تک حکم کرنا نہ چاہیے خصوصًا ہلاک مریض کا
حکم لگادینا ہرگز زیبا نہین ہی کیونکہ اگر تشخیص مین خطا واقع ہوئی تو موجب بڑی ندامت کا اور متضمن بڑے
ضرر کا طبیب کے واسطے ہی پس طبیب کو چاہیے کہ علامات متقدمہ اور حالات سابقہ مریض کے بخوبی
دریافت کرے اور قوت مرض اور نوع مرض کا اندازہ کرے اور دیکھ لیوے کہ اعضاء رئیسہ مین کچھ فساد ہی
یا نہین اگر بنظر تامل و غور کے معلوم ہوجاوے کہ مرض اُس قسم کا ہی کہ جسکی انتہا ہلاک ہی یا ازمان اور استحکام
مرض کو ہوگیا ہی اور قوت ضعیف ہوگئی ہی اور طبیعت مغلوب ہی بنیہ مین فساد عظیم آگیا ہی اعضاء رئیسہ
خراب ہوگئی ہین آثار ردیہ نمایان ہین اُسوقت اگر حکم موت کا کرے تو مضائقہ نہین ہی اکثر ایسا بھی ہوا ہی
کہ طبیب نے غور کامل نہ کیا اور بنظر ردارت چند علامت کے حکم ہلاک مریض کا کردیا لیکن وہ مریض دوسرے
طبیب کے علاج سے صحیح ہوگیا اُسوقت طبیب اول کو ندامت ہوئی اور اُسکی حذاقت مین بٹہ لگا
اور مریض اور اولیاء مریض کو بلکہ ایک گروہ کو اُس سے رنج آگیا اور بے اعتقادی اور ناتجربہ کاری
اور بے علمی اوس طبیب کا گمان ہوگیا اطباء طب قدیم اکثر بوقت احتضار بھی تسکین مریض کو کرتے ہین
تاکہ مریض اور اُسکے اور احباب قبل از وقت غمگین اور شکستہ خاطر نہوجاوین اور طبیعت مریض کو
صدمہ عظیم نہ پہونچے باقی منذرات موت یا انتقالات امراض کا حال ہر ایک مرض کی بحث مین بیان ہوگا

فصل دوم بحران کے بیان مین ہرچند طب جدید مین بحران کے قائل ہوے ہین اور مرض کی
عمرین اکثر بیان کی ہین کہ اُسکے حساب سے بحران کا حساب مطابق ہوتا ہی اور علامات بحران محمود اور بحران
ردی کے بھی بیان کیے ہین لیکن جس طرح تفصیل اور احتیاط اور انضباط کے ساتھ طب قدیم مین
بیان اسکا ہی ویسا طب جدید مین نہین ہی طب جدید مین فقط اسقدر ہی کہ بحران کو علامات امراض مین
دخل عظیم ہی اور انتہاء حمید پر دلالت واضحہ رکھتا ہی یعنی امور غیر اعتیادیہ بنیۂ انسانی مین ظاہر ہوتے ہین
اور سبب انتہاء محمود کا پڑتے ہین مثل عرق اور انزفہ دمویہ مانند رعاف یا دم بواسیر وغیرہ کے اور اسہال
اور قی اور کثرت بول اور زیادتی افراز لعاب کی یا حدوث مرض آخر کا جو اخف ہو مرض اصلی سے مگر
طب قدیم مین جو کچھ اسکے بیان مین مباحث لکھے ہین بدانست مؤلف واجب التعمیل اور امر حق ہین اسواسطے
کہ وجود بحران کا اور علامات وقوع بحران کی تو فریقین کے نزدیک مسلم الثبوت ہی اور یہ بھی مسلم ہی

کہ مجاہدۂ طبیعت سے مدافعت مرض کی واقع ہوتی ہی اور اُسی کو بحران طبعی کہتے ہین اب رہا فقط امر تعین
ایام بحران کا اسکے بہ نسبت بھی ڈاکٹری مین عمر بعض امراض کی بیان کی ہی پس جس روز کہ بحران واقع ہوکر
طبیعت مرض پر غالب آتی ہی یا مرض طبیعت پر غالب آکر مریض کو ہلاک کرتا ہی وہی عمر مرض کی ڈاکٹری مین
قرار دی گئی ہی لیکن متقدمین نے اسمین ایک اور باریک بات کمال فطانت اور ذکاوت کی نکالی ہی جسکا
ثبوت تجربہ سے بھی کبھی ہوجاتا ہی پس مراعات اُسکی امر علاج مین بنظر مزید احتیاط نہایت ضروری
اور واجب ہی یعنی تاثیر اباے علوی کی امہات سفلی مین بدیہی ہی تبدیل موسم اور پختگی اثمار اور شگفتگی ازہار
وقت معین پر باختلاف اوضاع کواکب و سیارات کے اظہر من الشمس ہی اور مینھ کا برسنا کائنات جو کا
ظاہر ہونا سب نتیجہ اسی اثر کا ہی اور یہ بھی مسلم ہی کہ کرہ زمین بسبب رطوبات اور غلظات کے اثقل ہی
اور نیرین کے ساتھ قوت جذب اسکو حاصل ہی اسی واسطے جب قمر تحت الارض ہوتا ہی تمام رطوبات عالم
جو فوق الارض ہین مائل بتحت ہوجاتے ہین لیکن ظہور اس اثر کا عالم آب مین بخوبی معائنہ مین آتا ہی
چنانچہ جب ماہتاب سمت الراس پر آتا ہی جو پانی کہ زمین کے نیچے ہی مائل بفوق ہوجاتا اسیکو مد وجزر
یعنی جوار بھاٹا کہتے ہین اور ظاہر ہی کہ آفتاب و ماہتاب سے اقتران اور قرب و بعد واقع ہوتا رہتا ہی
پس اگر ان دونون مین تفاوت سدس فلک کا ہی تو اسکو نظر تسدیس کہتے ہین اور اگر تفاوت ربع فلک کا ہی
تو تربیع اور ثلث فلک کا ہی تو تثلیث اور نصف کا ہی تو مقابلہ اور اگر ایک جگہ پر دونون ہین تو
مقارنہ کہتے ہین اور انھین تفاوت کو انظار ثمانیہ کہتے ہین پس انہی انظار ثمانیہ مین تاثیر نیرین کی رطوبات
وغیرہ اعضاے انسانی مین بہت قوی ہوتی ہی اسی کا نام بحران ہی اور ظاہر ہی کہ مرض انسان کو جس روز
واقع ہوگا وہ کسی نہ کسی تاریخ مین واقع ہوگا چونکہ نظرات کواکب کا دریافت کرنا متعلق بعلم نجوم و
ہیئت کے ہی اور بدون ممارست دریافت کرنا اسکا دشوار تھا لہذا حکماے قدیم نے براہ سہولت
کے تمام تاریخون کو مہینہ کے عدد انظار پر تقسیم کرکے بحارین کے واسطے تین روز کسی زیادہ قرار دیے
مثلاً تسدیس اول کے واسطے یوم رابع تربیع اول کے واسطے یوم سابع تثلیث اول کے واسطے چودھوان دن
علی ہذا القیاس اسی طرح ایام باحوری مقرر کیے اور اُس روز پر تحریک صناعی کی ممانعت کی اور جو روز مسہل
وغیرہ کے واسطے مقرر کیے وہ اس حساب سے اور اس احتیاط سے مقرر کیے کہ انمین بحران نہین واقع ہوسکتا کہ
یعنی روز ہشتم و دوازدہم و شانزدہم و نوزدہم و بست و دوم و بست و سوم و بست و پنجم و بست و ششم و بست و نہم
و سی و دوم و سی و سوم و سی و پنجم و سی و ششم و سی و ہشتم و نہم یہ ایام تحریک طبیعت کے واسطے
مقرر ہین باقی ایام مین کبھی نہ کبھی بحران واقع ہوجاتا ہی اور تجربہ سے ثابت ہوا ہی کہ اگر بروز بحران

تحریک طبیعت کیجاوے تو ضرور ضرر عظیم پہونچتا ہے کیونکہ تحریک صناعی اگر تحریک طبعی کے مخالف پڑی تو طبیعت مقہور ہو جاویگی اور مرض غالب ہو جاویگا اور جو موافق پڑی تو استفراغ اس کثرت کے ساتھ ہوگا کہ رطوبات اصلیہ بھی خارج ہو جاوینگی اسوجہ سے طبیعت مقہور ہو جاویگی پس تجربہ اور احتیاط مقتضی اسی کی ہے کہ بحران کی رعایت ملحوظ رہے اور فقیر کو اسکا تجربہ بیشتر ہوا نعمت اللہ خان ایک رئیس شاہجہان آباد کو فرخ آباد کے ایک طبیب نے بحالت عارضہ تپ کے بروز بحران مسہل دیا دست اُنکے بند نہوے اور اُنکا انتقال ہو گیا اسی طرح بھوپال مین فیاض حسن خان نامے ایک رئیس تھے اُنکو ایک طبیب نے بروز بحران مسہل دیدیا کیفیت سرسامی لاحق ہوکر مرگئے اور چند مریضون کو اسطرح پر مرتے ہوے دیکھا ہو واللہ علم

فصل سوم بیان مین طریقہ تشخیص مرض کے تشخیص مرض عبارت ہو اس بات سے کہ طبیب حقیقت اور نوعیت مرض کو دریافت کرے اور پہچانے کہ کن کن مواضع مین اعضا کے کیا کیا فساد واقع ہی سبب سے مقدم تشخیص مرض ہی بغیر اسکے علاج کرنا بصیرت کے ساتھ ناممکن ہو اور تشخیص مرض اکثر مواقع پر دشوار ہو جاتی ہی بغیر مہارت اور تجربہ مدت العمر کے بصیرت اسمین ہونا سخت دشوار ہی اور تشخیص مرض کے واسطے چند امور پر آگاہی پر ضرور ہی ایک موسم دوسرے مزاج اقلیم اور مزاج بلد اور عادت اور اطوار مریض اور ذکورت اور انوثت اور سن اور مزاج اصلی مریض سے واقف ہووے اور ہیئت اور رنگ اور قوت مریض اور نحافت اور تسمین اعضا مریض اور کیفیت نشست و برخاست اور اضطجاع اور استلقا اور نوم و یقظہ اور اکل و شرب اور لباس اور پوشاک اور ہوا مسکن اور صناعت وغیرہا امور دریافت کرے اور اضطراب اور تالم اور تاوہ مریض کا خیال کرے نبض اور قارورہ لمس اور اعضا شکنی وغیرہ حالات دیکھے اور تجاویف شکم مین معدہ اور کبد اور طحال اور قلب کا حال دریافت کرے آلہ لگا کر پس یہ سب امور متعلق بمشاہدہ طبیب کے ہین پھر بذریعہ استفسار کے مریض سے حالات باطنی اُسکے پوچھے موضع درد کا معین کرے اور وظائف اعضا کا حال پوچھے یعنی بھوک لگتی ہی یا نہین غذا ہضم ہوتی ہی یا نہین اجابت بفراغت ہی یا نہین انھین سوالات مین قوت فہم مریض کا بھی حال معلوم ہو جاتا ہی اگر دماغ سلیم ہی تو جواب مطابق سوال کے دیویگا اور معرفت مرض مین بھی سہولت ہوگی پس اگر مریض جواب مخالف تشخیص کے دیوے مثلاً بمشاہدہ سے معلوم ہوا کہ مرض عمومی نہین ہی اور مریض نے بیان کیا کہ میرے تمام اعضا مین درد ہی تو ایسی حالت مین مریض کے قول کا اعتبار نہ کرے اور بعض مریض ایسے کم حس اور لا یعقل ہوتے ہین کہ باوصف فتور کسی عضو کے اُسکو سلیم خیال کرتے ہین پس اگر وہ اُس عضو کی شکایت نہ کرین تو اُن قول پر بھی اُنکے اعتماد نہ کرے

اور ہر ایک عضو کے وظیفہ کا حال ایک ایک کر کے پوچھے اگر مریض کہے کہ سر مین درد ہی تو فقط اس بیان پر اکتفا نہ کرے کیون کہ سر درد بہت سے امراض کا عرض ہی بلکہ چاہیے کہ بقیہ اعضا کی حالت بھی دریافت کرے اگر مریض کہے کہ میرے دل مین یا گردون مین درد ہی تو فقط قول زبانی پر اکتفا نہ کرے بلکہ اپنے ہاتھ سے موضع درد کا تعین کرے کسواسطے کہ عوام نہین جانتے کہ گردہ کہان ہی اور دل کہان ہی اور قبل حدوث مرض کے جو غذا مریض نے کھائی ہو اُسکا حال دریافت کرے اور سبب مرض کے دریافت کرنے مین بہت کوشش کرے اور ہر ہر عضو کو ٹٹول کر دیکھے کہ اپنی حالت اعتیادی پر ہی یا نہین وقت اشتداد عوارض کا دریافت کرے ملمس سینہ اور پیٹ اور اطراف کا دیکھے کیفیت افرازات کی دریافت کرے جب ہر طرح سے تشخیص سبب اور مرض کی ہو جاوے اُس وقت مبادرت علاج پر کرے اور امراض اعضاے ہضم کی تشخیص کے واسطے ضرور ہی کہ زبان کو اور مُنھ کو دیکھے گو کہ ہندوستان مین پان کھانے کا رواج بکثرت ہی اسوجہ سے لون زبان سے استدلال نہین ہو سکتا تاہم بعض آدمی نہین کھاتے ہین اور بعض ایسا کم کھاتے ہین کہ کلی کرنے سے زبان اور دہان اُنکا صاف ہو جاتا ہی پس ظاہر ہی کہ زبان بحالت صحت بسہولت سب طرف حرکت کرتی ہی اور نرم اور تر ہوتی ہی اور سپیدی مائل خفیف گلابی ہوتی ہی اور ملمس اُسکا اُسیقدر گرم ہوتا ہی جسطرح اور تمام جلد ہوتی ہی اور مرض کی حالت مین رنگ اُسکا متغیر ہو جاتا ہی اور اُسپر ایک پردہ خفیف زردی یا سبزی مائل میلا سا یا سپید جمجاتا ہی کہ دلالت وجود مواد پر کرتا ہی اور اگر ابیض الوسط اور احمر الحواشی والاطراف ہو تو دلیل حماے دائمی یا منقطعہ کی ہی اور اگر احمر ناصع اور خشک ہو تو قنات ہضمی کے التہاب پر دلالت کرتی ہی اسوقت مین مضادات التہاب سے علاج کرنا چاہیے اور تلخی زبان اور فقدان اشتہا اور غثیان اور قی اور اجابت کا نہونا اور درد شکم اسی پر دال ہی اور نبض کی ضربات بچون مین بحساب ایک دقیقہ یعنی منٹ کے (۱۰۰) سے (۱۱۰) تک اور جوانون کی (۹۰) سے (۱۰۰) تک اور سن کہولت کی (۷۵) سے (۹۰) تک اور شیوخ کی (۶۰) سے (۷۵) تک ہوتی ہین اس تعداد مین جب فرق آویگا حالت مرضیہ پر دلالت کریگا پس اگر تعداد ضربات کی بحساب فی دقیقہ بڑھ جاوے تو متواتر کہلاتی ہی اور جو تواتر کے ساتھ قوت ہووے تو صلب کہلاتی ہی اور ضربات مساوی ہوون تو نبض متساوی ہی ورنہ غیر متساوی اور حرکت اُسکی برابر ہو تو منتظم ورنہ غیر منتظم پس امراض حادہ مین نبض قوی اور صلب ہوتی ہی اور امراض مزمنہ مین بطی ضعیف اور حماے ضعف وغیرہ مین رفیع متواتر ہوتی ہی اور ضربات قلب کے موافق ضربات نبض کے ہوتی ہین اور انفعالات نفسانیہ سے نبض مین بہت تغیر آجاتا ہی

پس چاہیے کہ بعد سکون انفعالات کے نبض دیکھین حالت انفعالیہ مین نہ دیکھین ہی طرح حالت تنفس کی
اطفال مین بحساب ایک دقیقہ کے (۲۵) سے (۲۷) مرتبہ تک اور کہول مین (۲۸) سے (۳۰) تک ہوتا ہی
جب اسمین تفاوت واقع ہو تو یقین کرنا چاہیے کہ بیماری ہی اسی طرح وظائف مخ مین اگر تغیرّ واقع ہو یعنی
صدع سر یا ہذیان فقدان نوم تغیر حواس فتور حس وحرکت اطراف مین درد تکسر ظہر وغیرہ ہو فساد مخ سمجھنا
چاہیے اِن سب امور کی تفصیل بحث مشاہدات مین بیان کیجاویگی لیکن نبض کی بحث جس وسعت اور
خوبی کے ساتھ بیدک اور طب قدیم مین ہی ویسی طب جدید مین نہین ہی۔ **فصل چہارم علامات عامہ امراض کے بیان مین**۔ واضح ہو کہ مرض کے ساتھ مین جو اعراض لاحق ہوتے ہین وہ بڑی علامت
پہچان مرض کی ہی اور اُسی سے تشخیص کو بہت مدد ملتی ہی پس علامات مین سے بعض علامات ظاہرہ
ہین وہ یہ ہین کہ وظائف اعضا مین تغیرّ آجاوے جس عضو کے فعل مین تغیر آویگا وہی عضو ماؤف
قرار پاویگا اور تغیرّ وظائف کا بیشتر اس وجہ سے ہوتا ہی کہ منسوجات مین اُس عضو کے تغیرّ آجاوے
اور اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہین ایک عام کہ تمام بدن مین ہووے جیسے حرارت تمام جسم مین گھٹ بڑھجاوے
یا خاص کہ جو عضو خاص سے متعلق ہو مثل خاص سر سے یا معدہ سے یا جگر وغیرہ سے اور منجملہ اعراض عامہ کے
ایک حرارت ملمس ہی کہ حرارت غریزی جسم کی بواسطہ انتشار خون کے تمام جسم مین پھیلی ہی بزمانہ صحت
یہ حرارت اعتدال پر ہوتی ہی اُسوقت ظاہر نہین ہوتی ہی البتہ تجاویف احشا زباطنہ مین بہت ہوتی ہی
اور ظاہر بدن پر بحالت اعتدال درجۂ واحد پر رہتی ہی یعنی نہ گرم نہ سرد اور امراض حادہ مین حرارت
بڑھجاتی ہی جیسے حمیات دائمہ مین کیونکہ بسبب احتقان خون کے جسم کی حرارت کو اشتعال ہوجاتا ہی اور
چہرہ اور ہاتھون کی ہتھیلیون مین اور شفتین اور ملتحمہ مین دونون آنکھون کے سُرخی ہوتی ہی اور قلق اور تعب
اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا لاحق ہوتا ہی اور جس طرح زیادتی توارد دم سے حرارت جلد کی بڑھجاتی ہی
اسی طرح اعضاء باطنی کے منسوجات مین توارد دم کا علی العموم ہوجاتا ہی اسی کے سبب سے تشنگی ہر وقت
رہتی ہی درد سر ہوتا ہی نبض سریع ہوجاتی ہی اور انھین عوارض کو تپ یا بخار یا حمی کہتے ہین اور اگر حرارت
اعتیادیہ گھٹ جاوے تو امراض ضعف لاحق ہوتے ہین یا کمیت مقدار خون کی بسبب نزف مثل بواسیر
یا رعاف یا حیض وغیرہ کے گھٹ جاوے یا ارتداع حرارت غریزی کا باطن کی جانب کو ہوجاوے
جیسے حمیات دوریہ مین قشعریرہ اور سردی معلوم ہوتی ہی اور جلد کپو جاتی ہی بدن پر رونگٹے ایسے
کھڑے ہوجاتے ہین جیسے پر نوچ ڈالنے سے مرغ کی جلد پر دانے معلوم ہوتے ہین اور ہونٹ اور
ناخن سپید اور نیلے ہوجاتے ہین اُسکے بعد پھر حرارت غریزی خارج کی طرف منبسط ہوتی ہی لیکن یہ کیفیت

اگر بسبب قلت کمیت خون کے ہو تو خوفناک ہی جیسے ہیضہ وبائی یا سماعی خلقہ مین ہوتا ہی دوسرا عرض
عوارض عامہ سے عرق ہی یعنی پسینا یہ داخل افراز عام ہی کہ مسامات جلد سے خارج ہوتا ہی کبھی پسینہ
زیادہ آتا ہی کبھی کم آتا ہی کبھی حالت اعتیادی پر رہتا ہی لیکن جو پسینا بسبب حرارت موسم یا اماکن
حارہ مثل حمام و ریاضت وغیرہ سے نکلے وہ عرض مین داخل نہین ہی پس زیادتی عرق کی بروز بحران
داخل آثار حمیدہ ہی یہان تک کہ پسینہ نکلنے سے پیشتر مریض کو گھبراہٹ اور بیچینی ہوتی ہی پھر اِس
کثرت سے پسینہ آتا ہی کہ تمام کپڑے اور فرش مریض کا تر ہو جاتا ہی اور مریض صحت پاتا ہی اسیواسطے
بعض آدمی اس قسم کے امراض مین گرم کپڑا اوڑھ کر پسینا نکالتے ہین اور بحالت مرض فساد اعضاء
رئیسہ کے یا حمیات خبیثیہ مین یا ہیضہ مین یا اسہال وغیرہ امراض ضعف مین کثرت پسینہ کی خصوصاً
چہرہ پر دلیل انقضاء حیات کی ہی اور فقدان پسینہ کا حمیات التہابیہ مین دلیل شدت التہاب
کی ہی اور کبھی کثرت بول وغیرہ افرازات سے قلت پسینہ کی ہوتی ہی جیسے ذیابیطس مین ہوتا ہی
اور کبھی پسینہ مین بدبو ہوتی ہی کہ وہ حماے عفنیہ پر دلالت کرتی ہی یا حبس بول مین پیشاب خون مین
ملجاتا ہی اور پسینہ مین بو پیشاب کی آتی ہی یہ بھی مرض مہلک ہی اور کبھی پسینہ مین بسبب کثرت
استعمال الاچی یا لونگ یا مشک یا زعفران یا شراب کے بو انھین اشیا کی آجاتی ہی تیسرا عرض
ہیئت جسم کی ہی پس ہزال تام دلیل فنا ہو جانے مادۂ شحمیہ کی ہی کیونکہ مادۂ شحمیہ کے سبب سے
جسم بھرا ہوا اور سڈول اور تنومند ہوتا ہی جب یہ مادہ جاتا رہتا ہی تو گال پچک جاتے ہین ہڈیان
نکل آتی ہین بدن لاغر و نحیف ہو جاتا ہی گال اور کنپٹیا بیٹھ جاتی ہین کھال ہڈی سے چمٹ جاتی ہی
یہ دلیل امراض مزمنہ کی ہی اور امراض اعضاے ہضم یا اعضاے تنفس مین یہ کیفیت اکثر
ہو جاتی ہی اسی طرح سمن مفرط مین جسم حد اعتدال سے زیادہ فربہ ہو جاتا ہی اور حجم جسم کا
بڑھجاتا ہی اور گوشت نرم اور ڈھیلا ہوتا ہی اور یہ بات اکثر امراض بلغمیہ پر دلالت کرتی ہی
اور ایسکے امراض اکثر مزمن اور ضعف کے ہوتے ہین اسی طرح حالت جلوس و اضطجاع اور حالت نوم
جب حالت اعتیادیہ سے خارج ہو جاوین دلیل حدوث مرض کی ہی اور جو شخص سیدھا نہ بیٹھ سکے تو
وہ دلیل امراض احشاء بطنیہ یا صدریہ کی ہی اور جو چت نہ لیٹ سکے تو دلیل مرض قلبی یا رئیوی کی ہی
اور جو منحنی ہو کر بیٹھ سکے دلیل امراض احشاء بطنی عصبنی کی ہی اور جو شخص ہر وقت سیدھی کروٹ پر
لیٹا رہے سلامت فساد کبد یا ریہ یمنی کی ہی اور جو بائین کروٹ لیٹا رہے دلیل مرض طحال یا ریہ یسیری
کی ہی اسی طرح چہرہ اگر سرخ اور چکتا ہوا ہو تو دلیل امتلاء دموی اور حمیات التہابیہ کی ہی اور

زرد اور بھیانک ہو تو دلیل ضعف اور مرض مزمنہ کی ہی اور اگر عبوسس اور منتفض ہو تو دلیل درد اور
تالم کی ہی اور کبھی شفقت کی دلیل آفت اعضاء حرکت اور لقوہ کی ہی **فصل پنجم بیان مین علامات**
خاصۂ امراض کے۔ اعضاء راس کی بیماریون کے عوارض حسب ذیل ہین اور یہی امراض مجموع
عصبی کے کہلاتے ہین واضح ہو کہ اعضاء راس مین مخ عضو رئیس ہی اور سب جو اس سر مین ہین پس
جب کچھ بھی تغیر مخ مین لاحق ہو گا تو تغیر حس و حرکت مین اور قواے عقلیہ مین ہو جاویگا اور بمطابق
شدت و خفت مرض کے شدت و خفت عراض مین بھی ہو گی پس دوار اور شقیقہ وغیرہ انواع صداع
مین نفس مخ مین تغیر ہو جاتا ہی اور کبھی نفس مخ مین تغیر واقع ہوتا ہی اُسکی جہت سے شقیقہ اور دوار
وغیرہ انواع صداع عرض اُس مرض کے ہو جاتے ہین اور تغیر مخ مرض اصلی ہوتا ہی اور کبھی صداع
اشتراکی ہوتی ہی اسطرح پر کہ مجموع دوری یا مجموع تنفسی یا مجموع ہضمی مین تغیر واقع ہوا اُسکی جہت سے
درد سر ہونے لگا پس جبکہ ان اعراض کے ساتھ اور امراض نہون اُسوقت مین یہ اعراض موضعیہ
ہونگے یعنی خود مرض ہین کسی مرض کے عرض نہین ہین اور جو انکے ساتھ امراض مجموع دوری یا مجموع ہضمی
وغیرہ لاحق ہون تو اُسوقت اشتراکی متصور ہونگے بہرکیف اگر ان اعراض مجملہ کے ساتھ مین ثقل راس
اور احمرار عینین اور کانون مین طنین اور چہرہ پر تمتماہٹ معلوم ہو تو جاننا چاہیے کہ التہاب مخ ہی یعنی
درد خون کا مخ مین ہوتا ہی اور اگر علامات مذکورہ اُسکے ساتھ نہ پائی جاوین تو خیال کرنا چاہیے کہ مرض
عصبی ہی یعنی پہلا مرض التہابی ہی دوسرا مرض غیر التہابی اور کبھی اس بیماری کے ساتھ یعنی التہاب
مخ کے ساتھ اعراض عامہ بھی لاحق ہوتے ہین جیسے حرارت اور گرمی تمام جلد بدن کی اور خشکی جلد کی
اور سرعت اور امتلا نبض کا اور سب علامتین تپ کی پائی جاتی ہین اور یہ سب اعراض بباعث
زیادتی کمیت خون کے ہوتے ہین اور کبھی تغیر مخ مین عرض عام یہ ہوتا ہی کہ تمام جسم مین تعب اور ملالت
اور سستی اور حرکت کرنے پر قادر نہونا یا بہ تکلیف قادر ہونا اور پیٹھ مین درد ہونا خصوصاً قطن مین اور
ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور قواے عقلیہ مین ثوران کا آجانا یا خمود کا ہو جانا پس بحالت ثوران کے ہذیان
ہوتا ہی اور فکر مین انتظام نہین ہوتا ہی اور بے وجود تخیلات دکھائی دیتے ہین اور بے وجود آوازین
سنائی دیتی ہین اُنہی کے موافق مریض کلام کرتا ہی اور جواب دیتا ہی اسی کا نام اختلاط اور
ہذیان ہی اور کبھی بے اصل اور بے حقیقت تصورات اُسکے ذہن مین متصور ہوتے ہین اور بوقت
خمود کے بطی الفہم ہو جاتا ہی اور جواب نہین دے سکتا ہی اور غلطی بصارت مین اور گرانی سماعت مین
ہو جاتی ہی اور یہ امور چیزے بچیزے زیادتی پکڑتے جاتے ہین یہان تک کہ فہم و ادراک بالکل زائل ہو جاتا ہی

اور عقل زائل ہو جاتی اور سکون بحث کی حالت مین ہو جاتی ہی اور تحدیر مجموع عصبی مین ہو جاتی ہی اور ہاتھ پاؤن مین زخم اور دانے پڑجاتے ہین پس طبیب کو ضرور ہی کہ ہر طرح کی حرکت پر غور کرے اور ہر قسم کی باتین پوچھے اگر جواب انتظام کے ساتھ نہو تو تغیر مخ اور مجموع عصبی کا یقین کرنا چاہیے اور اگر اختلال عظیم مجموع عصبی مین ہوگا تو ہذیان عام اور لا یعقل بحت ہو جاویگا اور ہر فعل اُسکا خارج از عقل ہوگا اسکو جنون کہتے ہین اور جنون منقطع یعنی جنون دوری عبارت اس سے ہی کہ کسی وقت ہذیان ہو اور کسی وقت نہو اور جنون مفرد عبارت اس سے ہی کہ کسی خاص بات یا معاملہ مین ہذیان ہو اور کبھی تغیرات حرکت واحساس مین ہوتے ہین اور قواے عقلیہ سلیم ہوتے ہین یا اندک تغیر ہوتا ہی اسکو شلل عام کہتے ہین یعنی اعصاب خشک ہو جاوین اور حرکت باطل ہو جاوے اور شلل حرکت اُسکو کہتے ہین کہ فقط حرکت باطل ہو جاوے اور حس باقی رہے اور شلل تام اُسکو کہتے ہین کہ حس و حرکت دونون باطل ہو جاوین اور فقد الحس اُسے کہتے ہین کہ فقط حس باطل ہو جاوے حرکت نہ باطل ہووے یہ سب عوارض دلالت کرتے ہین فساد مخ پر یعنی نفس مخ مین فساد آیا ہی یا اُسکے متعلقات مین فساد ہی اور منجملہ اعراض کے تسنجات کہلاتے ہین یعنی عضلات مین انقباض اور کھچاوٹ آجاوے جس سے عضلات سکڑجاوین منبسط نہوین یا آنکہ عضلات مین انبساط آجاوے یعنی ڈھیلے ہو جاوین کہ حرکت انقباضی اُنسے نہ ہوسکے یا آنکہ حرکت انبساطی اور انقباضی بلا ارادہ ہر وقت بر سبیل توالی ہوتی ہو اسمین اطراف علیا و سفلی اور پشت مین اختلاج کے طور پر حرکت انبساطی و انقباضی متواتر اور متوالی محسوس ہوتی ہی یہ دلیل ہی اس بات پر کہ تغیر شدید و عظیم عصبانی مخ مین اور اُسکے متعلقات مین آگیا ہی

بیان اعراض اعضاء تجاویف سینہ یعنی اعضاء دورہ اور تنفس مین جو اعراض لاحق ہووین۔ پس منجملہ ان اعراض کے کھانسی ہی خواہ خشک کھانسی ہو یا تر ہو اور ضیق النفس یعنی کوتہ دمی اور تنفس متواتر یعنی دم چلنا جب یہ اعراض پائے جاوین تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین تغیر واقع ہوا ہی کیونکہ تنفس فعل پھیپڑے کا ہی پس اگر ان اعراض کے ساتھ حرارت بھی ہووے تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین یا شعب مین التہاب اور حدت آگئی ہی اور اگر حرارت اسکے ساتھ نہو جاننا چاہیے کہ مزمن ہی پس بصاق کو دیکھنا چاہیے کہ اُس مین غرویت اور لزوجت ہی یا نہین اگر ہو تو جانو کہ مرض خفیف اور حاد ہی اور شعبی ہی اور اگر کف مین خون پایا جاوے اور غرویت نہو تو مرض جوہر رئیہ مین ہی اور اگر کف سائل ہو اور بلبلے اُسپر تیرتے ہون تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین میل ہی اور اُسکی ترکیب مین فساد آگیا ہی اور اگر کف مین ریم آتا ہو اور بدبو ہووے تو جاننا چاہیے

کہ پھیپھڑے مین زخم پڑ گیا ہی اور ترکیب مین فساد عظیم آگیا ہی اور اگر خون بکثرت آتا ہو تو سمجھنا چاہیے کہ عالم
ریہ مین کسی رگ کا مُنھ کھل گیا ہی اور اگر پیپ بکثرت آوے تو دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ شش مین باعث
زخم کے گڑھا پڑ گیا ہی بہرکیف امراض ریہ مین نفث کو بہت غور اور تامل اور بنظر غائر دیکھنا چاہیے تاکہ
حقیقت امراض ریہ کی مشخص ہو جاوے کیونکہ تنفس اور اصلاح خون اسی عضو سے متعلق ہی اور اسکے
فساد سے تپ دق اور ذبول اور موت لاحق ہوتی ہی اور اگر تجویف سینہ مین جانب ایسر کے بمقام قلب
درد ہو تو سمجھنا چاہیے کہ قلب کی بیماری ہی اور اسکے ساتھ مین تعب عام اور بیہوشی لازم ہی اور نبض
غیر منتظم ہو جاتی ہی پس اگر یہ مرض حاد ہی تو حمائے التہابیہ اور دائمہ اسکے ساتھ ضرور ہوگی اور اگر
اعراض التہابیہ اسکے ساتھ نہووین اور نیند مین آرام نہ ملے اور کوتہ دمی بشدت ہو اور انتصاب النفس
ہووے اور نبض غیر منتظم ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ قلب مین تغیر عضوی واقع ہی اسوقت دوران خون
بند ہو کر جلد مریض مرجاویگا اور اگر مرض جدران صدر مین ہوگا تو اُسکے ساتھ اگر وہ اعراض نہووین
جو تغیر اعضا دَورہ اور اعضا تنفس پر دلالت کرتے ہین تو دلیل اس بات پر ہی کہ تغیر غشا مستبطن
صدر مین واقع ہی پھر اگر درد ناخس اور شدید ہی اور سانس لینے سے زیادہ ہوتا ہی تو دلیل التہاب
حاد کی ہی اور اگر درد شدید ہی اور ہاتھون کی حرکت سے درد زیادہ ہوتا ہی اور تپ بھی اُسکے ساتھ
ہی تو جاننا چاہیے کہ جدار صدری مین مرض ہی اور امراض صدر کی شناخت اسطرح سے کرتے ہین
کہ سینہ پر ایک سبک لکڑی سے یا ہاتھ کی اُنگلیون سے ٹھوک کر بجاتے ہین اس طریق سے
کہ ایک ہاتھ کی اُنگلیان سینہ پر رکھکر دوسرے ہاتھ کی انگلیون سے ٹھوکین اور جا بجا تمام سینہ پر اسطرح
قرع کرین پس اگر اس قرع سے آواز رنین نکلے اور اُسکے ساتھ مین اور اعراض بھی نہووین تو دلیل صحت ہی
اور اگر اُسکے ساتھ مین اعراض خفیف ہووین تو مرض شعبی جاننا چاہیے اور اگر آواز خفی نکلے تو جاننا چاہیے
کہ مرض ریہ مین ہی اور اگر باوجود خفی ہونے آواز کے رنانت اُسمین نہین ہی بلکہ ٹھوس آواز ہی تو
سمجھنا چاہیے کہ فساد عظیم پھیپھڑے مین ہی مثلاً خشونت آگئی ہی یا سختی آگئی ہی اور اُسمین میل بہت ہی
اور اگر تمام سینہ مین آواز اسی قسم کی ہی تو جاننا چاہیے کہ مادہ رقیق یا ریم بھرا ہوا ہی اسکو عملیت قرع
کہتے ہین اور بھی مساحہ صدر یہ قلب کے اوپر رکھکر کان لگا کر سنے اگر معمولی مقام سے زیادہ جگہ تک
آواز دھک دھک کی آوے تو جانو کہ قلب کی ضخامت بڑھ گئی ہی یا معمولی جگہ سے جو وجود کم ہو گئی ہی
تو جانو کہ ضمور لاحق ہوا ہی اور اسکا ادراک سینہ پر ہاتھ رکھکر دیکھنے سے بھی خوب ہوتا ہی اور بھی مساحہ سے
حرکت دخول و خروج ہوائے تنفس کی معلوم ہوتی ہی پس اگر دخول ہوا مین خرخرہ کی آواز معلوم ہو

توجاننا چاہیے کہ مادۂ مخاطیہ عائق ہوتا ہی شعب مین بھرا ہوا ہی اسی طرح مسماعہ لگا کر مریض سے باتین
کرنے کو کہین اگر محسوس ہووے کہ سینہ سے کلام کرتا ہی تو عائق کے وجود پر دلالت ہی علی ہذا اصوات
مختلفہ سے امراض اعضا تنفس کا حال معلوم ہوتا ہی اور اگر عضو دورہ یعنی قلب کا حال معلوم کرنا ہو
تو آواز ضربات پر خیال کرین پس اگر آواز قوی محسوس ہو تو انقباض بطون قلب پر دلالت کرتا ہی اور
اگر ایک ضربہ کی آواز قوی اور دوسرے کی آواز اُس سے کم قوی ہو تو انقباض اُذنین قلب پر دلالت
کرتا ہی اور اگر انتظام مین ضربات کے فتور ہو تو آوازین مختلف محسوس ہوتی ہین مثل سیٹھے کی آواز کے
یا نی کی آواز کے وغیر ذلک بہر کیف یہ آلہ واسطے تشخیص امراض قلب وریہ کے نہایت معین ہی —
بیان اعراض امراض بطن — اسمین استدلال بہت طرح سے کیا جاتا ہی ازانجملہ ایک مُنہ ہی کہ زیادتی
لعاب دہن اور تلخی اور ترشی اور نمکینی ذائقۂ زبان اور خشکی زبان یا پھیکا ہونا ذائقۂ زبان کا یا فقدان ذائقہ
بالکلیہ یہ علامتین مرض قنات ہضمی کی ہین اگر اسکے ساتھ حرارت اور خشکی جلد اور سرعت نبض ہو تو جاننا چاہیے
کہ مرض حاد ہی اور اگر یہ بات نہین ہی تو مرض مزمن یا عصبی ہی اسی طرح زبان سے استدلال کرتے ہین
کبھی زبان سُرخ ہوتی ہی کبھی خشک یا مرطوب یا پتلی اور چوڑی یا سپید یا زرد یا سیاہ یا سنجابی یا تمام زبان
اسیطرح کی ہو یا تھوڑی سی زبان کی یہ حالت ہو یا سُرخی سطح زبان مین ہو اور کنارون پر نہو یا دانتون پر
بطور رینا کے طبقات مختلف جمے ہون یا زبان باہیب اور ابیض اور املس بصورت آبگینہ کے ہو یہ
علامتین امراض ہضم اور حمیات دائمہ اور عفنیہ اور اسہال اور ضعف پر دلالت کرتی ہین اور کبھی زبان پر
اور کلون کی باطن جلد پر اغشیہ کاذبہ پیدا ہو جاتی ہین اور کبھی قروح اور بثور پیدا ہوتے ہین کبھی انمین سے
خون یا ریم بہتا ہی یہ دلیل امراض خاصہ زبان کی ہی اور کبھی بسبب امراض عامہ کے بھی یہ کیفیت
ہوتی ہی اور امراض ضعف مین بھی ایسا ہو جاتا ہی اور بوے دہن سے بھی استدلال کرتے ہین اور کبھی
احتقان ان غدد کا بھی ہو جاتا ہی جو تجویف دہان مین ہین اُسوقت فکین یا زبان کے نیچے ورم لاحق
ہوتا ہی اور کبھی چہرہ پر ورم اسی سبب سے آجاتا ہی اور کبھی لوزتین مین احتقان ہوتا ہی اُسکی جہت سے
حلق مین ورم ہو جاتا ہی جس سے چبانا اور نگلنا نوالہ کا دشوار ہوتا ہی کبھی ان اورام مین ریم پڑ جاتا ہی اور
یہ امور امراض عامہ پر بھی دلالت کرتے ہین یا امراض قنات ہضمی پر دلالت کرتے ہین اور درد شکم اور حرارت
اور نفخ اور ورم سے استدلال موضع ماؤف پر کیا جاتا ہی اور فقدان اشتہا اور کثرت تشنگی اور قی اور ڈکارون کا
آنا اور مُنہ مین پانی بھر آنا آفت معدہ پر دلالت کرتا ہی اور اگر بجانب جگر کے صلابت یا درد ہو اور رنگ
جلد مائل بزردی ہو اور قی مین صفرا گرے اور قارورہ مین زردی ہو اور ہضم مین فتور ہو اور طبیعت

قبض ہو یا دست آتے ہون تو علامت فساد کبد کی ہی اور اگر جانب طحال نفخ یا ورم وغیرہ پایا جاوے
اور اُسکے ساتھ تپ بھی ہووے تو دلیل فساد طحال کی ہی اور اگر ناف یا اُسکے حوالی مین درد یا مروڑا اور
قبض یا اسہال اور قراقر محسوس ہو تو دلیل آفت امعا کی ہی خواہ امعاء غلاظ مین ہو یا امعاء دقاق
مین اور کوکھون مین درد یا نفخ وغیرہ ہو اور پیشاب بعسر ہووے اور حرارت بھی اُسکے ساتھ ہو تو دلیل
فساد گُردون کی ہی اور اگر مابین ناف اور عانہ کے درد ہو اور عسر بول ہو اور مریض مرد ہووے تو دلیل
فساد مثانہ کی ہی اور جو عورت ہو اور وظائف رحم مین فتور ہو تو دلیل امراض رحم یا حمل کی ہی اور
اگر اُسکے ساتھ ورم سخت اور درد شدید ناخس ہو تو جاننا چاہیے کہ ترکیب عضو مین فساد عظیم ہی پس
اگر ورم مستدیر ہو اور آواز رنانت کے ساتھ دیوے تو جاننا چاہیے کہ گیاس تجویف عضو مین بھری ہی اور
اگر ورم نرم اور متموج ہو اور رنانت آواز مین نہو تو جانو کہ رطوبات سائلہ تجویف مین بھری ہین اور قَے
اور بول و براز سے بہت استدلال ہوتا ہی پس قے مین یا مادۂ غذائی گرتا ہی یا مادۂ صفراوی یا مادۂ
مخاطیہ یعنی بلغمیہ یا مادۂ دموی یا پانی یا پیپ بدبو کرتی ہی اِس سے حال امراض معدے کا معلوم ہوتا ہی
اور براز مین کبھی ثفل غذا کا آتا ہی یا مادۂ مخاطیہ یا مادۂ دموی یا مادۂ مُدمّم یعنی کچلو ہو یا ریم یا مادۂ
صفراوی وغیرہ آتا ہی مطابق تغیرات قنات ہضمی کے- اور بول مین کئی باتین ہین ایک یہ کہ مقدار
پیشاب کا کمیت معمولی سے زیادہ یا کم ہو دوسری یہ کہ اُسمین مادہ منویہ یا ریم یا صفرا یا لعابیت
یا اجزاے حامضہ یا شکر یا سجی یعنی کھار ہووے تیسری یہ کہ ریت یا پتھری گرے چوتھی یہ کہ خون خالص
آوے اِس سب کی تفصیل آگے لکھی جاویگی فائدہ تشخیص مرض کی جب تک نہووے معالجہ بخوبی نہین ہو سکتا ہی
جز علاج کی تشخیص ہی اور تشخیص بہت سے امور کی اعانت سے ہوتی ہی ایک موسم کا خیال کرنا چاہیے
کہ گرمی یا جاڑا ہی ربیع ہی یا خریف پھر اقلیم کے مزاج کو دیکھنا چاہیے اور سن مریض یا مزاج مریض
اور جثہ اور استعداد اور ذکورت اور انوثت اور صنف اور پیشہ اور مزاج شہر اور ہیئت مریض
کہ رنگ اُسکا کیسا ہی اور قوت اُسکی کیسی ہی اور فربہ ہی یا لاغر اور ساکن بڑا ہی یا منضجر ہی ہاے
واے کر رہا ہی اور بیٹھا ہی یا چت لیٹا ہی اور نیند آتی ہی یا نہین اور فرش اور لباس اور مسکن اُسکا
کیسا ہی اور بو اُسمین کس قسم کی آتی ہی اور اعراض اُسکے کیسے ہین یعنی تغیرات عامہ مثل حرارت
اور احتقان اور سرعت نبض اور اعضا شکنی وغیرہ عوارض تپ کے لاحق ہین یا نہین اور اعضاء مذکورہ یا
مین تغیرات واقع ہین یا نہین اگر مریض درد بتاوے تو موضع درد پر ہاتھ اُسکا رکھو اگر خود معالج اپنے
ہاتھ سے موضع وجع متعین کرے اور اسباب اُسکے اکل و شرب وغیرہ سے دریافت کرے اور وظائف

وافعال اعضاء موؤفہ کا دریافت کرے مگر بعض مریض اس قسم کے ہوتے ہین کہ وہ تعبیر کرنے مین حال واقعی سے عاجز وقاصر ہوتے ہین پس معالج اپنے قیاس اور علامات وغیرہ سے امر واقعی سمجھ لے فقط بیان مریض پر اکتفا نہ کرے اور ہر ایک عضو کے وظائف کا حال استفسار کرے اور اگر مریض کا جواب کافی نہو تو جو شخص اُسکے پاس ہر وقت رہتا ہو اُس سے پوچھے اور جو کچھ مریض کی تدابیر کی گئی ہون اُنکو دریافت کرے اور اُن تدابیر سے جو کچھ نتیجہ مترتب ہوا ہو اُسپر خیال کرے اور تمام اعضاء تجاویف کو اچھی طرح ٹٹول کر دیکھ لے اور علامت قرع وغیرہ سے پہچانے اور دیکھ لیوے کہ مرض حادہ ہی یا مزمن التہابی ہی یا غیر التہابی ضعف کا مرض ہی یا قوت کا یا فساد ترکیب عضو کا اُسکو بھی دیکھ لیوے کہ اعضاء راس سلیم ہین یا نہین اور اعضاء صدر اور اعضاء بطن سب کا تجسس کر لیوے اور افرازات کا بھی حال دریافت کرے کہ پسینہ آتا ہی یا نہین پاخانہ حسب معمول ہوتا ہی یا نہین فصد کھلانے کی یا مسہل لینے کی عادت تھی یا نہین اگر عورت بالغہ ہی تو حال ایام ماہواری کا دریافت کرے جیسا کہ اوپر تفصیل اسکی لکھی گئی ہی بغیر دریافت ان حالات اور مشخص کر لینے مرض کے علاج ہرگز نہ شروع کریگا اگر اتفاقیہ شفا ہو گئی تو یہ دلیل حذاقت معالج کی نہین ہو سکتی ہی اور مواخذہ عقبیٰ سے بری نہوگا کسواسطے کہ یہ معاملہ جان کا ہی اگر طبیب مرض کو سمجھ کر اور مشخص کر کے علاج کریگا تو کبھی غلطی نہ واقع ہوگی اور اگر شاذ و نادر تشخیص مین خطا ہو گئی تو عنداللہ ماخوذ نہین ہو سکتا ہی اور اگر بے سمجھے علاج کیا اور فائدہ مریض کو ہوا تو بھی مواخذہ اس امر کا رہیگا کہ بے سمجھے کیون علاج کیا اور یہ بھی واضح رہے کہ امراض بعضے مجہول السبب ہوتے ہین اور بعضے معروف السبب اور معروف السبب مین بعضے مخصوص ایک نوع خاص کے ساتھ ہین جیسے بیشتر امراض اہل یورپ کو ہوتے ہین یا وہ امراض کہ مخصوص جہاز والون کے ساتھ ہین یا جنون خمری کہ مخصوص شراب خوارون کے ساتھ ہین یا مخصوص ساتھ مزاج اور زمانہ کے ہون مثلاً دمہ کہ امزجۂ خاص مین ایک زمانۂ خاص مین ہوتا ہی یا مخصوص پیشہ سے ہو جیسے قولنج سُربی وغیرہ یا مخصوص بابوین ہو جیسے امراض متوارثہ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بلاء الدنیا و عذاب العقبیٰ

ختم ہوئی جلد اول

خاتمۃ الطبع

پس از حمد شافی مطلق و نعت رسول برحق گوشگذار اسرار سخن اور ماہران غواص ہرفن کو مژدۂ طرب افزا
کہ اس زمان صحت اقتران مین نسخۂ وحید و فرید قانون طب جدید۔ جامع حقائق سنیہ حاوی مطالب علیہ سوت آویز
طبیبان روزگار دستور العمل کاملان دیار۔ مزیل علل و اسقام رافع امراض اقسام۔ مجموعۂ قوانین علمی و عملی
ذخیرۂ مآرب خفی و جلی متضمن علاجہاے بسیط مسمی بہ بحر محیط مصنفۂ ارسطوے دوران افلاطون زمان۔
سند الحکماء الفخام راس الکملاء العظام۔ الادیب البارع المکرم الحسیب النسیب المعظم المحقق النحریر الاوحد الشہیر
البری من الشین شمس الحکما جناب حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی عم فیضہ بدوام الایام واللیالی۔
واضح ہو کہ حضرت مصنف ممدوح نے اس کتاب کی تصنیف مین عمر گرانمایہ کا بہت بڑا حصہ صرف کیا ہی
یعنی طب قدیم مین جو کچھ تطویل ممل اور زلات مخل تھے اُنکو نکال کر مسائل اور تجارب جدیدہ حذاق یورپ کے
شامل فرمائے ہین اور اپنی تحقیقات اور تجربہ کے امور بھی مندرج کیے ہین۔ یہ کتاب جامع مسائل طب جدید
بڑی ضخیم ہی اور چونکہ یہ علم بہت بڑا ہی لہذا امر کوز خاطر عاطر حضرت مصنف یہ ہی کہ یہ کل بیان پانچ جلدون مین
ختم ہو اور ہر ہر جلد کے کئی کئی رسالے ہون اگر خواستہ جناب اقدس الٰہی ہی تو باقی جلدین بھی مرتب ہو کر
معرض طبع مین آئینگی لیکن بالفعل منجملہ اُن اجلاد کے جلد اول جسمین پانچ رسالے ہین اس تفصیل سے
رسالۂ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غرض علم طب کے اور بیان تاریخ اس علم کا کہ کب سے کسطرح
رواج اسکا ہوا۔ اور صحت اور مرض اور موت اور حیات کی تعریف۔ اور اسباب حدوث مرض کے رسالۂ
دوم بیان مین ارکان و اخلاط و قوی و امزجہ و ارواح و افعال کے رسالۂ سوم تشریح مین کالبد انسانی کے
رسالۂ چہارم بیان امراض مین علی العموم یعنی بقول کلی رسالۂ پنجم مین بیان عمر مرض اور زمانۂ ابتدا اور
اشتداد اور توقف اور انحطاط کا ہی اور منذرات کا بھی ذکر ہی یعنی کون حالت کس مرض کی منذر ہی
بہزاران اہتمام و حسن انتظام بہ خوش قلمی مالا کلام مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بہ سرپرستی
جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع موصوف بار دوم بماہ اگست ۱۹۰۵ء مطابق ماہ جمادی الثانی
۱۳۲۳ھ حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر حمائل گلوے مشتاقان اور صحت بخش مریضان ہوئی۔

اعلان

نام کتاب	قیمت
ترجمۂ ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان کاغذ سفید۔	صہ ب
تریاق مسموم - علاج زہر مار مع اشکال سانپون کے مؤلفۂ حکیم حبیب الدین احمد۔	۲ر۹ا
ترجمۂ قانون شیخ الرئیس - حکیم ابو علی سینا عبد اللہ بن حسین جسکا ترجمہ اردو سلیس ازجانب مطبع حکیم غلام حسنین صاحب کنتوری نے فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدون مین۔	اعہ ب
(جلد اول) امور کلیۂ طب۔	عہر ب
(جلد دوم) ادویۂ مفردہ۔	عہر ب
(جلد سوم) امراض جزئیہ۔	سے ب
(جلد چہارم) امراض عامہ۔	عہا ب
(جلد پنجم) قرابادین و مرکبات۔	عہ ب
ترجمۂ علاج الامراض - مؤلفہ علامۂ حکیم شریف خان دہلوی - مترجمۂ حکیم ناحی محمد ہادی حسین خان مراد آبادی۔	عہر ب ا ر
دستور النجات عن مصائب الحمیات۔ اقسام تپ مع علاج بقاعدۂ یونانی و ڈاکٹری مصنفۂ حکیم اصغر حسین۔	۵ ر
جواہر النفیس - فی شرح ارجوزۂ شیخ الرئیس عربی با ترجمۂ اردو از حکیم محقق ابو عبد العزیز محمد مالوی مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی۔	عہ ر
ضربات الکبری - مترجمۂ حکیم واحد علی۔	۵ ر
طب نبوی سا انتخاب علاج احادیث	

نام کتاب	قیمت
نبوی سے مؤلفہ حافظ اکرام الدین۔	۴ ر
رموز الحکمت - علامات سے شناخت نیک و بد مع تدابیر مؤلفۂ حکیم رجب علی۔	۲ ر
معالجات احسانی - دلائل تشخیص مع علاج مؤلفۂ حکیم احسان علی - کاغذ حنائی۔	سہ ر۹ا
مرکبات احسانی - بطور قرابادین کے بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔	۴ ر
رسالۂ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ مؤلفۂ حکیم غلام یحیی صاحب۔	ا ر
عجالۂ مسیحی - معالجۂ امراض وبائی و ہیضہ مؤلفۂ حکیم سید محمد ولی۔	ا ر
تریاق ہیضہ - از سید علمدار حسین۔	ا ر
رسالۂ معالجۂ تپ و لرزہ - از سید علمدار حسین	۲ ر
کیمیاے عناصری - ترجمۂ قرابادین قادری مترجمۂ حکیم نور کریم۔	عہ۹ا ا ر
علاج برمحل - ترجمۂ کتاب انگریزی فرسٹ ایڈ ٹو انجورڈ مصنفۂ ڈاکٹر اسمول آسبرن صاحب بہادر مترجمۂ منشی زوار حسین صاحب مترجم اودھ اخبار کاغذ سفید ولایتی چکنا۔	جلد مجلد عہ ب
ایضاً - کاغذ بھی۔	۵ ر
ترجمۂ ذخیرۂ خوارزم شاہی - کلیات و معالجات طب مین اعلی درجہ کی کتاب اسکا ترجمہ اردو کامل پورے دس حصہ مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان نے سلیس اردو مین فرمایا۔	عصہ ب

نام کتاب	قیمت
کتب طب فارسی	
غایۃ الشفا - اسم باسمی	۳ر
قرابادین کبیر - تین کالم مین کامل در دو جلد مصنفہ حکیم سید محمد حسین خان - اسمین مولف علامہ نے بڑی عرقریزی کو کام فرمایا ہے کہ کل قرابادینون کا مجموعہ اس کتاب مین ایسا تحریر کر دیا کہ آجتک کبھی نہوا تھا اور مقدمہ کتاب مین بہ ضمن بیس فصلون کے نہایت ضروری امور طب کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے یعنی کل امراض کے صدہا نسخے اپنے خاندانی مجربات سے اسمین مندرج کیے ہین اور انکے طریق استعمال و منافع بیشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشرح و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ مین لکھے ہین کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہے کاغذ سفید -	صر پ
ایضاً حسب مراتب بالا کاغذ سفید گندہ -	صر پ
اکسیر اعظم - اسم باسمی از حکیم محمد اعظم خان ناظم جہان نہایت جامع اقوال قدما و تحقیقات رائقہ کلی نظری عملی از سرتا پا بعد نظر ثانی مصنف موصوف بہ عطاے حق تالیف بطرز شایستہ بمطبع ہذا مع غلطنامہ کامل کتاب چار جلد کاغذ دو قسم بتفصیل ذیل :-	
(۱) کاغذ سفید گندہ -	۱عہ پ
(۲) کاغذ خاکی گندہ -	عہ پ

نام کتاب	قیمت
نیر اعظم - اسم باسمی از حکیم محمد اعظم خان صاحب مصنف اکسیر اعظم و قرابادین اعظم -	۷ر پ
طب اکبر - محشی از علامۂ دوران حکیم محمد اکبر ارزانی -	عہ پ
جامع شفائیہ - و افادات کبیریہ - مصنفہ شفاء الدولہ سید افضل علیخان بہادر فیض آبادی جامع طب یونانی و ڈاکٹری بینظیر کتاب -	صر پ
شرح رباعیات طب یوسفی - مصنفہ حکیم عبد العلیم نصر اللہ خان صاحب خورجوی -	۱۰ر
قرابادین جلالی - از حکیم جلال الدین امروہوی	۴ر
دستور العلاج - از حکیم سلطان علی خراسانی	۱ر۶ر۹ما
شفاء الابدان - معالجات از حکیم واحد علی مولف مخزن العلوم و جامع الفنون -	۱۴ر
علم الابدان - نظریات از حکیم واحد علیخان -	۵ر
مفرح القلوب - شرح قانونچہ از علامہ ارزانی	عہ ۴ر
خلاصۃ التجارب - مجربات حکیم علویخان بہادر	عہ ۴ر
تکشیف الحکمت - از حکیم سلیم الدین خان	۶ر
کفائیہ منصوری - مع رسالہ چوب چینی -	۸ر
ضیاء الابصار - مع ٹیٹل بیان باہ از حکیم علامہ محمود خان دہلوی -	۴ر
ضیاء الابصار - بلا ٹیٹل حسب مراتب بالا -	۴ر
مجربات رضائی - در بیان باہ از حکیم سید رضا حسین صاحب -	۲ر۳ما